سمجھتا تو میرا کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ یا کسی کو اذیت ان پہنچاتا اور دکھ دیتا جاوے تو اس کو اُن لوگوں سے خوف ہوتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر ہر طرح کا عدم اختلاف ہو تو وہ ایک کہلاتے ہیں مثلاً دنیا میں کہا جاتا ہے کہ دیودت، یگیہ دت اور وشنو متر ایک ہیں یعنی باتفاق ہیں۔ غرضیکہ اختلاف نہ رہنے سے سکھ اور اختلاف سے دکھ ملتا ہے۔

برہم اور جیو ہمیشہ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں ایک کبھی نہیں ہو جاتے۔

۳۷۔ سوال۔ برہم اور جیو کا ہمیشہ ایکتا اور انیکتا (وحدت کثرت) رہتی ہے یا کبھی دونوں مل کر ایک بھی ہو جاتے ہیں یا نہیں؟

جواب۔ ابھی قبل ازیں کچھ جواب دیا گیا ہے۔ لیکن (انفی لازمی) مشابہت اور لازم ملزومیت ہونے کے باعث اتحاد ہوتا ہے۔ مثلاً آکاش مجسم شکل والے جوہر کا بوجہ غیر ذی نفس ہونے اور کبھی علیحدہ نہ رہنے کے اتحاد ہوتا ہے۔ نیز آکاش کے محیط لطیف۔ بے شکل۔ غیر متناہی وغیرہ اوصاف سے اور شکل والی چیزوں کی محدودیت اور نموداری وغیرہ مخالف خاصیتوں سے فرق ہوتا ہے۔ یعنی جس طرح سے کہ پرتھوی وغیرہ جوہر آکاش سے علیحدہ کبھی نہیں رہتے کیونکہ لازم ملزوم ہیں کہ جگہ کے بغیر کثیف جوہر کبھی نہیں رہ سکتا اور (اساتھ) بلحاظ انفراد یعنی وجود میں الگ ہونے کے باعث ان میں علیحدگی ہے۔ اسی طرح برہم کے محیط کل ہونے کی وجہ سے جیو اور پرتھوی وغیرہ جوہر اُس سے الگ نہیں رہتے ہیں اور وجود کے لحاظ سے ایک کبھی نہیں ہوتے۔ جس طرح گھر کے بنانے کے پہلے علیحدہ علیحدہ مقاموں میں مٹی۔ لکڑی اور لوہا وغیرہ اشیاء آکاش ہی میں رہتی ہیں اور جب گھر بن جاوے تب بھی آکاش میں رہتی ہیں۔ نیز جب وہ گر جاوے یعنی جب گھر کے سب اجزاء علیحدہ علیحدہ مقام میں چلے جاویں تب بھی آکاش میں رہتے ہیں یعنی تینوں زمانوں میں آکاش سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اور باعتبار علیحدگی وجود کے نہ کبھی ایک تھے اور نہ ہیں اور نہ ہوں گے۔ اسی طرح جیو اور دنیا تمام دنیا کے اشیاء پرمیشور میں محیط علیہ ہونے کے باعث تینوں زمانوں میں پرماتما سے علیحدہ ہیں اور وجود میں علیحدہ ہونے کی وجہ سے ایک کبھی نہیں ہو جاتے۔ آجکل کے ویدانتیوں کی نظر کانے آدمی کی مانند تعمیم کی طرف جھکنے اور تخصیص سے الگ ہونے پر الٹی ہو گئی ہے۔ ایسا تو کوئی بھی جوہر نہیں ہے کہ جس میں (باہمانی۔ بے تعلقی)۔ تعمیم۔ تخصیص۔ مشابہت۔ غیر مشابہت اور اپنی خصوصیت نہ ہو۔

۱؎ یہ لفظ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے۔
۲؎ شرح ایضاً مترجم

دکھائی دینے والی ہیں۔ وہ اُنٹے سے ایک شے بن جاتے۔ ان میں غیر متشابہ اوصاف تفریق
کرنے والے ہیں یعنی مختلف خواص مثلاً بو، شکل، لمس، رس وغیرہ صفات پرتھوی کے۔
اور ذائقہ۔ مائعیت۔ نرمی وغیرہ خواص جل کے۔ اور شکل و جلانا وغیرہ خاصیتیں اگنی کے
ہونے سے وہ ایک نہیں ہو جاتے۔ جس طرح انسان اور چیونٹی آنکھ سے دیکھتے۔ منہ سے
کھاتے اور پاؤں سے چلتے ہیں تاہم انسان کی صورت دو پاؤں والی اور چیونٹی کی صورت
بہت پاؤں والی وغیرہ جُدا ہونے سے ایک نہیں ہوتے اسی طرح پرمیشور کے اوصاف
غیر متناہی علم۔ راحت۔ طاقت۔ فعل اور منزہ از خطا اور محیط ہونا جیو سے مختلف اور جیو کی
صفتیں قلیل العلم۔ قلیل الطاقت۔ قلیل الوجود۔ ہر قسم کی خطا۔ اور محدودیت وغیرہ بہ ہمہ
سے مختلف ہونے کے باعث جیو اور پرمیشور ایک نہیں ہیں۔ کیونکہ اُن کا وجود بھی بوجہ
اس کے کہ پرمیشور غائت درجہ لطیف اور جیو بہ نسبت اُس کے کسی قدر کثیف ہے علیحدہ
علیحدہ ہے +

۲۴۔ سوال

برہدارنیک کے اس قول کی تشریح کہ برہم اور جیو میں فرق نہیں سمجھنا چاہئے

यदोदरमन्तरं कुरुते । अथ तस्य भयं भवति द्वितीयाद्वै भयं भवति ॥

یہ برہدارنیک کا قول ہے۔ جو شخص برہم اور جیو میں ذرہ بھی فرق کرتا ہے اُس کو خوف
ہوتا ہے کیونکہ دوسرے سے ہی خوف ہوا کرتا ہے +

جواب۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ جو شخص جیو اور پرمیشور سے
انکار کرے یا پرماتما کو کسی ایک مکان یا زمان میں محدود مانے یا اُس کے ہدایت و صفات
و فعل و فطرت کے خلاف ہو۔ خواہ کسی دوسرے آدمی سے دشمنی کرے اُس کو خوف
حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ (دِوِتیہ)[1] "دوتیہ بُدھی" (مخالفانہ خیال) ہے یعنی ایشور سے مجھے[2]
کچھ تعلق نہیں (رکھا جاتا)۔ نیز (اگر کوئی) کسی آدمی کو کہے کہ میں تجھ کو کچھ نہیں

۱؎ الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب واضح کرنے کی غرض سے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔
۲؎ یہ فقرہ مطلب کی توضیح کے لئے ترجمہ میں ایزاد کیا گیا ہے۔
۳؎ بشرح ایضاً
۴؎ بشرح ایضاً
۵؎ بشرح ایضاً
مترجم

ایشور میں ایسی خواہش نہیں جیسے ہم میں ہوتی ہے

۷۷ - سوال - ایشور میں خواہش ہے یا نہیں؟

جواب - ویسی خواہش (یعنی جیسی کہ تم خیال کرتے ہو) نہیں کیونکہ خواہش کبھی غیر میسر اچھی چیز کی اور جس کے ملنے سے کسی قسم کا سُکھ ہو اُس کی ہوتی ہے۔ اور ایسی ہی صورت میں خواہش پرمیشور میں ہو سکتی ہے۔ چونکہ اُس کے لئے کوئی چیز نہ تو غیر میسر ہے اور نہ کوئی اُس سے اچھی۔ اور پورن کامل سُکھ رکھنے کے وہ سُکھ کی تمنا بھی نہیں رکھتا۔ اس لئے ایشور میں خواہش کا تو امکان نہیں۔ مگر ایکشن [1] یعنی "سب قسم کی ودیا کی نمودار ہی اور تمام کائنات کو بنانا" کو اس ایکشن کہا گیا ہے۔

ایسا ایسے مختصر مطالب سے بعض لوگ بہت کچھ سمجھ لیں گے۔ اس قدر مضمون اختصار کیساتھ ایشور کے بارہ میں لکھ کر۔

ویدکی بابت لکھتے ہیں۔

यस्मादृचो अपातक्षन् यजुर्यस्मादपाकषन्। सामानि यस्य लोमान्यथर्वाङ्गिरसो मुखम्। स्कम्भन्तं ब्रूहि कतमः स्विदेव सः। अथर्व० कां०१०।प्रपा० २३। अनु० ४। मं०२०

ویدوں کے ایشور کرت ہونے میں پرمان

۷۸ - جس پرماتما سے رگ وید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروید ظاہر ہوئے ہیں وہ کون سا دیوتا ہے؟

جواب - وہ پرماتما جو کہ سب کو پیدا کر کے سہارا دے رہا ہے۔

स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान् व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः॥ यजु० अ० ४०। मं० ८॥

جو خود بخود موجود۔ محیط کل۔ پاک۔ ازلی۔ بے شکل پرمیشور ہے وہ ازلی رعایا جیووں کے بہبودی کی خاطر تمام علوم کا اُپدیش (تلقین) بذریعہ ویدوں کے ٹھیک ٹھیک طریقہ پر کرتا ہے۔

نراکار پرمیشور سے وید کس طرح ظاہر ہو سکتے ہیں۔ اس پر بحث

۷۹ - سوال - آپ پرمیشور کو شکل والا مانتے ہو یا بے شکل؟

جواب - بے شکل مانتے ہیں۔

---

[1] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطالب کو واضح کرنے کے لئے ترجمہ میں ایزاد کئے گئے ہیں۔ مترجم

سگن اور نرگن متضاد صفات ہیں ایک چیز میں دونوں ہوسکتیں اس کی تردید۔

۶۴۔ سوال۔ بھلا ایک میان میں کبھی دو تلواریں رہ سکتی ہیں ایک شئے میں باصفت اور بے صفت ہونا کس طرح ہو سکتا ہے۔

جواب۔ جس طرح جڑ[1] چیزوں میں شکل وغیرہ صفات ہیں اور چیتن[2] کی صفات علمیت وغیرہ جڑ میں نہیں ہیں۔ اسی طرح چیتن میں خواہش وغیرہ صفات ہیں مگر شکل وغیرہ جڑ کی صفات اس میں نہیں ہیں۔

"यद्गुणैः सह वर्त्तमानं तत्सगुणम्" "गुणेभ्यो यन्निर्गतं"
"पृथग्भूतं तन्निर्गुणम्।"

جو صفات رکھتا ہے وہ سگن (باصفت) اور جو صفات نہ رکھتا ہو وہ نرگن (بے صفت) کہلاتا ہے۔ اپنی اپنی طبعی صفات کے رکھنے اور دوسری متضاد کی صفات نہ رکھنے کے باعث سب اشیاء میں سگن ہونا اور نرگن ہونا یا محض سگن ہونا پایا جاتا ہے مطلب کہ ایک شئے میں سگن اور نرگن ہونا ہمیشہ رہتا ہے۔ اسی طرح پرمیشور اپنے غیر متناہی علم و طاقت وغیرہ صفات کے باعث سگن اور شکل وغیرہ جڑ کے اوصاف اور مخالفت وغیرہ جیو کے صفات نہ رکھنے کے باعث نرگن کہلاتا ہے۔

پرمیشور کے سگن اور نرگن کے علم معنی جو لئے جاتے ہیں اس کی تردید

۶۵۔ سوال۔ دنیا میں غیر شکل والی چیز کو نرگن اور شکل والی چیز کو سگن کہتے ہیں۔ یعنی جب پرمیشور جسم نہیں لیتا تب نرگن اور جب اوتار لیتا ہے تب سگن کہلاتا ہے۔

جواب۔ یہ وہم محض جاہلوں اور بے علموں کا ہے۔ جن کو علم نہیں ہوتا وہ حیوانوں کی مانند واہی تباہی بکتے رہتے ہیں۔ جس طرح سن نپات (فاسد اخلاط) سے مبتلا ہوا آدمی بیہودہ بکتا ہے۔ اسی طرح بے علموں کی باتوں کو فضول سمجھنا چاہئے۔

پرمیشور میں نہ راگ ہے اور نہ وہ ویرکت ہے۔

۶۶۔ سوال۔ پرمیشور "راگی" ہے یا "ویرکت"

جواب۔ اس میں دونوں باتیں نہیں۔ کیونکہ راگ (الفت) اپنے سے الگ اور اچھی اشیاء میں ہوتی ہے۔ مگر پرمیشور سے کوئی شئے الگ یا اچھی نہیں ہے اس لئے اس میں الفت کا ہونا ممکن نہیں۔ اور جو میسر چیز کو چھوڑ دیوے اس کو "ویرکت" کہتے ہیں۔ ایشور بوجہ ہمہ کل ہونے کے کسی چیز کو چھوڑ ہی نہیں سکتا اس لئے ویرکت بھی نہیں۔

[1] جڑ یعنی غیر ذی نفس [2] چیتن یعنی ذی نفس + مترجم

दुदोह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् ॥ मनु० १।२३ ॥

برہما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے اور اس برہما نے اگنی، وایو، آدتیہ اور انگرا سے رگ، یجر، سام اور اتھروید کو حاصل کیا۔

کیوں اُن چاروں پر وید ظاہر ہوئے اوروں پر نہ ہوئے۔

سوال۔ اُن چاروں ہی میں ویدوں کو ظاہر کیا اوروں میں نہیں۔ اس سے ایشور رعایت کا ملزم ٹھیرتا ہے۔

جواب۔ وہی چار سب جیووں سے زیادہ تر پاک آتما تھے۔ دوسرے لوگ اُن کے مانند نہیں تھے۔ اس لیے پاک علم کا اظہار انہیں کے باطن میں کیا۔

ویدوں کے سنسکرت میں ظاہر ہونے کی وجہ۔

سوال۔ کیا وجہ ہے کہ کسی ملک کی زبان میں ویدوں کا اظہار نہ کیا اور سنسکرت میں کیا؟

جواب۔ اگر کسی ملک کی زبان میں اظہار کرتا تو ایشور طرفدار ٹھیرتا۔ کیونکہ جس ملک کی زبان میں اظہار کرتا ویدوں کے پڑھنے پڑھانے میں وہاں کے لوگوں کو سہولیت اور دوسرے ملک والوں کو مشکل ہوتی۔

اس لیے سنسکرت ہی میں اظہار کیا جو کسی ملک کی زبان نہیں ہے اور ویدوں کی زبان دیگر تمام زبانوں کا ماخذ ہے۔ پس اسی میں ویدوں کو ظاہر کیا۔ کیونکہ جس طرح ایشور کی زمین وغیرہ آفرینش تمام ملکوں اور ملک والوں کے لیے ایک سی اور تمام صنعت کا باعث ہے اسی طرح پرمیشور کی علمی زبان بھی ایک سی ہونی چاہیے۔ کہ اس طرح سب ملک والوں کو پڑھنے پڑھانے میں یکساں محنت ہونے کے باعث ایشور طرفدار نہیں ٹھیرتا اور وہ سب زبانوں کا ماخذ بھی ہوتی ہے۔

ثبوت اس بات کا کہ وید سوائے ایشور کے اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں تھے۔

سوال۔ اس کا کیا ثبوت ہے کہ وید ایشور کے بنائے ہوئے ہیں اور کسی کے بنائے ہوئے نہیں۔

جواب۔ جس طرح ایشور پاک، تمام علوم کا جاننے والا، بے لوث، صفات، فعل اور فطرت رکھنے والا، عادل، رحیم [illegible] ہے۔ اسی طرح جس کتاب میں ایشور کے صفات، فعل اور فطرت کے موافق بیان ہو وہ وید ایشور کی بنائی ہوئی ہے اور کی نہیں۔ اور جس میں سلسلہ کائنات، پرتیکش وغیرہ ثبوت، عالم اور پاک، بے لوث لوگوں کے چال چلن کے خلاف بیان نہ ہوں ایشور کا کلام ہے۔ جس طرح ایشور کا علم منزہ عن الخطا ہے اسی طرح جس کتاب میں غلطی سے مبرا علم کا بیان ہو وہ ایشور

سوال۔ اگر بے شکل ہے تو وید ودیا کا اُپدیش منہ سے حروف کا تلفظ کئے بغیر کس طرح ہو سکا ہوگا۔ کیونکہ حروف کے تلفظ میں تالو وغیرہ مخرج اور زبان کی حرکت ضرور ہونی چاہیئے۔

جواب۔ چونکہ پرمیشور قادر مطلق اور محیط کل ہے اس کو محیط ہونے کی وجہ سے جیووں کو وید ودیا کے اُپدیش کرنے میں کچھ بھی منہ وغیرہ کی حاجت نہیں۔ کیونکہ منہ اور زبان سے حروف کا تلفظ اپنے سے جدا آدمی کو جتلانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ نہ کہ اپنے لئے۔ کیونکہ منہ اور زبان کی حرکت کے بغیر ہی من کے اندر بہت سے امور کی غور پرداخت اور لفظوں کا تلفظ ہوتا رہتا ہے۔ کانوں کو انگلیوں سے بند کرکے دیکھو سنو کہ بغیر منہ زبان اور تالو وغیرہ مخرجوں کے کیسے کیسے آواز ہو رہے ہیں۔ اسی طرح خدا بھی اندرونی ہونے سے اس نے جیووں کو اپدیش کیا ہے۔ صرف دوسرے کو سمجھانے کے لئے بولنے تلفظ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ چونکہ پرمیشور بے شکل اور محیط کل ہے پس اپنی تمام وید ودیا کا اُپدیش جیووں کے اندر موجود ہونے سے جیوآتما پر روشن کر دیتا ہے۔ ازاں بعد وہ آدمی اپنے منہ کے تلفظ سے دوسرے کو سُناتا ہے۔ اس لئے ایشور پر یہ اعتراض نہیں آ سکتا۔

وید چار رشیوں کے آتما میں ظاہر ہوئے

سوال۔ کن کے آتما میں اور کب ویدوں کا اظہار کیا گیا۔

جواب۔

अग्नेर्वा ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सामवेदः ।

शत० ११ । ४ । २ । ३ ॥

پہلے پہل یعنی پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی، وایو، آدتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا ۔

سوال۔

यो ब्रह्माणं विदधाति पूर्वं यो वै वेदांश्च प्रहिणोति तस्मै ॥

श्वेताश्व० अ० ६ । मं० १८ ॥

یہ اُپنشد کا قول ہے۔ اس قول سے کہ جب تو برہما جی کے دل میں ویدوں کا اُپدیش کیا گیا ہے۔ پھر اگنی وغیرہ رشیوں کے آتما میں کیوں کہا۔

جواب۔ برہما کے آتما میں اگنی وغیرہ کے ذریعہ قائم کرایا۔ دیکھو منو میں کیا لکھا ہے

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयं ब्रह्म सनातनम् ।

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

اور وہ پہلوں کا بھی گرو ہے۔ زمانے سے محدود نہ ہونے کی وجہ سے۔ " (یوگ درشن)
جس طرح موجودہ زمانہ میں ہم لوگ اُستادوں سے پڑھ کر عالم ہوتے ہیں۔ اُسی طرح پرمیشور آغازِ پیدائش میں پیدا ہوئے اگنی وغیرہ رشیوں کا گرو یعنی پڑھانے والا ہے کیونکہ جس طرح جیو گہری نیند اور "پرلے" میں علم سے خالی ہو جاتے ہیں اُس طرح پرمیشور نہیں ہوتا۔ اُس کا علم جاودانی ہے۔ اس لئے یہ بات بالیقین جاننی چاہئے کہ سبب کے بغیر مسبب چیز موجود نہیں ہو سکتی۔

> جن رشیوں پر وید نازل ہوئے چونکہ وہ سنسکرت زبان نہیں جانتے تھے کس طرح انہوں نے مطلب سمجھا

۷۵۔ سوال۔ وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے۔ اور وہ اگنی وغیرہ رشی لوگ اُس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے۔ پھر انہوں نے ویدوں کے معنی کیسے سمجھے۔

جواب۔ پرمیشور نے جتلایا۔ اور دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنی ظاہر ہوئے تب رشی منیوں نے وہ معنی مع رشی منیوں کی روایات کی کتابوں میں لکھے۔ اُن کا نام "براہمن" ہوا یعنی برہم جو معنی وید ہے اُس کی شرح ہونے کے باعث براہمن نام رکھا گیا۔ اور

ऋषयो मन्त्रदृष्टयः मन्त्रान्सम्प्रादुः ॥ निरु० १। २० ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

> رشی منتروں کے بنانے والے نہیں بلکہ ان کے معنوں کو ظاہر کرنے والے ہوتے ہیں

۷۶۔ (رشی منتر کے دیکھنے والے اور منتروں کو اچھی طرح سمجھنے والے ہیں۔ نروکت)

جس جس منتر کے[1] معنی کا علم جس جس رشی کو ہوا اور پہلے ہی ہوا۔ جس سے پیشتر اُس منتر کے معنی کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے نیز اُس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس توضیح کے لئے آج تک اُس اُس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے۔ جو شخص

نوٹ [1] معنی سے مراد منتر کی خاص خاص باریکیوں کے علم سے ہے۔ مترجم

کی کلام ہے۔

جیسا پرمیشور ہے ویسا (یعنی اس کی) اوصاف ہیں اُن کے عین مطابق) اور جس طرح سلسلہ کائنات رکھا گیا ہے اُسی طرح اس کی ترتیب معلول علت اور نتیجہ کا جس میں بیان ہو وہ کتاب پرمیشور کی کلام ہوتی ہے نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو اور نیک نفس آدمیوں کی طبیعت کے خلاف نہ ہو۔

وید اس قسم کے ہیں۔ دیگر کتب بائبل قرآن وغیرہ نہیں۔ اس کی مفصل تشریح بائبل اور قرآن کے مضامین میں تیرھویں اور چودھویں سملاس میں کی جاوے گی۔

> اگر ابتدا میں ویدوں کا گیان نہ ملتا تو تمام لوگ جاہل رہتے تمام ملکوں میں علم ویدوں سے پھیلا

۴۷۔ سوال۔ ایشور کی طرف سے وید کے ہونے کی ضرورت کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ انسان بتدریج واقفیت بڑھاتے بڑھاتے بعد میں کتاب بھی بنا سکتے ہیں۔

جواب۔ ہرگز نہیں بنا سکتے کیونکہ علت کے بغیر معلول کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس طرح جنگلی آدمی کائنات کو دیکھ کر بھی عالم نہیں ہوتے اور جب اُن کو کوئی سکھلانے والا مل جاوے تو عالم ہو جاتے ہیں۔ نیز اب بھی کسی سے پڑھنے کے بغیر کوئی آدمی بھی عالم نہیں ہوتا۱؎۔ اسی طرح اگر پرماتما اُن ابتدائے پیدائش کے رشیوں کو وید کا علم نہ پڑھاتا اور نہ وہ دوسروں کو پڑھاتے تو تمام لوگ بے علم ہی رہ جاتے۔ مثلاً کسی کے بچے کو پیدا ہوتے ہی تنہا جگہ میں بے علموں یا جانوروں کی صحبت میں رکھا جاوے تو جیسی صحبت ہوگی وہ ویسا ہی بن جائیگا۔ اس امر کی نظیر جنگلی بھیل وغیرہ ہیں۔ جب تک ملک آریہ ورت سے تعلیم نہیں گئی تھی تب تک مصر، یونان، یورپ وغیرہ ممالک کے باشندوں کو ذرہ بھی علم نہیں ہوا تھا۔ اور انگلستان کے کولمبس وغیرہ لوگ جب تک امریکہ میں نہیں گئے تھے تب تک وہ بھی ہزاروں لاکھوں کروڑوں برسوں سے جاہل یعنی علم سے بے بہرہ تھے۔ بعد میں نیک تربیت کے پانے سے عالم ہو گئے ہیں۔ اسی طرح پیدائش کے شروع میں پرماتما سے علم و تربیت کے ملنے کے باعث بعد زمانہ میں یکے بعد دیگرے عالم بنتے آئے۔

स पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात्॥ योगसू० समाधिपादे सू० २६॥

۱؎ یعنی جو ملک کہ عالم ہو چکے ہیں اب اُن میں بھی کوئی شخص بغیر پڑھے لکھے کے عالم نہیں ہوتا۔ مترجم

شرح ہیں۔ اُس کے متعلق جو مزید دیکھنا چاہے تو میری تصنیف کی ہوئی "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیوے۔ وہاں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ یہ قول کتنے ہی حوالجات کے خلاف ہونے کے باعث کا تسلیم کا نہیں ہو سکتا اور اگر اس قول کو مانیں تو وید کبھی قدیم نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ برہمن گرنتھوں میں بہت سے رکھی مہرشی راجاؤں وغیرہ کی روایات لکھی ہیں روایات جنکے متعلق ہوتی ہیں وہ اُس کے پیدا ہونے کے بعد لکھی جاتی ہیں۔ نیز وہ کتاب مابعد اُس کے تولّد کے ہوتی ہے۔ ویدوں میں کسی کی روایت نہیں ہے۔ بلکہ بالخصوص جس جس لفظ سے علمی واقفیت ہووے اُن لفظوں کا استعمال کیا گیا ہے کسی انسان کا نام یا خاص حکایت کا ذکر وید میں نہیں ہے۔

سوال - ویدوں کی کتنی شاکھا ہیں۔ جواب - ایکسو ستائیس	ویدوں کی ہے وہ شاکھا اُن کی شرح ہیں وہ ویدوں میں شامل نہیں مگر اُن کے اجزا ہیں۔

سوال - شاکھا کس کو کہتے ہیں۔

جواب - شرح کو شاکھا کہتے ہیں۔

سوال - دنیا میں عالم لوگ ویدوں کے اجزائی حصوں کو شاکھا مانتے ہیں۔

جواب - تھوڑا سا غور کرو تو معاملہ صاف ہے کیونکہ جس قدر شاکھا ہیں وہ اشولائن وغیرہ رشیوں کے نام سے مشہور ہیں اور منتر سنگھتا پرمیشور کے نام سے مشہور ہیں جس طرح چاروں ویدوں کو پرمیشور کا بنایا ہوا مانتے ہیں اُسی طرح اشولائن وغیرہ شاکھاؤں کو اُس اُس رشی کا (جنکے نام سے کہ وہ مشہور ہیں) بنایا ہوا مانتے ہیں۔ اور سب شاکھاؤں میں منتروں کا ابتدائی لفظ لکھکر تشریح کی گئی ہے مثلاً تیتریہ شاکھا میں "ऋषे स्वोर्जे सेति" ایسی ایسی شرح کی عبارت لکھکر تشریح کی ہے۔ مگر وید سنگھتاؤں میں کسی کی عبارت نہیں رکھی۔ اِس لئے پرمیشور کے بنائے ہوئے چاروں وید اصلی درخت ہیں اور اشولائن وغیرہ سب شاکھیں رشی منیوں کی بنائی ہوئی ہیں پرمیشور کی بنائی نہیں جو اس مضمون کی مزید تشریح دیکھنا چاہیں وہ "رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا" میں دیکھ لیویں۔

۸ - جس طرح ماں باپ اپنی اولاد پر مہربانی کی نظر رکھکر اُن کی بہتری چاہتے ہیں اُسی طرح پرماتما نے سب انسانوں پر مہربانی کرکے ویدوں کو ظاہر کیا۔	ایشور کی عین مہربانی ہے کہ اُس نے ویدوں کا گیان دیا

جس سے انسان اودیا کی تاریکی اور توہمات کے پھندے سے چھوٹ کر ودیا و گیان روپی سورج کو حاصل ہوکر نہایت آنند میں رہیں اور ودیا اور سکھوں کو بڑھاتے جاویں۔

سلہ یعنی رشیوں نے بعض بعض مضمون ویدوں سے لیکر اُس کی تشریح کی ہوئی ہے۔

سلہ گیان دو قسم کا ہوتا ہے ایک جو حواس کے ذریعہ حاصل ہو جس کو اندریہ گیان کہتے ہیں۔ جیسے روپ۔ رس وغیرہ کا گیان دوسرا گیان جو بدھی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے جیسے روپ۔ رس کو دیکھ کر اُس چیز کا گیان ہوتا جس میں یہ گن موجود ہوتے ہیں۔ - مترجم

رشیوں کو منتروں کا معنی بتلا دے اُن کو فاظ کو سمجھنا چاہیے۔ وہ تو منتروں کے معنی کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

سوال۔ وید کن کتابوں کے نام ہیں۔

وید نام چار منتر سنگھتاؤں کا ہے

۷۷۔ جواب۔ رگ، یجو، سام اور اتھرو منتر سنگھتاؤں کا۔ اوروں کا نہیں۔

سوال۔

मन्त्रब्राह्मणयोर्वेदनामधेयम् ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

وید میں برہمن گرنتھ داخل نہیں۔ اُس کی وجوہات

۷۸۔ [منتر اور برہمن کا نام وید ہے]

اِس قسم کے کاتیاین† وغیرہ کے بنائے ہوئے پرتگیا سُوتر وغیرہ کے معنی کیا کروگے۔

جواب۔ دیکھو سنگھتا پستک کے شروع میں اور ادھیائے کے اختتام پر ہمیشہ سے لفظ وید لکھا چلا آتا ہے۔ مگر برہمن پستک کے شروع میں یا ادھیائے کے اختتام پر کہیں بھی نہیں لکھا اور نیروکت میں

इत्यपि निगमो भवति । इति ब्राह्मणम् । नि० अ० ५। खं० ३।४॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(یہ "نگم" (وید) کا قول ہے۔ یہ برہمن کا +)

छन्दोब्राह्मणानि च तद्विषयाणि ॥ अष्टाध्या० ४। २ ॥ ६६ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[چھند اور برہمن دونوں کی پراکت علامت اس صورت پر تصور ہو سکتی ہے کہ جہاں پڑھنے والے اور جاننے والوں کی علامتوں کا تصور بھی ہو]

یہ پانینی کا سوتر ہے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وید تو منتر بھاگ اور برہمن اُن کی

---

†نوٹ۔ کاتیاین ایک رشی کا نام ہے۔ مترجم

آٹھواں سملاس

سرشٹی اُتپتی ستھتی اور پرلے کے بیان میں

इयं विसृष्टिर्यत आबभूव यदि वा दधे यदि वा न।
यो अस्याध्यक्षः परमे व्योमन्त्सो अङ्ग वेद यदि वा न वेद॥१॥
तम आसीत्तमसा गूढमग्रे प्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम्॥
तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिना जायतैकम्॥२॥
ऋ० मं० १०। सू० १२९। मं० ७। ३॥

हिरण्यगर्भः समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्।
स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम॥३॥
ऋ० मं० १०। सू० १२१। मं० १॥

पुरुष एवेदं सर्वं यद्भूतं यच्च भाव्यम्। उतामृतत्व-
स्येशानो यदन्नेनातिरोहति॥ ४॥ यजुः० अ० ३१। मं० २॥

यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते येन जातानि जीवन्ति।
यत्प्रयन्त्यभिसंविशन्ति तद्विजिज्ञासस्व तद् ब्रह्म॥ ५॥ तैत्ति-
रीयोपनि० भृगुवल्ली। अनु० १॥

سکے آفتاب کو پاکر اعلیٰ درجہ کی راحت میں رہیں۔ اور دیا اور شکھوں کو بڑھاتے جاویں۔

> وید نتیہ ہیں ہیں کا مطلب یہ ہے کہ ان کے الفاظ معنی اور تعلقات دائمی ہیں۔

۸۱۔ سوال۔ وید دائمی ہیں یا غیر دائمی۔

جواب۔ دائمی۔ کیونکہ پرمیشور کے دائمی ہونے کے باعث اُس کے علم وغیرہ صفات بھی دائمی ہیں۔ جو اشیاء دائمی ہیں اُن کے صفات و فعل و فطرت بھی دائمی ہیں اور غیر دائمی جوہروں کے غیر دائمی ہوتے ہیں۔

سوال۔ کیا یہ کتابیں بھی دائمی ہیں۔

جواب۔ نہیں۔ کیونکہ کتاب تو کاغذ اور سیاہی سے بنی ہے۔ وہ دائمی کیسے ہو سکتی ہے مگر جو الفاظ۔ معنی اور تعلقات ہیں وہ دائمی ہیں۔

سوال۔ ایشور نے اُن رشیوں کو گیان (علم) دیا ہوگا اور اس گیان سے اُن لوگوں نے وید بنائے ہوں گے۔

جواب۔ علم بغیر معلوم کے نہیں ہو سکتا۔ گایتری وغیرہ چھندوں (اوزان نظم) اور شڈج وغیرہ اور اونچے نیچے سُروں کے علم سے اور گایتری وغیرہ چھندوں کے بنانے کی طاقت سوائے علیم کل کے کسی کو نہیں ہے۔ کہ جو اس قسم کا مخزن ہمہ علوم شاستر بنا سکے۔ ہاں ویدوں کو پڑھنے کے بعد رشی منی لوگوں نے "ویاکرن" (علم نحو)۔ نِرُکت (علم لسان) چھند وغیرہ کی کتابیں علوم کی اشاعت کے لئے تصنیف کی ہیں۔ اگر پرماتما ویدوں کو ظاہر نہ کرے تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے۔ اس لئے وید پرمیشور کی کلام ہیں انہیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہئے۔ اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد ہے تو یہی جواب دینا چاہئے کہ ہمارا اعتقاد وید ہے یعنی جو کچھ ویدوں میں بیان کیا گیا ہے ہم اُس کو مانتے ہیں۔
اب اس کے آگے پیدائش کائنات کا مضمون لکھیں گے۔ یہ مختصراً ایشور اور وید کے بارہ میں تشریح کی ہے۔

عبارت مشمولہ سے آزادت ستیارتھ پرکاش مصنفہ شری سوامی دیانند سرسوتی جی کا ساتواں سملاس ایشور اور ویدوں کے بیان میں ختم ہوا۔

(سوال) اس میں کیا ثبوت ہے؟

(جواب)

द्वा सुपर्णा सयुजा सखाया समानं वृक्षं परिषस्वजाते।
तयोरन्यः पिप्पलं स्वाद्वत्त्यनश्नन्नन्यो अभि चाकशीति ॥१॥
ऋ० मं० १। सू० १६४। मं० २०॥

शाश्वतीभ्यः समाभ्यः ॥२॥ यजु० अ० ४०। मं० ८॥

وید سے — ۳ — جو برہم پرمیشور اور جیو دونوں ذی شعور اور جن میں پرورش کرنا وغیرہ صفات یکساں ہیں اور جن میں باہم محیط و محاط کا تعلق ہے۔ جو باہم دوست اور قدیم اور ازلی ہیں ویسے ہی (ورکش) درخت مشتمل بر جڑیں بصورت ازلی علت اور شاخیں بصورت معلول یعنی جو حالت فنا میں ٹوٹ کر پھر پہلے میں ذروں میں مل جاتا ہے تیسری ازلی شے ہے۔ ان تینوں کے اوصاف، اعمال اور عادات بھی ازلی ہیں۔ جیو اور پرمیشور ان دونوں میں سے ایک یعنی جیو اس درخت کائنات میں پاپ اور پن کے پھل کو اچھی طرح بھوگتا ہے۔ اور دوسرا یعنی پرماتما اعمال کے پھل کو نہیں بھوگتا اور چاروں طرف یعنی اندر باہر سب جگہ جلوہ گر ہے۔ جیو سے ایشور اور ایشور سے جیو اور ان دونوں سے پرکرتی اپنی ماہیت سے جدا ہے اور تینوں ازلی ہیں۔ [शाश्वती०] یعنی ازلی و قدیم جیوؤں یعنی مخلوقات کے لئے پرمیشور نے بذریعہ الہام وید تمام علوم کو ظاہر کیا ہے۔

अजामेकां लोहितशुक्लकृष्णां बह्वीः प्रजाः सृजमानां सरूपाः। अजो ह्येको जुषमाणोऽनुशेते जहात्येनां भुक्तभोगामजोऽन्यः ॥ श्वेताश्वतरोपनिषदि। अ० ४। मं० ५॥

اُپنشد سے — ۴ — پرکرتی، جیو اور پرمیشور تینوں غیر مولود ہیں یعنی ان کی کبھی پیدائش نہیں ہوئی اور نہ کبھی پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہ تینوں اس عالم کے سبب ہیں۔ ان کی کوئی علت نہیں۔ ازلی جیو اس ازلی پرکرتی کا حظ اٹھاتا ہوا اس میں پھنستا ہے اور پرمیشور اس میں نہیں پھنستا اور نہ اس کو بھوگتا ہے۔

پرکرتی کی تعریف اور اس کے معانی — ایشور اور جیو کی تعریف ایشور کے مضمون میں کر چکے۔ اب پرکرتی کی تعریف لکھتے ہیں۔

پرمیشور دنیا کی اُتپتی ستھتی اور پرلے کرنے والا ہے

۱ ۔ اسے (انگ) انسان! جس سے یہ گوناگون خلقت ظاہر ہوئی ہے جو اس کو قائم رکھتا اور فنا کرتا ہے اور جو اس دنیا کا مالک ہے۔ جس محیط کل میں یہ سب دنیا اُتپتی (پیدائش) ستھتی (قیام) پرلے (فنا) پاتی ہے وہ پرمیشور ہے اس کو تو جان اور دوسرے کو صانع کائنات نہ مان ۔(۱)

یہ سب عالم پیدائش سے پیشتر تاریکی میں چھپا ہوا مثل رات ناقابل تمیز اور آکاش کی مثال تھا اور تجھ یعنی غیر محدود پرمیشور کے مقابلہ میں محدود اور اس سے محاط تھا۔ تب پرمیشور اس کو اپنی قدرت سے حالت علت سے حالت معلول میں لایا ۔(۲)

اسے انسانو! جو سب سورج وغیرہ منور اشیا کو قائم رکھنے والا اور جس قدر عالم ہو چکا ہے اور آگے ہوگا اس تمام کا ایک بے عدیل مالک پرمیشور ہے وہ اس عالم کی پیدائش سے پہلے موجود تھا۔ جس نے زمین سے لے کر سورج تک تمام عالم کو پیدا کیا ہے اس پرمیشور کی محبت سے عبادت کرنی چاہیے ۔(۳)

اسے انسانو! جو سب کے اندر سمایا ہوا محیط کل پرمیشور ہے اور جو غیر فانی علت مادی اور جیو کا مالک اور زمین وغیرہ غیر ذی روح اور جیو سے بھی جدا ہے۔ وہی محیط کل ایشور گزشتہ آئندہ ہونے والے اور موجودہ عالم کا صانع ہے (۴) جس پرمیشور نے اپنی صنعت کاملہ سے زمین وغیرہ تمام کائنات کو پیدا کیا ہے۔ جس سے جیو قائم ہیں۔ جس کے اندر پرلے میں تمام کائنات سما جاتی ہے وہ برہم ہے۔ اس کے جاننے کی خواہش کرو۔

जन्माद्यस्य यतः ॥ शारीरकसू० अ० १। पा० १। सू० २॥

جس کے ہاتھ میں اس عالم کی پیدائش قیام اور فنا ہے وہی برہم جاننے کے لائق ہے۔

دنیا کی علت فاعلی وعدمی اور ایشور جیو پرکرتی کے ازلی ہونے کا ثبوت

۳ ۔ (سوال) اس دنیا کو پرمیشور نے پیدا کیا ہے یا کسی اور نے۔

(جواب) اس کائنات کو اس علت فاعلی یعنی پرماتما نے پیدا کیا ہے مگر اس کی علت مادی پرکرتی ہے۔

(سوال) کیا پرکرتی کو پرمیشور نے پیدا نہیں کیا؟

(جواب) نہیں وہ ازلی ہے۔

(سوال) ازلی کس کو کہتے ہیں اور کتنی اشیا ازلی ہیں؟

(جواب) ایشور، جیو اور کائنات کی علت مادی (پرکرتی) یہ تین چیزیں ازلی ہیں۔

(نوٹ منجانب مترجم) لفظ غیر ذی روح کائنات کی علت مادی کو بھی شامل ہے پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے۔

सर्वं खल्विदं ब्रह्म नेह नानास्ति किञ्चन ।

یعنی آپ لوگوں کا قول ہے۔ جس قدر یہ عالم ہے وہ سب بالیقین برہم ہی ہے۔ اس میں دوسری کسی قسم کی شے ذرا بھی نہیں ہے۔ بلکہ یہ سب جگت خود برہم ہے ٭

نوین ویدانتیوں کی آشنکا کی تردید

ج۔ (جواب) ان سوالوں کے معنے کیوں بگاڑتے ہو؟ کیونکہ اسی اُپنشد میں لکھا ہے کہ

एवमेव खलु सोम्यान्नेन शुङ्गेनापो मूलमन्विच्छाद्भिः सो-म्य शुङ्गेन तेजोमूलमन्विच्छ तेजसा सोम्य शुङ्गेन सन्मूलम-न्विच्छ सन्मूलाः सोम्येमाः सर्वाः प्रजाः सदायतनाः सत्प्रतिष्ठाः छान्दो० प्र० ६ । खं० ८ । मं० ४ ॥

اے شویت کیتو! ان روپ پرتھوی یعنی حالت کثیف میں آئی ہوئی مٹی سے اس کی علت یعنی پانی کو جان اور حالت معلول میں آئے ہوئے پانی سے اس کی علت آگ کو جان اور حالت محسوس میں آئی ہوئی آگ سے اس کی حالت علت کو جو غیر فانی پرکرتی ہے اس کو جان یعنی غیر فانی پرکرتی تمام عالم کی بنیاد اس کا سرچشمہ اور جائے قیام ہے ٭ یہ تمام عالم پیدائش کے پہلے است یعنی نہ ہونے کی مثال تھا اور جیو آتما برہم اور پرکرتی میں سمایا ہوا موجود تھا۔ ابھاو یعنی عدم نہ تھا اور جو [सर्वं खलु०] کہا وہ ایسی بات ہے جیسے

"کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا"

کیونکہ:—

सर्वं खल्विदं ब्रह्म तज्जलानिति शान्त उपासीत ॥
छान्दो० प्र० ३ । खं० १४ । मं० १ ॥ और—
नेह नानास्ति किंचन । कठोपनि० अ० २ । वल्ली० ४ । मं० ११ ॥

جس طرح جسم کے اعضا جب تک جسم کے ساتھ رہتے ہیں تب تک کام کے اور الگ ہونے سے

सत्त्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृतेर्महान् महतोऽहङ्कारोऽहङ्कारात् पञ्चतन्मात्राण्युभयमिन्द्रियं पञ्चतन्मात्रेभ्यः स्थूलभूतानि पुरुष इति पञ्चविंशतिर्गणः ॥
सांख्यसू० । अ० १ । सू० ६१ ॥

(ستو) لطافت و پاکیزگی (رج) حالت متوسط (تم) کثافت یا غیر ذی شعوری ان تین گنوں کا جو ایک جامع جوہر ہوتا ہے اُسے پرکرتی کہتے ہیں۔ اُس سے مہت تتو (عقل) اور عقل سے اہنکار (انانیت) اور انانیت سے پانچ تن ماترا (عناصر لطیف) اور دس اندریاں (قوائے احساس) اور گیارھواں من۔ پانچ تن ماتراؤں سے مٹی وغیرہ پانچ بھوت (عناصر کثیف) یہ کل چوبیس ہوئے ہیں اور پچیسواں پُرش یعنی جیو اور پرمیشور ہے۔ ان میں سے پرکرتی اویکاری (غیر متغیر) اور مہت تتو (عقل) اہنکار (انانیت)۔ نیز پانچ عناصر لطیف پرکرتی سے بنتے ہیں اور اندریاں (قوائے احساس)۔ من (دل) اور نیز عناصر کثیف کی علت ہے اور پُرش کسی کی علت مادی (اپادان کارن) اور نہ کسی کا معلول ہے۔

(سوال)

सदेव सोम्येदमग्र आसीत् ॥ १ ॥ छान्दो० । प्र० ६ । खं० २॥
असद्वा इदमग्र आसीत् ॥ २॥ तैत्तिरीयोपनि० । ब्रह्मानन्दव० अनु० ७॥ आत्मैवेदमग्र आसीत् ॥३॥ बृह० अ० १। ब्रा० ४। मं० १ ॥
ब्रह्म वा इदमग्र आसीत् ॥ ४ ॥ शत० ११ । १ । १२ । १॥

اسے شروتی کہتی ہے: عالم پیدائش سے پیشتر
۱۔ شکل ست (ہست)۔ ۲۔ شکل است (غیر محسوس)۔ ۳۔ شکل آتما (روح) اور ۴۔ شکل برہم (پرمیشور) تھا۔

तदैक्षत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ सोऽकामयत बहुः स्यां प्रजायेयेति ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दवल्ली । अनु० ६ ॥

پھر وہی پرمیشور اپنی خواہش سے عالم کثرت میں آگیا۔

ترجمہ ستیارتھ پرکاش حصہ اول۔ لفظ ویکاری غلطی سے لکھا گیا ہے۔ اویکاری ہونا چاہئے

علم۔ نگاہ۔ طاقت۔ ہاتھ اور طرح طرح کے آلات اور مکان زمان اور آکاش۔ علت عام کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً گھڑے کا بنانے والا کمہار علت فاعلی ہے مٹی علت مادی ہے۔ اور چاک ڈنڈا وغیرہ اسباب عام اور مکان۔ زمان۔ آکاش۔ روشنی۔ آنکھ۔ ہاتھ۔ علم۔ حرکت وغیرہ عام علت اور علت فاعلی بھی ہوتے ہیں۔ ان تین علتوں کے بغیر کوئی شے بھی نہیں بن سکتی اور نہ بگڑ سکتی ہے۔

ویدانتیوں کے جواب برہم دنیا کی علت فاعلی و مادی دونوں نہیں ہو سکتا

۱۱۔ (سوال) نئے ویدانتی لوگ صرف پرمیشور ہی کو دنیا کی مشترک علت فاعلی و مادی مانتے ہیں۔

यथोर्णनाभिः सृजते गृह्णते च ॥ मुण्डकोपनि० मु० १।
खं० १। मं० ७॥

یہ اُپنشد کا قول ہے۔ جس طرح مکڑی باہر سے کوئی شے نہیں لیتی۔ اپنے ہی اندر سے ریشہ نکال کر جالا بنا خود اس میں کھیلتی ہے۔ اسی طرح برہم بھی اپنے اندر سے دنیا کو بنا اور خود دنیا کی صورت اختیار کر کے اپنے آپ کھیل رہا ہے۔ اس برہم نے خواہش و ارادہ کی کہ میں عالم کثرت میں آ جاؤں یعنی بشکل عالم بن جاؤں ارادہ کرتے ہی وہ دنیا کی صورت بن گیا۔ کیونکہ

आदावन्ते च यन्नास्ति वर्तमानेऽपि तत्तथा ॥ गौडपादीय
कारिका श्लो० ३१॥

یہ ماندوکیہ اُپنشد پر کاریکا ہے کہ جو پہلے نہ ہو اور اخیر میں نہ رہے وہ زمانہ حال میں بھی نہیں ہے۔ چونکہ پیدایش عالم سے پیشتر دنیا نہ تھی برہم تھا اور پرلے کے اخیر میں دنیا نہ رہیگی تو زمانہ حال میں بھی یہ تمام عالم برہم کیوں نہیں؟

(جواب) اگر تمہارے کہنے کے مطابق دنیا کی علت مادی برہم ہووے تو وہ بے تغیر اور تغیر و تبدل کے تابع ہو جائیگا۔ علاوہ ازیں علت مادی کے صفت۔ فعل اور عادت معلول میں بھی آ جاتے ہیں۔

कारणगुणपूर्वकः कार्यगुणो दृष्टः ॥ वैशेषिक ॥ अ० २।
आ० १। सू० २४॥

علت مادی کے مطابق معلول میں بھی گن ہوتے ہیں۔ حالانکہ برہم سچدانند سروپ ذات

گئے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح بات اپنے محل و موقع پر بامعنی اور اپنے موقع سے الگ ہو جانے پر یا کسی دوسرے کے ساتھ ملانے سے بے معنی ہو جاتی ہے۔ شلوکا اس کے معنی یہ ہیں۔

اے جیو! تو پرمیشور کی عبادت کر۔ جس پرمیشور سے عالم کی پیدائش۔ قیام اور پرورش ہوتی ہے۔ جس کے بنانے اور قائم رکھنے سے یہ تمام کائنات عالم وجود میں آتی ہے یا جس کا پرمیشور کے ساتھ تعلق سمبندھ ہے۔ اس کو چھوڑ کر دوسرے کی اپاسنا (عبادت) نہیں کرنی چاہئے۔ اس چیتن ماتر (عین علم) لازوال یکساں رہنے والے پرمیشور کی ذات میں اشیاء گوناگوں وابستہ یا حل ہوئی نہیں ہیں بلکہ سب اپنی اپنی ماہیت سے الگ۔ اور پرمیشور کے سہارے سے قائم ہیں۔

تین علتوں کا بیان

۷۔ (سوال) عالم کی علتیں کتنی ہوتی ہیں؟

(جواب) تین۔ ایک نمت (علت فاعلی) دوسری اپادان (علت مادی)، تیسری سادھارن (علت غیر)

نمت کارن (علت فاعلی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بنانے سے کوئی شے بن سکے اور جس کے نہ بنانے سے کچھ نہ بنے جو خود کسی سے نہ بنا ہو اور دوسری چیزوں کو بنا کر مختلف صورتوں میں ظاہر کرے۔

دوسرا اپادان کارن (علت مادی) اس کو کہتے ہیں کہ جس کے بغیر کچھ نہ بنے اور وہ بنانے سے مختلف صورتوں میں ظاہر ہو اور پھر بگڑ جائے۔

تیسرا سادھارن کارن (علت غیر) اس کو کہتے ہیں کہ جو بنانے کے آلہ اور عام علت ہو۔

نمت کارن کی دو قسمیں

۸۔ علت فاعلی دو قسم ہے۔ ایک تمام کائنات کو حالت علت سے بنانے والا قائم رکھنے والا اور فنا کرنے والا اور سب کا انتظام کرنے والا اور مقدم علت فاعلی پرماتما ہے۔

دوسرا پرمیشور کی کائنات میں سے اشیاء کو لے کر کئی طرح سے مختلف چیزیں بنانے والا عام علت فاعلی جیو ہے۔

اپادان کارن کی مثال اور تشریح

۹۔ علت مادی پرکرتی اور پرمانو (ذرے) ہیں۔ جس کو تمام کائنات کے بنانے کا لوازمہ کہتے ہیں۔ وہ غیر ذی روح ہونے کی وجہ سے خود بخود نہیں بن سکتی اور نہ خود بگڑ سکتی ہے۔ بلکہ دوسرے کے بنانے سے بنتی اور بگاڑنے سے بگڑتی ہے۔ کہیں کہیں جڑ بھی جڑ کے بنانے اور بگاڑنے میں سبب ہو جاتی ہے۔ مثلاً پرمیشور کے بنائے ہوئے بیج زمین پر گر کر پانی ملنے سے درخت بن جاتے ہیں اور آگ وغیرہ جڑ کے ملاپ سے بگڑ بھی جاتے ہیں۔ لیکن ان کا باقاعدہ بننا یا بگڑنا پرمیشور اور جیو کے اختیار میں ہے۔

سادھارن کارن کی مثال اور تشریح

۱۰۔ جب کوئی چیز بنائی جاتی ہے تب مختلف ذریعے یعنی

ہے کیونکہ جس کو صاحب دلیل دلائل سے جانتا اور حاصل کرتا ہے وہ ہرگز خلاف نہیں ہو سکتا

دنیا کے بنانے کا مقصد

۱۲- (سوال) دنیا کے بنانے سے پرمیشور کی کیا غرض ہے؟

(جواب) نہ بنانے میں کیا غرض ہے؟

(سوال) اگر نہ بناتا تو آرام سے رہتا اور جیووں کو بھی سکھ دکھ نہ ہوتا۔

(جواب) یہ سست اور کاہل وجود لوگوں کی باتیں ہیں۔ پرشارتھی لوگوں کی نہیں۔ اور جیووں کو پرلے میں کیا سکھ یا دکھ ہے۔ اگر دنیا کے سکھ دکھ کا اندازہ کیا جائے تو سکھ کئی گنا زیادہ ہوتا ہے اور بہت سی پاک آتمائیں مکتی کے ذرائع میں مشغول ہو کر مکتی کے سرور کو بھی حاصل کر لیتی ہیں۔ پرلے میں جیو اس طرح نکمے پڑے رہتے ہیں جیسے کوئی گہری نیند میں پڑا ہو۔ (اگر پرمیشور دنیا نہ بناتا) تو جو پاپ پن جیووں نے پرلے سے پہلے کئے تھے ان کا ثمرہ پرمیشور کیسے دے سکتا اور جیو اس پھل کو کس طرح بھوگ سکتے؟ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ آنکھ کے بنانے کا کیا مدعا ہے؟ تو تم یہی کہو گے کہ دیکھنا۔ تو پھر جو پرمیشور میں دنیا کے بنانے کا علم، طاقت اور فعل ہے اس کا دنیا کے بنانے کے سوائے اور کیا مدعا ہے؟ آپ اس کے سوا اور کوئی دوسرا مدعا نہ بتا سکو گے اور پرمیشور کے انصاف، پرورش، رحم وغیرہ اوصاف بھی تب ہی بامعنی ہو سکتے ہیں جبکہ وہ دنیا کو بناتا ہے۔ اس کی لامحدود طاقت دنیا کی پیدائش، قیام اور انتظام کرنے ہی سے سپھل (بانتیجہ) ہے۔ جیسے آنکھ کی ذاتی صفت دیکھنا ہے ویسے ہی پرمیشور کی طبعی صفت بھی دنیا کو پیدا کر کے سب جیووں کو بے شمار سامان (راحت) دے کر بھلائی کرنا ہے۔

علت معلول سے پہلے ہوتی ہے۔

۱۳- (سوال) بیج پہلے ہے یا درخت؟

(جواب) بیج، کیونکہ بیج، وجہ، سبب، باعث اور علت وغیرہ الفاظ مترادف ہیں۔ چونکہ علت کا نام بیج ہے اس لئے وہ معلول سے پہلے ہوتا ہے۔

قادر مطلق سے کیا مراد ہے

۱۴- (سوال) جب پرمیشور قادر مطلق ہے تو وہ علت اور جیو کو بھی پیدا کر سکتا ہے اور اگر نہیں کر سکتا تو قادر مطلق بھی نہیں ہو سکتا؟

(جواب) قادر مطلق لفظ کے معنے پہلے لکھ آئے ہیں۔ مگر کیا قادر مطلق وہ کہلاتا ہے جو ناممکن بات کو بھی کر سکے؟ اگر کسی ناممکن بات یعنی جیسے علت کے بدوں معلول کو کر سکتا ہے تو کیا بغیر علت دوسرا پرمیشور بھی پیدا کر سکتا، خود مر سکتا اور غیر ذی شعور، دکھی، غیر منصف، ناپاک اور بدکار وغیرہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم، پانی ٹھنڈا اور مٹی وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں ان کی طبعی صفت کو پرمیشور بھی نہیں پلٹ سکتا۔ اور پرمیشور کے اصول سچے اور پورے ہیں۔ اس لئے ان میں تبدیلی نہیں کر سکتا۔ پس

مطلق۔ عین علم۔ عین راحت) ہے۔ اور دنیا (اس کے برعکس) معلول ہونے کی وجہ سے ناپائدار
غیر ذی شعور اور راحت و سرور سے خالی ہے + برہم غیر مولود اور دنیا پیدا ہوئی ہے۔ برہم غیر
محسوس اور دنیا محسوس ہے برہم لازوال اور دنیا بازوال ہے اگر زمین وغیرہ کائنات برہم کا
معلول ہوتیں تو ان میں جو حالت معلول میں غیر ذی شعور وغیرہ صفات پائی جاتی ہیں وہ برہم میں
بھی ہونی چاہئیں تھیں۔ یعنی جس طرح زمین وغیرہ غیر ذی شعور ہیں اسی طرح برہم بھی غیر ذی
شعور ہو جاتا یا جس طرح پرمیشور ذی شعور ہے اسی طرح اس کے معلول زمین وغیرہ بھی ذی شعور
ہونے چاہئیں اور جو مکڑی کی مثال دی وہ تمہارے مت کو ثابت نہیں بلکہ رد کرتی ہے کیونکہ
جالے کی علت مادی غیر ذی شعور جسم ہے اور علت فاعلی (مکڑی کا) جیو آتما ہے یہ بھی
پرمیشور کی عجیب و غریب صنعت کا ظہور ہے کیونکہ دوسرے جانوروں کے جسم سے جیو ایسے
نہیں نکال سکتا۔ اسی طرح محیط کل برہم نے اپنے اندر محافظ پرکرتی اور پرمانو کی علت سے
عالم کثیف کو بنا کر اس کو قوت خارجی عطا کر کے آپ اس کے اندر محیط ہو کر شاہد کل (دیکھنے والا)
ہو کر چیتن ہوتا ہوا یعنی علم غور اور ارادہ کیا کہ میں تمام عالم کو بنا کر ظاہر ہوؤں یعنی جب دنیا
پیدا ہوتی ہے تب ہی جیووں کے غور۔ علم۔ تفکر۔ وعظ اور کہنے سے پرمیشور ظاہر ہوتا ہے۔
وہ تمام اشیاء کثیف کے اندر موجود ہے۔ جب پرلے ہوتی ہے تب اس کو پرمیشور اور مکتی
یافتہ جیووں کے سوائے اور کوئی نہیں جانتا۔ اور جو یہ آپ کی کاریکا ہے وہ غلطی پر مبنی ہے
کیونکہ پرلے میں عالم کا ظہور نہ تھا اور دنیا کے اختتام یعنی پرلے کے شروع سے لیکر جبتک
دوسری بار دنیا پیدا نہ ہو تب تک بھی دنیا کی علت لطیف ہو کر مخفی رہتی ہے کیونکہ

तम आसीत्तमसा गूढमग्रे ॥ ऋ० मं० १० । सू० १२९। मं० ३॥

आसीदिदं तमोभूतमप्रज्ञातमलक्षणम् ।

अप्रतर्क्यमविज्ञेयं प्रसुप्तमिव सर्वतः ॥ मनु० १ । ५ ॥

یہ تمام کائنات پیدائش سے پیشتر پرلے میں تاریکی میں چھپی ہوئی تھی اور پرلے شروع ہونے کے
بعد بھی ویسی ہی ہو جاتی ہے۔ اس وقت اس دنیا کو نہ کوئی جان سکتا تھا نہ بحث کر سکتا تھا
اور نہ علامات ظاہری سے بذریعہ حواس اس کا علم ہو سکتا تھا اور نہ ہوگا کیونکہ اس کا علم صرف
زمانہ حال میں ہوتا ہے اور اسی حالت میں وہ علامات ظاہری سے نمایاں اور جاننے کے
لائق ہوتا ہے اور ٹھیک ٹھیک جانا جاتا ہے +
پھر اس کاریکا کے مصنف نے زمانہ حال میں بھی عالم کو معدوم لکھا یہ بالکل عدم ثبوت

کے پاؤں میں حنا لگا کرتے اور گندم وغیرہ میں رہتے تھے وہاں بادلوں کے بغیر بارش اور زمین کے بغیر سب اناجوں کی پیداوار وغیرہ ہوتی تھی۔ ویسا ہی علت کے بغیر معلول کا ہونا ناممکن ہے جیسے کوئی کہے کہ

"मम मातापितरौ न स्तोऽहमेवमेव जातः । मम मुखे जिह्वा नास्ति वदामि च"

یعنی میرے ماں باپ نہ تھے میں ویسے ہی پیدا ہو گیا ہوں۔ میرے منہ میں زبان نہیں ہے لیکن بولتا ہوں۔ سوراخ میں سانپ نہ تھا (لیکن) نکل آیا۔ میں کہیں نہیں تھا۔ یہ بھی کہیں نہ تھے لیکن ہم سب لوگ آ گئے ہیں۔ ایسی ناممکن بات۔ بے سروپا راگ یعنی پاگلوں کی بڑ بڑ ہے

آخری علت کی علت نہیں ہوتی

(سوال) اگر علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیا ہے؟
(جواب) جو محض علت ہی ہوتے ہیں وہ کسی کے معلول نہیں ہوتے اور جو کسی کی علت اور کسی کا معلول ہوتا ہے وہ درمیانی علت کہلاتی ہے۔ جیسے مٹی گھڑے وغیرہ کی علت اور جل وغیرہ کا معلول ہوتا ہے۔ لیکن جو علت اولیٰ پرکرتی ہے وہ ازلی ہے۔

मूले मूलाभावादमूलं मूलम् ॥ सांख्यद० अ० १ । सू० ६७ ॥

مول کا مول یعنی علت کی علت نہیں ہوتی۔

اس لئے جس کی علت نہ ہو وہ سب معلولوں کی علت ہوتی ہے کیونکہ کسی معلول کی پیدائش سے پیشتر تین علتیں ضرور ہوتی ہیں۔ جیسے کپڑا بنانے سے پہلے جولاہا، روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں تو کپڑا بنتا ہے۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشور، پرکرتی، کال (زمانہ) اور آکاش اور غیر مجسم جیو ازلی ہیں موجود ہوتے ہیں۔ ان سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو دنیا بھی نہ ہو۔

अथ नास्तिका आहुः—शून्यं तत्त्वं भावो विनश्यति वस्तुधर्मत्वाद्विनाशस्य ॥ १ ॥ सांख्यद० अ० १ । सू० ४४ ॥
अभावाद् भावोत्पत्तिर्नानुपमृद्य प्रादुर्भावात् ॥ २ ॥
ईश्वरः कारणं पुरुषकर्माफल्यदर्शनात् ॥ ३ ॥
अनिमित्ततो भावोत्पत्तिः कण्टकतैक्ष्ण्यादिदर्शनात् ॥ ४ ॥

(نوٹ منجانب مترجم) [illegible]
کسی [illegible] خیال کیا جاتا ہے۔

سرب شکتیمان (قادر مطلق) کے معنی صرف اسی قدر ہیں کہ پرمیشور کسی کی مدد کے بغیر اپنے سب کام پورے کر سکتا ہے ✦

غیر مجسم پرمیشور ہی دنیا کو بنا سکتا ہے

۱۵۔ (سوال) پرمیشور مجسم ہے یا غیر مجسم؟ اگر غیر مجسم ہے تو ہاتھ وغیرہ آلات کے بغیر دنیا کو نہ بنا سکے گا۔ اور مجسم ہے تو کوئی اعتراض عاید نہیں ہوتا۔

(جواب) پرمیشور غیر مجسم ہے۔ جو مجسم ہو وہ پرمیشور نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ محدود طاقت و الامکان زمان اور انتہا سے محدود۔ بھوک پیاس۔ چیر پھاڑ۔ سردی گرمی۔ بخار۔ درد وغیرہ کے تابع ہو اُس میں جیو کے سوائے پرمیشور کے اوصاف کبھی نہیں ہو سکتے۔ جیسے تم اور ہم مجسم ہیں اس وجہ سے ترسرینو[1]۔ انو۔ پرمانو۔ اور پرکرتی کو اپنے بس میں نہیں لا سکتے ہیں۔ ویسے ہی اگر پرمیشور بھی کثیف جسم والا ہو تو اُن لطیف اشیاء سے عالم کثیف نہیں بنا سکتا۔ اگرچہ پرمیشور مادی آلات احساس۔ ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء سے مبرا ہے تاہم وہ اپنی لامحدود طاقت۔ توانائی۔ اور ہمت سے سب کام کرتا ہے جن کو جیو اور پرکرتی نہیں کر سکتے چونکہ وہ پرکرتی سے بھی لطیف اور اُن کے اندر موجود ہے اسی لئے وہ اُن کو پکڑ کر دنیا کی شکل میں بنا دیتا ہے ✦

پرمیشور دنیا کی علت فاعلی ہے۔

۱۶۔ (سوال) جیسے انسان وغیرہ کے ماں باپ مجسم ہیں اُن کی اولاد بھی مجسم ہوتی ہے اگر وہ غیر مجسم ہوتے تو اُن کے لڑکے بھی غیر مجسم ہوتے اسی طرح اگر پرمیشور غیر مجسم ہو تو اُس کا بنایا ہوا عالم بھی غیر مجسم ہونا چاہئے ✦

(جواب) یہ تمہارا سوال بچوں کا سا ہے کیونکہ ہم ابھی کہہ چکے ہیں کہ پرمیشور عالم کا اُپادان کارن (علت مادی) نہیں۔ بلکہ نمت کارن (علت فاعلی) ہے اور جو عالم کثیف ہے اُس کے پرکرتی اور پرمانو اُپادان کارن ہیں اور وہ بھی غیر مجسم مطلق نہیں بلکہ پرمیشور کے مقابلہ میں کثیف اور دیگر اشیاء معلول سے لطیف صورت رکھتے ہیں ✦

نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی

۱۷۔ (سوال) کیا علت کے بغیر پرمیشور معلول کو نہیں بنا سکتا۔

(جواب) نہیں۔ کیونکہ جو نیست ہے یعنی جس کا وجود نہیں اُس کا ہست ہونا بالکل غیر ممکن ہے۔ جیسے کوئی گپ اُڑاوے کہ میں نے عقیم کے لڑکے اور لڑکی کی شادی دیکھی وہ آدمی انسان کے سینگ کا کمان اور آکاش کے پھولوں کی مالا پہنے ہوئے تھے۔ شراب

(نوٹ منجانب مترجم) [1] مادہ کا نہایت اصغر جزو پرمانو کہلاتا ہے۔ ۲۰ پرمانو کا ایک انو ہوتا ہے دو انو کا ایک دوئیک اور تین دوئیک کا ایک ترسرینو ہوتا ہے ✦ پرکرتی مادہ کی حالت اولین کا نام ہے ✦

بغیر علت کے سوال اٹھانے والوں کی تردید۔

۲۲- چوتھا ناستک کہتا ہے کہ بدوں علت کے اشیا کی پیدائش ہوتی ہے جیسے ببول وغیرہ درختوں کے خار تیز نوک والے دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب جب دنیا کی پیدائش کا شروع ہوتا ہے تب تب جسم وغیرہ اشیاء بدوں علت کے ہوتی ہیں۔

(جواب) جس سے شے پیدا ہوتی ہے وُہی اُس کی علت ہے۔ خاردار درخت کے بغیر خار پیدا کیوں نہیں ہوتے؟

سب پدارتھوں کو حادث ماننے والوں کی تردید

۲۳- پانچواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیا پیدا اور فنا ہونے والی ہیں اس لئے سب انت (حادث) ہیں۔

श्लोकार्धेन प्रवक्ष्यामि यदुक्तं ग्रन्थकोटिभिः।

ब्रह्म सत्यं जगन् मिथ्या जीवो ब्रह्मैव नापरः॥

یہ کسی کتاب کا شلوک ہے۔ نوین ویدانتی (ہمہ اوست کے معتقد) لوگ پانچویں ناستک کے گروہ میں ہیں۔ کیونکہ وہ ایسا کہتے ہیں کہ کروڑوں کتابوں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ برہم ستیہ برحق دنیا جھوٹی یا فانی اور روح خدا سے علیحدہ نہیں۔

(جواب) اگر سب کی ازلیت ازل سے ہے تو تمام حادث نہیں ہو سکتا۔

(سوال) سب کی ازلیت بھی حادث ہے جیسے آگ لکڑیوں کو فنا کر کے آپ بھی فنا ہو جاتی ہے۔

(جواب) جو شے بخوبی محسوس ہوتی ہے تو اُس کا زمانہ حال میں اور نیز نہایت لطیف علت کو حادث کہنا کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ جو (نئے ویدانتی لوگ برہم (خدا) سے عالم کی پیدائش مانتے ہیں تو برہم کے برحق ہونے سے اُس کا معلول فانی کبھی نہیں ہو سکتا۔ اگر خواب۔ رسّی۔ سانپ وغیرہ کی طرح وہمی کہیں تو بھی نہیں بن سکتا کیونکہ کلپنا (وہم) عرض ہے۔ عرض سے جوہر اور جوہر سے عرض علیحدہ نہیں رہ سکتا۔ جب وہم کا کرنے والا ازلی ہے تو اُس کا وہم بھی ازلی ہونا چاہئے نہیں تو اُس کو بھی حادث مانو۔ جیسے بے دیکھے سُنے بات کا خواب کبھی نہیں آتا جو جاگرت یعنی عالم بیداری میں اشیاء موجود ہیں اُن کے ساکشات[1] تعلق سے پرتیکش[2] وغیرہ علم ہونے پر اُن کا نقش یعنی اثر و خیال صورت علم روح میں قائم ہوتا ہے۔ خواب میں انہیں کو پرتیکش دیکھتا ہے۔ جیسے گہری نیند میں اشیائے خارجی کا علم و احساس نہ ہونے کی صورت

(ازاوشٹ منشی جی مترجم) [1] واقعی یا بے تکلف و شبہ

[2] علم الیقین وغیرہ

सर्वमनित्यमुत्पत्तिविनाशधर्मकत्वात् ॥ ५ ॥
सर्वं नित्यं पञ्चभूतनित्यत्वात् ॥ ६ ॥
सर्वं पृथग् भावलक्षणपृथक्त्वात् ॥ ७ ॥
सर्वमभावो भावेष्वितरेतराभावसिद्धेः ॥ ८ ॥ न्यायसू० ॥
अ० ४ । आ० १ ॥

شونیہ وادیوں کا کھنڈن

۱۹ - یہاں ناستک لوگ ایسا کہتے ہیں۔ کہ شونیہ ہی ایک شے ہے سرشٹی سے پہلے شونیہ تھا۔ آخر میں شونیہ ہوگا کیونکہ جو ہستی یعنی موجود شے ہے اُس کی نیستی ہو کر شونیہ ہو جائیگا ۔

(جواب) شونیہ - آکاش غیر محسوس شے خلا اور نقطہ کو بھی کہتے ہیں۔ یہ شونیہ غیر ذی روح شے ہے اس شونیہ میں سب اشیا غیر محسوس رہتی ہیں۔ جیسے ایک نقطہ سے خط خط سے مدور شکل بنتی ہے اُسی طرح کرۂ زمین اور پہاڑ وغیرہ پرمیشور کی صنعت سے بنتے ہیں اور شونیہ کا جاننے والا شونیہ نہیں ہوتا ۔

نیستی سے ہستی ماننے والوں کی تردید

۲۰ - دوسرا ناستک (کہتا ہے کہ) نیستی سے ہستی کی پیدائش ہے جیسے بیج کی صورت بدلے بغیر شگوفہ پیدا نہیں ہوتا اور بیج کو توڑ کر دیکھیں تو شگوفے کا عدم ہے جب اول شگوفہ نہیں نظر آتا تھا تو نیستی سے ہستی ہوئی ۔

(جواب) جو بیج کی صورت بدلتا ہے وہ اول ہی بیج میں تھا جو نہ ہوتا تو اُس کی صورت کون بدلتا وہ کبھی پیدا نہ ہوتا ۔

کرم ہی کو ایشور ماننے والوں کی تردید

۲۱ - تیسرا ناستک کہتا ہے کہ اعمال کا ثمرہ انسان کے فعل کرنے سے نہیں حاصل ہوتا کتنے ہی فعل بدون ثمرہ دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس لئے قیاس کیا جاتا ہے کہ اعمال کا ثمرہ ملنا پرمیشور کی مرضی پر ہے۔ جس فعل کا ثمرہ پرمیشور دینا چاہے دیتا ہے جس فعل کا ثمرہ دینا نہیں چاہتا نہیں دیتا اس بات سے ثمرۂ اعمال پرمیشور کے اختیار میں ہے ۔

(جواب) جو اعمال کا ثمرہ پرمیشور کے اختیار میں ہو تو بغیر فعل کئے پرمیشور ثمرہ کیوں نہیں دیتا؟ اس لئے جیسا فعل انسان کرتا ہے ویسا ہی ثمرہ پرمیشور دیتا ہے اس لئے پرمیشور سوتنتر یعنی خود مختار ہی سے انسان کو اعمال کا ثمرہ نہیں دے سکتا۔ بلکہ جیسا فعل جیو (روح) کرتا ہے ویسا ہی ثمرہ پرمیشور دیتا ہے ۔

(نوٹ صفحہ [illegible] مترجم [illegible] سے مقرر)

(جواب) سب اشیاء میں اترسے ترا ابھاو عاید ہو سکتا ہے لیکن

"नाहि भीरभेदवतो भावन्न थी नतीस एव"

گائے میں گائے اور گھوڑے میں گھوڑے کی ہستی رہتی ہے نیستی کبھی نہیں ہو سکتی اگر اشیاء کی ہستی نہ ہو تو پھر اترسے ترا ابھاو کس میں کہا جاوے ؟

فطرت سے ہی دنیا کی پیدائش ماننے والوں کی تردید۔

۴۷۔ قول سانکھ کہتا ہے کہ فطرت سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے جیسے پانی اور اناج کے ملنے سے کرم پیدا ہوتے ہیں اور بیج ۔ مٹی ۔ پانی کے ملاپ سے گھاس درخت وغیرہ اور پتھر وغیرہ بن جاتے ہیں ۔ جیسے سمندر اور ہوا کے میل سے لہریں اور لہروں سے سمندر جھاگ اور ہلدی چونا اور لیموں کے عرق کے ملانے سے رولی بن جاتی ہے اسی طرح تمام عالم عناصر کی تاثیر و خاصیت سے پیدا ہوا ہے اس کا بنانے والا کوئی بھی نہیں ہے

(جواب) اگر فطرت سے دنیا پیدا ہوتی تو فنا کبھی نہ ہوتی اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو تو پیدائش نہ ہوگی ۔ اور اگر دونوں خاصیتیں اشیاء کے اندر یکجا مانوگے تو پیدائش اور فنا کا قانون قائم نہ رہ سکے گا ۔ اور اگر علت فاعلی سے پیدائش اور فنا مانوگے تو فاعل پیدائش اور فنا ہونے والے جوہروں سے علیحدہ ماننا پڑیگا ۔ اگر فطرت ہی سے پیدائش اور فنا ہوتی تو پیدائش اور فنا کا بیک وقت ہونا ممکن نہیں ہو سکتا ۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش ہوتی ہے تو اس کرۂ زمین کے نزدیک دوسری زمین ۔ چاند ۔ سورج وغیرہ پیدا کیوں نہیں ہوتے ؟ اور جس جس شے کے ملاپ سے جو جو پیدا ہوتا ہے وہ سب گھاس درخت اور کرم وغیرہ پرمیشور کے پیدا کئے ہوئے بیج ۔ اناج ۔ پانی وغیرہ کے ملاپ سے ہی پیدا ہوتے ہیں بغیر ان کے نہیں جیسے ہلدی چونا اور لیموں کا عرق دور دور سے آکر خود بخود نہیں ملتے بلکہ کسی کے ملانے سے ملتے ہیں اور تس پر بھی ٹھیک اندازے سے ملانے پر رولی بنتی ہے کم و بیش یا ہیرا پھیری کرنے سے رولی نہیں بنتی ویسے ہی جب تک پرمیشور پرکرتی کے ذرات کو علم اور حکمت سے نہیں ملاتا بیجان اجسام خود بخود کسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے کوئی خاص شے نہیں بنا سکتیں ۔ لہذا فطرت وغیرہ سے دنیا نہیں بنتی بلکہ پرمیشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے ۔

دنیا کو ازلی و ابدی ماننے والوں کی تردید

۴۸۔ (سوال) اس دنیا کا فاعل نہ تھا نہ ہے اور نہ ہوگا بلکہ ازلی زمانے سے یہ جیسی کی تیسی قائم ہے نہ کبھی اس کی پیدائش ہوئی نہ کبھی فنا ہوگی

(جواب) بغیر فاعل کے کوئی بھی حرکت یا حرکت سے پیدا ہونے والی شے نہیں بن سکتی جو زمین وغیرہ اشیاء ترکیب خاص سے مل کر بنی ہوئی نظر آتی ہیں وہ ازلی کبھی نہیں ہو سکتیں

(فٹ نوٹ جانب مترجم) سلہ ایک میں دوسرے کے نہ ہونے کو اترسے ترا ابھاو کہتے ہیں ۔

میں بھی اشیائے خارجی موجود رہتی ہیں ویسے ہی۔ لیکن کبھی جو ہر حالت قائم رہتی ہے۔ اگر ان کے علاوہ کے بغیر خواب نظر آوے تو جسم کے اندر جتنے کو ظاہر خواب میں صورتیں نظر آنی چاہئیں۔ اس لئے اس (حالتِ خواب) میں اُن کا صحیح علم ہے اور باہر وہ سب اشیاء موجود ہیں ۔

(سوال) جیسے جاگرت (عالم بیداری) کی چیزیں خواب میں اور (بیداری و خواب) دونوں کی باتیں گہری نیند میں زائل ہوجاتی ہیں ویسے جاگرت (عالم بیداری) کی اشیاء کو بھی مثل خواب ماننا چاہئے۔

(جواب) ایسا کبھی نہیں مان سکتے کیونکہ خواب اور گہری نیند میں صرف بیرونی اشیاء کی لاعلمی ہوتی ہے معدومی نہیں۔ جیسے کسی کے پیٹھ کے پیچھے بہت سی اشیاء غائب رہتی ہیں ان کی نیستی نہیں ہوتی ویسے ہی خواب اور گہری نیند کی بات ہے۔ لہٰذا جو پہلے کہہ آئے ہیں کہ پرمیشور اور جیو اور مادہ ذی علت ابدی و ازلی ہیں وہی درست ہے۔

معلول کو ازلی ماننے والوں کی تردید

۲۴۔ چوبیسواں ناستک کہتا ہے کہ پانچ عنصروں کے ازلی ہونے سے سب عالم ازلی ہے ۔

(جواب) یہ بات درست نہیں کیونکہ جن اشیاء کی پیدائش اور فنا کا باعث دیکھنے میں آتا ہے اگر وہ سب ازلی ہوں تو (کیا باعث ہے کہ) سب عالم کثیف اور اجسام، برتن، کپڑا وغیرہ اشیاء کو پیدا اور فنا ہوتے دیکھتے ہیں۔ اس لئے معلول کو ازلی نہیں مان سکتے ۔

موجودات میں تعلق باہمی نہ ماننے والوں کی تردید

۲۵۔ پچیسواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء جدا جدا ہیں کوئی شئے باہم ایک نہیں ہے جس جس شئے کو ہم دیکھتے ہیں اُن میں دوسری کسی شئے کا کچھ بھی تعلق نہیں معلوم ہوتا ۔

(جواب) عناصر میں آکاش وغیرہ۔ زمانہ (جس میں کہ وہ موجود ہیں) آکاش - پرمیشور - اور حیات (جنس) جدا جدا اشیاء کے مجموعوں میں ایک ہی ہیں۔ ان سے کوئی شئے علیحدہ نہیں ہو سکتی اس لئے سب اشیاء علیحدہ علیحدہ نہیں۔ صرف اپنی ماہیت سے جدا جدا ہیں اور فرداً فرداً موجودات میں ایک شئے بھی ہے ۔

ابھاو روپ ماننے والوں کی تردید

۲۶۔ چھبیسواں ناستک کہتا ہے کہ سب اشیاء میں ایک دوسرے کا ابھاو کے ثابت ہونے سے سب ابھاو روپ (معدوم) ہیں۔ جیسے

"अनश्वो गौः ! अगौरश्वः"

گائے گھوڑا نہیں اور گھوڑا گائے نہیں اس لئے سب کو ابھاو روپ (معدوم) ماننا چاہئے ۔

یا ایک سی ۔

(جواب) جیسی کہ اب ہے ویسی پہلے تھی اور آگے بھی ویسی ہی ہوگی۔ اختلاف نہیں کرتا

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत् । दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १९० मं० ३ ॥

(معنی) پرمیشور نے جس طرح پہلے کلپ میں سورج۔ چاند۔ بجلی۔ پرتھوی۔ انترکش وغیرہ کو بنایا تھا اُسی طرح اُس نے اب بھی بنائے ہیں اور آگے بھی ویسے ہی بناوے گا۔ پرمیشور کے کام بےخطا ہونے کی وجہ سے ہمیشہ یکساں ہی ہوا کرتے ہیں۔ جو محدود علم والا ہو اور جس کا علم ترقی و تنزل پذیر ہوتا ہے اُسی کے کام میں بھول چوک ہوتی ہے پرمیشور کے کام میں نہیں ۔

دنیا کی پیدائش کے بارہ میں شاستروں کا آپس میں اختلاف نہیں ہے

۱۳ ۔ (سوال) پیدائش عالم کے بارہ میں وید وغیرہ شاستروں کا اتفاق ہے یا اختلاف

(جواب) اتفاق ہے۔

(سوال) اگر اتفاق ہے تو

तस्माद्वा एतस्मादात्मन आकाशः सम्भूतः । आकाशाद्वायुः । वायोरग्निः । अग्नेरापः । अद्भ्यः पृथिवी । पृथिव्या ओषधयः । ओषधिभ्योऽन्नम् । अन्नाद्रेतः । रेतसः पुरुषः । स वा एष पुरुषोऽन्नरसमयः ॥ तैत्तिरीयोपनि० ब्रह्मानन्दव० अनु० १ ॥

یہ تیتری اُپنشد کا قول ہے۔ اُس پرمیشور اور پرکرتی سے آکاش ۔ آکاش یعنی جو جو ہر شکل علت

(نوٹ منجانب مترجم (القیومت صفحہ ...) واضح ہے کہ وید شاستروں کے مطابق چتر یگیاں بھی ہوتی ہیں جن کی تعداد ایک ایک سے ... ہوتی ہے ... ایک کلپ میں کل ایک ہزار چتر یگیاں ہوتی ہیں یعنی ۱۴ منونتروں کی (۷۱×۱۴) ۹۹۴ چتر یگیاں اور ۶ سندھیوں کی ۶ چتر یگیاں ملا کر کل ایک ہزار چتر یگیاں پوری ہو جاتی ہیں۔

اس حساب سے ایک کلپ میں ...... ۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ (چار ارب بتیس کروڑ) برس ہوتے ہیں۔

ایک ہزار چتر یگی کے زمانہ تک دنیا حالت محسوس میں رہتی ہے اور پھر اُسی قدر زمانہ تک حالت غیر محسوس میں۔ حالت محسوس کو سرشٹی اور غیر محسوس کو پرلے کہتے ہیں اور یہ سلسلہ ہمیشہ چلا جاتا ہے۔

جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخر میں نہیں رہتی اگر تم اس کو نہ مانو تو سخت سے سخت پتھر ہیرے اور فولاد وغیرہ کو توڑ کر گلا یا جلا کر دیکھو کہ ان میں ذرات جدا جدا ملے ہیں یا نہیں۔ اگر ملے ہیں تو وہ ذرات پاکر الگ الگ کبھی ضرور ہو سکتے ہیں ⁂

پرکرتی کو ایشور ماننے والے کی تردید۔	۲۹۔ (سوال) ازلی پرمیشور کوئی نہیں بلکہ جو صرف یوگ کا ابھیاس سے اینما[1] وغیرہ جلال کو حاصل کرکے سرگیہ (عالم کل) وغیرہ صفات سے موصوف کیا جاتا

ہوتا ہے اسی جیو (روح) کو پرمیشور کہتے ہیں ⁂

(جواب) اگر ازلی پرمیشور دنیا کا پیدا کرنے والا نہ ہو تو سادھنوں (وسائل یا تدابیر) سے سدھ (صاحب قدرت) ہونے والے جیووں کا سہارا اور زندگی کو قائم رکھنے والی دنیا جسم اور آلات احساس کیسے بنتے۔ ان کے بغیر جیو کوئی سادھن (تدبیر) نہیں کر سکتا۔ اگر سادھن (وسائل) نہ ہوتے تو سدھ کہاں سے ہو جاتا؟ جیو سادھن کر کے کیسا ہی سدھ ہو جائے تاہم جو پرمیشور کی قائم بالذات ازلی اسدھی ہے اور جس میں بے شمار سدھی (قدرتیں) موجود ہیں اس کے برابر کوئی بھی جیو نہیں ہو سکتا کیونکہ اگر جیو کا علم غایت درجہ تک بڑھ جاوے تب بھی وہ محدود علم اور قدرت والا رہتا ہے لا محدود علم اور قدرت والا کبھی نہیں ہو سکتا۔ دیکھو کوئی بھی آج تک پرمیشور کے بنائے قانون قدرت کو بدلنے والا نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ جیسے ازلی سدھ (قدرت والے) پرمیشور نے آنکھ سے دیکھنے اور کانوں سے سننے کا قانون باندھا ہے۔ اس کو کوئی بھی یوگی نہیں بدل سکتا۔ جیو پرمیشور کبھی نہیں ہو سکتا ⁂

ہر کلپ میں دنیا کا یکساں رہنا	۳۰۔ (سوال) کلپ[2] کلپانتر میں پرمیشور نئے نئے ڈھنگ کی دنیا بناتا

(نوٹ منجانب مترجم) [1] یہاں لفظ یوگ کا ابھیاس سے تا ترک کی ماورائی قوتیں اور ریاضت وغیرہ سے پائی جاتی ہے ⁂ [1] یوگ کی آٹھ سدھیوں میں سے اینما ایک سدھی ہے جس میں یوگی کا آتما لطیف سے لطیف چیز کی نسبت بھی زیادہ تر لطیف ہو کر اس چیز کو ملنے والا ہوتا ہے " (دیکھو آیدیش ہجری صفحہ ۱۴ مطبوعہ سنہ ۱۸۹۳ء پرچارک پریس جالندھر)

[2] کلپ چار یگ متواتر کے زمانہ کو کہتے ہیں۔ یعنی ست یگ، تریتا یگ، دواپر یگ اور کلی یگ سے چاروں یگ کا مجموعی زمانہ مراد ہے جس کی تعداد حسب ذیل ہے ⁂

(۱) ست یگ	۱۷۲۸۰۰۰	برس
(۲) تریتا یگ	۱۲۹۶۰۰۰	برس
(۳) دواپر یگ	۸۶۴۰۰۰	برس
(۴) کل یگ	۴۳۲۰۰۰	برس

میزان = ۴۳۲۰۰۰۰ برس

پرکرتی میں کیا ہے	۵ سو "ستو گن - رجو گن - تمو گن دو چار ترکیب کیا جائے تو نہیں بن سکتا" +
سانکھیہ میں کیا جوڑ	۶ سو "تتوں (عناصر) کا میل نہ ہونے سے جہان نہیں بن سکتا" +
دنیا بنانے والا کیا ہے	۷ سو "بنانے والا نہ بنا دے تو کوئی بھی شے پیدا ہو سکے" +

اس لئے دنیا چھ علتوں سے بنتی ہے اُن چھ علتوں میں سے ایک ایک کی تشریح ایک ایک شاستر میں کی ہے۔ اس لئے اُن میں کچھ بھی اختلاف نہیں۔ جیسے چھ آدمی مل کر ایک چھپر اٹھا کر اوپر دیواروں پر رکھیں ویسے ہی اِس معلول دُنیا کی تشریح چھ شاستروں کے مصنفوں نے مل کر پوری کی ہے۔ جیسے پانچ اندھوں اور ایک ایسے شخص کو جسے دُھندلا نظر آتا ہو کسی نے ہاتھی کا ایک ایک حصہ بتا دیا۔ اُن سے پوچھا کہ ہاتھی کیسا ہے؟ اُن میں سے ایک نے کہا ستون۔ دوسرے نے کہا چھاج۔ تیسرے نے کہا موسل۔ چوتھے نے کہا جھاڑو۔ پانچویں نے کہا چبوترہ اور چھٹے نے کہا کالا کالا چار ستونوں کے اوپر کچھ بھینسے کی سی شکل کا ہے۔ اسی طرح آجکل کے اناڑی نئی کتابوں کے پڑھنے اور پراکرت بھاشا والوں نے رشیوں کے بنائے ہوئے گرنتھ (کتابیں) نہ پڑھ کر نئی کم عقل لوگوں کی بنائی ہوئی سنسکرت اور دیگر زبانوں کی کتابیں پڑھ کر ایک دوسرے کی مذمت میں مصروف ہو کر جھوٹا جھگڑا مچا رکھا ہے۔ اِن کی بات عقلمندوں یا دیگر آدمیوں کے ماننے لائق نہیں۔ کیونکہ جو اندھوں کے پیچھے اندھے چلیں تو تکلیف کیوں نہ اُٹھائیں؟ ایسے ہی آجکل کے کم علم۔ خود غرض۔ نفس پرست آدمیوں کی کاروائی دُنیا کی تباہی کرنے والی ہے +

علت کی علت نہ ہونے کا بیان	۸ سو (سوال) جب علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو علت کی علت کیوں نہیں؟

(جواب) اے بھولے بھائیو! کچھ اپنی عقل کو کام میں کیوں نہیں لاتے؟ دیکھو دنیا میں دو ہی شے ہوتی ہیں۔ ایک علت دوسری معلول۔ جو علت ہے وہ معلول نہیں اور جس وقت معلول ہے وہ علت نہیں جب تک انسان کائنات کو کما حقہ نہیں سمجھتا تب تک اُس کو کما حقہ علم حاصل نہیں ہوتا +

नित्याया: सत्त्वरजस्तमसां साम्यावस्थाया: प्रकृतेरुत्पन्नानां परमसूक्ष्माणां पृथक् पृथग्वर्तमानानां तत्त्वपरमाणूनां प्रथम:

(الف) نوٹ منجانب مترجم) ؎۱ بنگالہ میں رشی منیوں کی بنائی ہوئی دیوں اُنھیں پراکرش کہتے ہیں +
؎۲ پراکرت بھاشا ایک قسم کی زبان ہے جو سنسکرت سے بگڑ کر بنی ہے جس کو اہل جین اپنی مذہبی کتابوں میں استعمال کرتے ہیں +

سب جگہ پھیل رہا تھا اس کو اکٹھا کرنے سے اوکاش (خلا) پیدا سا ہوتا ہے۔ درحقیقت آکاش کی پیدائش نہیں ہوتی کیونکہ بغیر آکاش کے پرکرتی اور پرمانو کہاں ٹھہر سکیں۔ آکاش کے بعد وایو۔ وایو کے بعد اگنی۔ اگنی کے بعد جل۔ جل کے بعد پرتھوی۔ پرتھوی سے نباتات۔ نباتات سے اناج۔ اناج سے ویرج (نطفہ)۔ نطفہ سے انسان۔ یعنی جسم پیدا ہوتا ہے۔ یہاں آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور چھاندوگیہ میں اگنی وغیرہ اور ایتریہ میں جل وغیرہ کی ترتیب سے دنیا کی پیدائش بتائی ہے۔

ویدوں میں کہیں پرش (ایشور) کہیں ہرنیہ گربھ وغیرہ سے۔ میمانسا میں کرم (فعل)۔ ویشیشک میں کال (زمان)۔ نیائے میں پرمانو (ذرات)۔ یوگ میں پرشارتھ (کوشش)۔ سانکھیہ میں پرکرتی (مادہ) اور ویدانت میں برہم (پرمیشور) سے دنیا کی پیدائش مانی ہے۔ اب کس کو سچا اور کس کو جھوٹا مانیں؟

(جواب) اس میں سب سچے کوئی جھوٹا نہیں۔ جھوٹا وہ ہے جو الٹا سمجھتا ہے۔ کیونکہ پرمیشور نمت (علت فاعلی) اور پرکرتی دنیا کا اپادان کارن (علت مادی) ہے۔ جب مہاپرلے ہوتا ہے تب اس کے بعد آکاش وغیرہ کی ترتیب سے اور جب آکاش اور وایو کا پرلے نہیں ہوتا اور اگنی وغیرہ کا ہوتا ہے تو اگنی (حرارت) وغیرہ کی ترتیب سے اور جب بجلی اگنی (حرارت برق) کا بھی ناش نہیں ہوتا تب پانی کی ترتیب سے دنیا ہوتی ہے یعنی جس جس پرلے میں جہاں جہاں تک پرلے ہوتا ہے۔ وہاں وہاں سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے۔ پرش اور ہرنیہ گربھ وغیرہ کے معنے پہلے سملاس میں لکھ آئے ہیں۔ وہ سب پرمیشور کے نام ہیں۔ لیکن اختلاف اس کو کہتے ہیں کہ ایک کام میں ایک ہی معاملہ پر اختلاف بیان ہو۔ دیکھو چھ شاستروں میں اختلاف نہ ہونا اس طرح ثابت ہے۔

میمانسا میں (کہا ہے کہ) "کوئی بھی معلول دنیا میں نہیں ہوتا جس کے بنانے میں کرم چیشٹا (حرکت فعلی) نہ کیا جاوے"۔

ویشیشک میں (کہا ہے کہ) "وقت کے بغیر بن ہی نہیں سکتا"۔

نیائے میں (کہا ہے کہ) "اپادان کارن (علت مادی) نہ ہو تو کچھ بھی نہیں بن سکتا"۔

(نوٹ سوامی جی) جب بھی اگر پانچوں تتوں (عناصر) کی پرلے ہو جاتی ہے تو آکاش سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اور اس میں ترتیب آکاش سے شروع ہوتی ہے یعنی پہلے آکاش ہوتا ہے پھر وایو۔ پھر اگنی۔ پھر پانی۔ اور پھر زمین بنتی ہے اگر [illegible] پہلے [illegible] ہو جاتا ہے تو [illegible] تو وہاں سے ہی ترتیب شروع ہو گی اور اگر [illegible] تب [illegible] ترتیب شروع ہو گی اسی طرح اگر پانی تک پرلے ہوئی ہے تو پانی سے ہی ترتیب شروع ہو گی۔ [illegible]

واضح ہو کہ آکاش کی کبھی پرلے نہیں ہوتی کیونکہ وہ آسمان سے پیدا نہیں ہوتا۔

کرتے ہیں۔ خود جا کر دوسروں کو بلا کر ذریعہ اس علم کو عطا کرتے ہیں۔ اس لئے جو کوئی علت کے بغیر دنیا کی پیدائش مانتا ہے وہ کچھ بھی نہیں جانتا۔

پیدائش عالم کی ترتیب

۹۳ ۔ جب دنیا کی پیدائش کا وقت آتا ہے تب پرمیشور اُن نہایت لطیف اشیا کو اکٹھا کرتا ہے۔ اس (پیدائش) کی حالت ابتدا سے ہے جو نہایت لطیف پرکرتی صورت علت سے کچھ کثیف ہوتی ہے اس کا نام مہت تتو اور جو اس سے کچھ کثیف ہوتی ہے اس کا نام اہنکار اور اہنکار سے علیحدہ علیحدہ پانچ سوکشم بھوت۔ کان۔ کھال۔ آنکھ۔ زبان۔ ناک یہ پانچ گیان اندریاں (قوائے احساس باطنی)۔ گویائی کا آلہ۔ ہاتھ۔ پاؤں۔ اور آلات بول و براز یہ پانچ کرم اندریاں۔ اور گیارہواں من (دل) کچھ کثیف پیدا ہوتا ہے۔ اور ان پنچ تن ماتروں سے کئی کثیف حالتوں میں گزرتے ہوئے سلسلہ وار پانچ عناصر کثیف جن کو ہم لوگ پرتیکش (ظاہر) دیکھتے ہیں پیدا ہوتے ہیں۔ اُن سے قسم قسم کی نباتات درخت وغیرہ اور اُن سے غذا۔ غذا سے نطفہ اور نطفہ سے جسم ہوتا ہے۔

آدمی کی امیتھنی سرشٹی

۹۴ ۔ لیکن ابتدائی پیدائش میتھنی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب پرمیشور عورت اور مرد کے جسم بنا کر ان میں جیو کا تعلق کر دیتا ہے تب اس کے بعد میتھنی سرشٹی چلتی ہے۔

جسم انسانی کی بناوٹ اور دنیا کی صنعت اپنے صانع حقیقی کا اعلان کرتے ہیں۔

۹۵ ۔ دیکھو! جسم میں کیسی پرحکمت صنعت رکھی ہے کہ جس کو عالم لوگ بھی دیکھ کر دنگ رہ جاتے ہیں۔ اندر ہڈیوں کا جوڑ۔ نالیوں کا بندھیج۔ گوشت کی لپائی۔ کھال کا ڈھکنا۔ تلّی۔ جگر۔ پھیپھڑہ۔ پنکھے کی کل رکھنی۔ کی نہایت درستی۔ جیو کا تعلق۔ سر کا بنانا۔ رواں بنانا۔ بال۔ ناخن وغیرہ کا لگانا۔ آنکھ کی نہایت لطیف شریان کا تار کی مانند گوندھنا۔ اندریوں کے رستوں کا روشن کرنا۔ جیو کے جاگرت (بیداری) سوپن (خواب) سُشُپتی (گہری نیند) کی حالت بھوگنے کے لئے خاص مقامات کی بناوٹ۔ سب دھاتوں کی تقسیم۔ کلا کوشل (صنعتوں) کا رکھنا وغیرہ عجیب و غریب بناوٹ کو پرمیشور کے سوائے کون کر سکتا ہے؟

اس کے علاوہ طرح طرح کے جواہرات اور دھاتوں سے جڑی ہوئی زمین۔ قسم قسم کے درخت وغیرہ کے بیجوں میں نہایت لطیف صنعت۔ بیشمار۔ سبز۔ سفید۔ پیلے۔ کالے نقوش سے منقش

(نوٹ منجانب مترجم) مہت تتو سے بُدھی یعنی عقل مراد ہے۔ اور اہنکار سے انانیت مراد ہے۔ سوکشم بھوت سے عناصر لطیف مراد ہیں۔ کرم اندریوں سے وہ قوتیں مراد ہیں جن سے انسان ظاہری عمل پاتے ہیں۔ پنچ تن ماترا سوکشم بھوت یعنی عناصر لطیف مراد ہیں۔ نر و مادہ کے اتصال سے پیدا ہونے والی مخلوقات کو میتھنی سرشٹی کہتے ہیں۔ دھاتوں سے وہ جسم میں سات قسم کی دھاتیں ہوتی ہیں۔ رس (کیلوس) رکت (خون) ماس (گوشت) میدا (چربی) استھی (ہڈی) مجا (مغز استخواں) شکر (منی)۔ بعض اوقات کیش (بال) توچا (کھال) اور سنایو (رگوں) کو ملا کر دس دھاتوں میں شمار کرتے ہیں۔

संयोगारम्भः संयोगविशेषादवस्थान्तरस्य स्थूलाकारप्राप्तिः सृष्टिरुच्यते ।

ابدی ازلی ستو ۔ رج ۔ اور تم تینوں کی یکسانیت مجموعی یعنی پرکرتی سے پیدا ہوئے ہوئے جو نہایت
لطیف فرد فرد متفرق اجزا و عناصر موجود ہیں اُن کے ابتدائی اتصال کے آغاز یعنی اتصال
یا ملاپ سے خاص حالتیں پاکر وہی جو پہلے لطیف تھے دوسری حالتوں میں کثیف کثیف بنتے بناتے
عجیب و غریب بن گئی ہے ۔ اسی طرح ترکیب پانے سے اس کو "سرشٹی" (دنیا) کہتے ہیں + بھلا
جو پہلے سنیوگ (اتصال) میں ملنے اور ملانے والی شے ہے اور جو سنیوگ (اتصال) کا آغاز اور
وِیوگ (انفصال) کا اخیر ہے ۔ یعنی جس کے حصے نہیں ہو سکتے اُس کو علت اور جو اتصال کے بعد
بنتا اور انفصال کے بعد ویسا نہیں رہتا اُسے معلول کہتے ہیں + جو شخص اُس علت کی علت ۔
معلول کا معلول ۔ فاعل کا فاعل ۔ سادھن (تدبیر) کا سادھن اور سادھیہ[1] کا سادھیہ کہتا ہے
وہ دیکھتا ہوا اندھا ۔ سنتا ہوا بہرہ ۔ اور جانتا ہوا جاہل مطلق ہے +
کیا آنکھ کی آنکھ ۔ چراغ کا چراغ ۔ اور سورج کا سورج کبھی ہو سکتا ہے؟ جس سے
پیدا ہوتا ہے وہ علت اور جو پیدا ہوتا ہے وہ معلول اور جو علت کو معلول صورت بنانے
والا ہے وہ فاعل کہلاتا ہے +

नासतो विद्यते भावो नाभावो विद्यते सतः ।
उभयोरपि दृष्टोऽन्तस्त्वनयोस्तत्त्वदर्शिभिः ॥
भगवद्गीता अ० २ । १६ ॥

کبھی نیستی کی ہستی اور ہستی کی نیستی نہیں ہوتی + ان دونوں کی تحقیق باریک بین لوگوں نے
کی ہے ۔ دیگر متعصب ضدی ناپاک اُمی جاہل لوگ اس بات کو آسانی سے کیسے جان سکتے ہیں؟ کیونکہ
جو انسان عالم اور نیک صحبت میں رہ کر پڑھا پورا غور و فکر نہیں کرتا وہ ہمیشہ وہم کے جال میں پڑا
رہتا ہے +
مبارک ہیں! وہ لوگ جو سب علوم کے اصولوں کو جانتے ہیں اور جاننے کے لئے کوشش

(نوٹ جناب مترجم) ستو رج اور تم کی تعریف کے لئے دیکھو پرکرتی کی تعریف جو اس باب کے شروع میں لکھی گئی ہے +
[1] سادھن تدبیر یا وسیلہ کو کہتے ہیں اور جس کے لئے سادھن کیا جاوے اُسے سادھیہ کہتے ہیں +

(جواب) نہیں - جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن۔ پھر دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے اسی طرح پیدائش کے پہلے پرلے اور پرلے کے پہلے پیدائش پھر پیدائش کے پیچھے پرلے اور پرلے کے بعد پیدائش ازلی زمانہ سے یہی دور چلا آتا ہے۔ اس کا شروع یا انتہا نہیں البتہ جیسے دن یا رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے اسی طرح پیدائش اور پرلے کا آغاز اور اختتام ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے پرمیشر، جیو اور دنیا کی مادی علت تینوں ذات سے ازلی ہیں ویسے ہی دنیا کی پیدائش۔ قیام۔ اور پرلے (فنا) بہ لحاظ تسلسل کے ازلی ہیں۔ جیسے کبھی دریا کا بہاؤ نظر آتا ہے۔ کبھی خشک ہو جاتا ہے۔ کبھی نہیں نظر آتا۔ پھر برسات میں نظر آتا ہے اور موسم گرما میں غائب ہو جاتا ہے۔ اسی قسم کی باتوں کو تسلسل کے طور پر جاننا چاہیئے۔ جیسے پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ عادات ازلی ہیں۔ ویسے ہی اس کے دنیا کی پیدائش۔ قیام۔ اور پرلے کرنا بھی ازلی ہیں۔ جیسے کبھی پرمیشور کے اوصاف۔ افعال۔ عادات کا آغاز اور اختتام نہیں۔ اسی طرح اس کے کاموں کا بھی آغاز اور اختتام نہیں۔

ایشور کا جیو کو مختلف قالبوں میں پیدا کرنا قرین انصاف ہے

(سوال) پرمیشور نے بعض جیووں کو انسان کا جنم اور بعض جیووں کو شیر وغیرہ کا بے رحم جنم۔ اور بعض کو ہرن۔ گائے وغیرہ جیوانوں کا اور بعض کو چیونٹی وغیرہ اور کیڑے مکوڑے پتنگ وغیرہ کے جنم دئیے ہیں اس لئے پرمیشور طرفدار ٹھہرتا ہے۔

(جواب) طرفداری نہیں آتی کیونکہ ان جیووں کے پچھلے جنم میں کئے ہوئے اعمال کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اگر اعمال کے بغیر جنم دیتا تو طرفداری عاید ہوتی۔

پہلی آبادی کا تبت میں ہونا اور ذاتوں کی تقسیم

۵۳۔ (سوال)۔ انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

(جواب) تری وشٹپ میں جس کو تبت کہتے ہیں۔

(سوال) شروع دنیا میں ایک ذات تھی یا بہت؟

(جواب) ایک انسان کی ذات تھی بعد ازاں

"विजानीह्यार्यान्ये च दस्यवः"

یہ رگوید کا قول ہے۔

شریفوں کا نام آریہ عالم۔ دیو اور بدوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو جاہل ہو جانے سے آریہ اور دسیو دو نام ہو گئے

"उत शूद्र उतार्ये"

اتھرو وید

آریوں میں مذکورہ بالا طور سے براہمن۔ کھشتری۔ ویش اور شودر چار تقسیم ہوئیں۔ دوج

پتے - پھول - پھل - پھول (جڑوں) کی بناوٹ - میٹھے - کھارے - کڑوے - کسیلے - چرپرے - کھٹے وغیرہ طرح طرح کے ذائقے - خوشبو سے معطر پتے - پھول - پھل - اناج - کند - مول وغیرہ کی صنعت بیشمار کروڑوں کروڑ لوکوں (کرّوں) کی بناوٹ - سورج چاند وغیرہ لوک (کرّوں) کی بناوٹ - اُن کو قائم رکھنا با قاعدہ گردش دینا وغیرہ پرمیشور کے بغیر کوئی بھی نہیں کر سکتا ۔

جب کوئی کسی شے کو دیکھتا ہے تو دو قسم کا علم پیدا ہوتا ہے ایک جیسے وہ شے ہے اور دوسرا اُس کی صنعت دیکھ کر بنانے والے کا علم - جیسے کسی شخص نے کوئی خوبصورت زیور جنگل میں پایا دیکھا تو ظاہر ہوا کہ یہ سونے کا ہے اور کسی عقلمند کاریگر نے بنایا ہے - اسی طرح دنیا میں طرح طرح کی گوناگوں بناوٹ بنانے والے پرمیشور کو ثابت کرتی ہے ۔

۳۳ (سوال) انسان کی پیدائش پہلے ہوئی یا زمین وغیرہ کی -
(جواب) زمین وغیرہ کی - کیونکہ زمین وغیرہ کے بغیر انسان کا قیام اور پرورش نہیں ہو سکتی -

زمین پیدا ہونے کے بعد انسان تعداد کثیر میں کائنات جوانی پیدا ہوتے ہیں -

(سوال) آغاز دنیا میں ایک یا کئی انسان پیدا کئے تھے یا کیا ؟

(جواب) کئی - کیونکہ جن جیووں کے اعمال ایشوری سرشٹی میں پیدا ہونے کے تھے - اُن کی پیدائش شروع دنیا میں پرمیشور نے کی کیونکہ

"मनुष्या ऋषयश्च ये । ततो मनुष्या अजायन्त"

یہ یجروید میں لکھا ہے - اس شہادت سے یہی یقین ہوتا ہے کہ ابتدا میں انیک یعنی سینکڑوں ہزاروں انسان پیدا ہوئے اور دنیا میں دیکھنے سے بھی یقین ہوتا ہے کہ انسان کئی ماں باپ کی اولاد ہیں ۔

(سوال) ابتدائے دنیا میں انسان وغیرہ کی پیدائش بچپن جوانی یا بڑھاپے کی عمر میں ہوئی تھی یا تینوں میں ۔

(جواب) جوانی کی عمر میں - کیونکہ اگر بچے پیدا کرتا تو اُن کی پرورش کے لئے دوسرے انسان درکار ہوتے اور اگر بڑھے بناتا تو میتھنی سرشٹی نہ ہوتی - اس لئے جوانی کی عمر میں پیدائش کی ۔

سلسلہ پیدائش کی ابتدا نہیں ۳۴ - (سوال) کبھی دنیا کا آغاز ہے یا نہیں ؟

(بقیہ نوٹ) ہیں ۔ دات (ادی) کہہ (بلکم) پتب (صفراء) کو بھی دھاتو کہتے ہیں ۔

نوٹ نمبر ۱ - ابتدائی مخلوقات جو ماں باپ کے اتصال کے بغیر پیدا ہوتی ہے ایشوری سرشٹی کہلاتی ہے ۔ مترجم

विजानीह्यार्यान्ये च दस्यवो बर्हिष्मते रन्धया शासदव्रतान् ॥
ऋ० मं० १ । सू० ५१ । मं० ८ ॥
उत शूद्रे उतार्ये ॥

بیان کر چکے ہیں کہ آریہ نام دھرم پر چلنے والے۔ عالم۔ راست باز آدمیوں کا اور اُن سے خلاف لوگوں کا نام دسیو یعنی ڈاکو بداعمال دھرم پر نہ چلنے والا اور جاہل ہے۔ نیز براہمن۔ کشتری۔ ویش دوِجوں کا نام آریہ اور شودر کا نام اناریہ یعنی اناڑی ہے ۔

جب وید ایسا کہتا ہے تو دوسرے غیر ممالک کے رہنے والوں کی من گھڑت باتوں کو عقلمند لوگ کبھی نہیں مان سکتے۔ اور دیواسُر سنگرام میں آریہ ورت کے باشندے ارجن اور مہاراجہ دشرتھ وغیرہ آریوں اور دسیو ملیچھ اسُروں کے جنگ میں جو کوہ ہمالیہ میں ہوا تھا دیو یعنی آریوں کی حفاظت اور اسُروں کو مغلوب کرنے میں مددگار ہوتے تھے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے باہر چاروں طرف جو ہمالہ کے مشرق اور جنوب مشرق۔ جنوب۔ جنوب مغرب مغرب۔ شمال مغرب۔ شمال اور شمال مشرق کے ملک ہیں جو انسان رہتے ہیں اُنہی کا نام اسُر ثابت ہوتا ہے کیونکہ جب جب (راکشس) ہمالہ کے علاقہ میں رہنے والے آریوں پر لڑنے کو چڑھائی کرتے تھے تب تب یہاں کے راجہ مہاراجہ لوگ اُنہی شمال وغیرہ ملکوں میں آریوں کے مددگار ہوتے تھے۔ اور جو شری رام چندر جی کے ساتھ دکھن میں جنگ ہوا ہے اُس کا نام دیواسُر سنگرام نہیں ہے بلکہ اُس کو رام راون یا آریہ اور راکشسوں کا سنگرام کہتے ہیں۔ کسی سنسکرت کی کتاب یا تاریخ میں نہیں لکھا کہ آریہ لوگ ایران سے آئے اور یہاں کے جنگلیوں سے لڑ کر اُن کو فتح کر کے نکال دیا ہو اور اس ملک کے راجا ہوئے ہوں۔ پھر غیر ملک کے باشندوں کی تحریر قابلِ تسلیم کیسے ہو سکتی ہے؟ اور

म्लेच्छवाचश्चार्यवाचः सर्वे ते दस्यवः स्मृताः ॥ मनु० १० । ४५ ॥
म्लेच्छदेशस्त्वतः परः ॥ मनु० २ । २३ ॥

آریہ ورت ملک سے علاوہ جو ملک ہیں وہ "دسیو دیش" اور ملیچھ دیش کہلاتے ہیں۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ آریہ ورت کے علاوہ مشرق۔ شمال مشرقی۔ شمال۔ شمال مغربی۔ اور مغربی ملکوں میں رہنے والوں کا نام دسیو اور ملیچھ نیز اسُر ہے۔ اور جنوب مغربی جنوبی

عالموں کا نام آریہ اور جاہلوں کا نام دسیو یعنی ناآریہ ہوا ٭

آریہ ورت میں آریہ کس طرح آئے ۔

۴۶ ۔ (سوال) پھر وہ یہاں کیسے آئے ٭

(جواب) آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں (اسر) کے درمیان ہمیشہ لڑائی جھگڑا ہوتا رہا ۔ جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعۂ زمین کو سب سے عمدہ جان کر یہاں آ بسے ۔ اسی وجہ سے اس ملک کا نام "آریہ ورت" ہوا ٭

آریہ ورت کا محدود اربعہ

۴۷ ۔ (سوال) آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

(جواب)

आसमुद्रात्तु वै पूर्वादासमुद्रात्तु पश्चिमात् ॥
तयोरेवान्तरं गिर्योरार्यावर्तं विदुर्बुधाः ॥ १
सरस्वतीदृषद्वत्योर्देवनद्योर्यदन्तरम् ।
तं देवनिर्मितं देशमार्यावर्तं प्रचक्षते ॥ मनु० २ । २२ । १७ ॥

شمال میں ہمالیہ ۔ جنوب میں بندھیاچل ۔ مشرق اور مغرب میں سمندر[1] یا مغرب میں سرسوتی یعنی اٹک دریا مشرق میں درشدوتی جو نیپال کے مشرقی حصے کے پہاڑ سے نکل کر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہما کے مغرب کی طرف ہوکر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جس کو برہم پتر کہتے ہیں اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کے سمندر کی کھاڑی میں اٹک میں آ گری ہے ۔ ہمالیہ کے درمیانی خط سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل کے اندر جتنے ملک ہیں ان سب کو آریہ ورت اس لئے کہتے ہیں کہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے اور آریہ لوگوں کے بود و باش کرنے سے آریہ ورت کہلاتا ہے ٭

آریہ ورت کی قدامت

۴۸ ۔ (سوال) پہلے اس ملک کا نام کیا تھا ۔ اور اس میں کون بستے تھے؟

(جواب) اس کے پہلے اس ملک کا نام کچھ بھی نہیں تھا اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک میں بستے تھے کیونکہ آریہ لوگ ابتداء عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اسی ملک میں آ کر بسے تھے ٭

آریہ ایران سے نہیں آئے اور یہ قول درست نہیں کہ ان کے آنے سے پہلے یہاں کوئی جنگلی قوم آباد تھی ۔

۴۹ ۔ (سوال) بعض کہتے ہیں کہ یہ لوگ ایران سے آئے اور اسی سبب سے ان لوگوں کا نام آریہ ہوا ان سے پہلے یہاں جنگلی لوگ بستے تھے جن کو اسر اور راکشس کہتے تھے اور آریہ لوگ اپنے تئیں دیوتا بتلاتے تھے اور ان کی لڑائی ہوئی اس کا نام دیو اسر سنگرام کتھاؤں میں ٹھہرایا ۔

(جواب) یہ بات بالکل جھوٹی ہے کیونکہ:—

کا بانی - پانچ دھاتیں کی مٹی - گویا زمین دھات کا ترسرینو - اور اس کے دوگنا ہونے سے مٹی وغیرہ نظر آنے والی اشیا ہوتی ہیں - اسی طرح سلسلہ وار اتصال سے کرۂ زمین وغیرہ پرمیشور نے بنائی ہیں ٭

کرۂ زمین کس کے سہارے قائم ہے

۵۱ - (سوال) اس کا دھارن کون کرتا ہے؟ کوئی کہتا ہے شیش یعنی ہزار پھن والے سانپ کے سر پر زمین ہے - دوسرا کہتا ہے کہ بیل کے سینگ پر ہے - تیسرا کہتا ہے کسی پر نہیں - چوتھا کہتا ہے کہ ہوا کے سہارے ہے - پانچواں کہتا ہے - سورج کی کشش سے کھینچی ہوئی اپنی جگہ پر قائم ہے - چھٹا کہتا ہے کہ زمین بھاری ہونے سے نیچے نیچے آکاش میں چلی جاتی ہے - ان سب میں سے کس بات کو سچا مانیں؟

(جواب) جو زمین کو شیش - سانپ اور بیل کے سینگ پر دھری ہوئی یا قائم بتلاتا ہے اس سے پوچھنا چاہیئے کہ سانپ اور بیل کے ماں باپ کی پیدائش کے وقت کس پر تھی نیز سانپ اور بیل وغیرہ کس پر ہیں؟ بیل والے مسلمان تو چپ ہی کر جائیں گے لیکن سانپ والے کہیں گے کہ سانپ کچھوے پر - کچھوا پانی پر - پانی آگ پر - آگ ہوا پر اور ہوا آکاش میں ٹھہری ہوئی ہے - ان سے پوچھنا چاہیئے کہ سب کس پر ہیں؟ تو ضرور کہیں گے پرمیشور کے سہارے جب ان سے کوئی پوچھے گا کہ شیش اور بیل کس کا بچہ ہے؟ کہیں گے (شیش) کشیپ کدرو کا اور (بیل) بیل گائے کا - کشیپ مریچی کا - مریچی منو کا - منو ویراٹ کا اور ویراٹ برہما کا لڑکا تھا اور برہما ابتدائی سرشٹی کا تھا - جب شیش کی پیدائش نہ ہوئی تھی - اس کے پہلے پانچ پشتیں ہو چکی ہیں تب کس نے دھارن کی تھی؟ یعنی کشیپ کی پیدائش کے وقت زمین کس پر تھی تو "تیری چپ میری بھی چپ" اور لڑنے لگ جائیں گے ٭ اس کا سچا مطلب یہ ہے کہ جو "باقی" رہتا ہے اس کو شیش کہتے ہیں سو کسی شاعر نے

"शेषा धारा पृथिवी त्युक्तम्"

ایسا کہا کہ شیش کے سہارے زمین ہے - دوسرے نے اس کے مطلب کو نہ سمجھ کر سانپ کا جھوٹا گمان کر لیا - لیکن چونکہ پرمیشور پیدائش اور پرلے سے باقی یعنی الگ رہتا ہے اس لئے اس کو "شیش" کہتے ہیں اور اسی کے سہارے زمین ہے :-

(نوٹ مترجم) سلہ پرانوں کی گپ کے بموجب دکش کی لڑکیوں میں سے ایک کا نام کدرو تھا - یہ تیرہ لڑکیاں کشیپ کے ساتھ بیاہی گئی تھیں [illegible] سے کدرو کے بطن سے سانپ پیدا ہوئے تھے ٭

سلہ یعنی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوا تھا [illegible] ماں باپ کے اتصال کے بغیر پیدا ہوا تھا -

اور جنوب مشرقی اطراف میں آریہ ورت ملک سے باہر رہنے والے لوگوں کا نام راکھشس ہے اب بھی دیکھ لو حبشی لوگوں کی شکل ایسی خوفناک نظر آتی ہے جیسی کہ راکھشسوں کی بیان کی گئی ہے۔ اور آریہ ورت کی سیدھ میں نیچے رہنے والوں کا نام ناگ اور اس ملک کا نام پاتال ہونے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ ملک آریہ ورتی لوگوں کے پاؤں کے تلے ہے۔ اور اُن کے ناگ ونشی یعنی ناگ نام والے انسان کے خاندان کے راجا ہوتے تھے۔ اُسی (خاندان) کی اُلوپی شہزادی سے ارجن کی شادی ہوئی تھی۔ یعنی اکشواکو سے لیکر کورو پانڈو تک تمام کرۂ زمین پر آریوں کا راج اور ویدوں کا تھوڑا تھوڑا پرچار آریہ ورت کے علاوہ دیگر ملکوں میں بھی رہا۔ نیز اس امر میں یہ ثبوت ہے کہ برہما کا بیٹا وراٹ۔ وراٹ کا منو اور منو کے مریچی وغیرہ دس اور اُن کے سوایمبھو وغیرہ سات راجا اور اُن کی اولاد اکشواکو وغیرہ راجا جو آریہ ورت کے اول راجا ہوئے۔ جنہوں نے یہ آریہ ورت بسایا ہے ۔

اب ادبار بخت آریوں کی سستی، غفلت اور باہمی نفاق کی وجہ سے دوسرے ملکوں میں راج کرنے کا تو ذکر ہی کیا ہے بلکہ خود آریہ ورت میں بھی اس وقت آریوں کا کامل آزاد خود مختار اور بے خوف راج نہیں ہے۔ جو کچھ ہے اُس کو بھی غیر ملک والے پامال کر رہے ہیں۔ کچھ تھوڑے سے راجا خود مختار ہیں۔ جب برے دن آتے ہیں تب ملک کے باشندوں کو کئی طرح کی تکلیف بھوگنی پڑتی ہے کوئی کتنا ہی کرے لیکن اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے یعنی مختلف مذہبوں کی طرفداری اور اپنے اور بیگانے کی پاسداری سے آزاد ہو کے اور رعیت پر ماں باپ کی مانند مہربانی کرنے۔ انصاف و رحم کو کام میں لانے کے باوجود غیر ملک والوں کا راج پورا سکھدا آرام دہ نہیں ہے۔ لیکن جدا جدا زبانوں علیحدہ علیحدہ تعلیم و تربیت اور مختلف کاروبار کا اختلاف چھوٹنا نہایت مشکل ہے اور اس کے چھوٹے بغیر ایک دوسرے کی پوری بھلائی اور مطلب براری ہونی مشکل ہے۔ اس لئے جو کچھ وید وغیرہ شاستروں میں قانون یا تواریخ لکھی ہیں اُسی کی قدر کرنا شریف لوگوں کا کام ہے ۔

دنیا کو بنے ایک ارب سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔

۵۔ (سوال) دنیا کو پیدا ہوئے کتنا وقت گذر چکا ہے؟

(جواب) ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار برس دنیا کی پیدائش اور ویدوں کے ظاہر ہونے میں ہوئے ہیں۔ اس کی مفصل تشریح میری بنائی ہوئی بھومکا میں لکھی ہے دیکھ لیجئے۔ الغرض دنیا کے بننے اور بگاڑنے کی یہی کیفیت ہے ۔

یہ بھی واضح ہو کہ سب سے لطیف جسم یعنی جو کاٹا نہیں جا سکتا اُس کا نام پرمانو۔ ساٹھ پرمانوؤں کے مجموعے کا نام انو ۔ دو انوؤں کا ایک دوینک جو کثیف ہوا ہے۔ تین دوینک کی ترسرینو۔ چار دوینک

(نوٹ) مثل رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے ویدوتپتی وشے کو دیکھو ۔

درخت وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ گنتی کریں تو اُس کو ویشٹی کہتے ہیں۔ اسی طرح سب زمینوں کو ایک مجموعہ خیال کر کے دنیا کہیں تو سب دنیا کا دھارن اور آکرشن (کشش) کا کرنے والا پرمیشور کے سوائے دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔ اس لئے جو سب دنیا کو بناتا ہے وہی

स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमाम् ॥ यजु० अ० १३ । मं० ४ ॥

جو پرمیشور پرتھوی وغیرہ غیر روشن کرّوں اور پرکاش والی اشیا کو اور نیز سورج وغیرہ چمکنے والے لوک (کرّوں) اور اشیا کو بناتا اور قائم رکھتا ہے اور جو سب میں محیط ہو رہا ہے وہی تمام دنیا کو بنانے اور دھارن کرنے والا ہے۔

زمین وغیرہ لوک کی گردش کا بیان

۳۵ - (سوال) پرتھوی وغیرہ لوک گھومتے ہیں یا ساکن ہیں۔
(جواب) گھومتے ہیں۔

(سوال) کتنے ہی لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا ہے اور زمین نہیں گھومتی۔ دوسرے کہتے ہیں کہ زمین گھومتی ہے سورج نہیں گھومتا۔ اس میں سچ کیا مانا جائے؟
(جواب) یہ دونوں آدھے جھوٹے ہیں کیونکہ وید میں لکھا ہے کہ

आयं गौः पृश्निरक्रमीदसदन्मातरं पुरः । पितरं च प्रयन्त्स्वः ॥
यजु० अ० ३ । मं० ६ ॥

یعنی یہ کرہ زمین پانی کے سمیت سورج کی چاروں طرف گھومتی جاتی ہے اس لئے زمین گردش کرتی ہے۔

आकृष्णेन रजसा वर्तमानो निवेशयन्नमृतं मर्त्यं च ।
हिरण्ययेन सविता रथेना देवो याति भुवनानि पश्यन् ॥
यजु० अ० ३३ । मं० ४३ ॥

جو سویتا یعنی بارش وغیرہ کا کرنے والا چمکتا ہوا روشنی کا منبع خوشنما سب متنفس اور غیر متنفس میں امرت روپ بارش یا کرن کے ذریعہ سے امرت کو داخل کرتا اور سب مجسم اشیا کو دکھلاتا ہوا سب لوکوں (کرّوں) کو کشش کرتا ہوا اپنے محور کے گرد گھومتا رہتا ہے لیکن کسی لوک (کرہ) کے چاروں طرف نہیں گھومتا۔ ویسے ہی ایک ایک برہمانڈ (نظام شمسی) میں ایک سورج روشنی کرنے والا اور دوسرے سب لوک لوکانتر (کرّے) روشن ہونے والے ہیں۔

सत्येनोत्तभिता भूमिः ॥ ऋग्वे० मं० १० । सू० ८५ । मं० १ ॥

(ست) یعنی جو تینوں زمانوں کی قید سے آزاد ہے۔ جس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اُس پرمیشور نے زمین سورج اور سب لوگوں کو دھارن کیا ہے۔

उक्षा दाधार पृथिवीमुत द्याम् ॥

یہ رگوید کا قول ہے۔
اسی (اُکھشا) لفظ کو دیکھ کر کسی نے بیل کا خیال کیا ہوگا کیونکہ اُکھشا بیل کا بھی نام ہے۔ لیکن اُس جاہل کو یہ سمجھ نہ آئی کہ اتنے بڑے کرہ زمین کے دھارن کرنے کی طاقت بیل میں کہاں سے آسکتی ہے؟ اس لئے بارش کے ذریعے سے زمین کو سیراب کرنے کی وجہ اُکھشا سورج کا نام ہے۔ اُس نے اپنی کشش سے زمین کو دھارن کیا ہے لیکن سورج وغیرہ کا دھارن کرنے والا پرمیشور کے بغیر دوسرا کوئی بھی نہیں ہے۔

سب لوک لوکانتروں کو پرمیشور دھارن کر رہا ہے

۵۴ ۔ (سوال) اتنے اتنے بڑے کروں کو پرمیشور کیسے دھارن کر سکتا ہوگا؟

(جواب) جیسے لامحدود آکاش کے آگے بڑی بڑی کرہ زمینیں کچھ بھی نہیں یعنی سمندر کے مقابلہ میں پانی کے چھوٹے قطرہ کے برابر بھی نہیں ہیں ویسے ہی لامحدود پرمیشور کے سامنے بےشمار لوک ایک پرمانو کے برابر بھی نہیں کہہ سکتے۔ وہ باہر اندر ہر جگہ محیط کل ہے یعنی

"विभुः प्रजासु"

یہ یجروید کا قول ہے۔
وہ پرمیشور سب پرجاؤں (مخلوق) میں ویاپک (محیط) ہو کر سب کا دھارن کر رہا ہے۔ اگر وہ عیسائی، مسلمان، پرانیوں کے قول کے مطابق محیط کل نہ ہوتا تو اس تمام دنیا کا دھارن بھی نہ کر سکتا کیونکہ محیط ہونے کے بغیر کسی کو کوئی دھارن نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی کہے کہ یہ سب لوک آپس کی باہم کشش سے قائم ہوں گے پھر پرمیشور کے دھارن کرنے کی کیا ضرورت ہے تو اُن کو یہ جواب دینا چاہئے کہ یہ سب دنیا لامحدود ہے یا محدود؟ اگر لامحدود کہیں تو جسم والے لامحدود کبھی نہیں ہو سکتی اور اگر محدود کہیں تو اُن کے پرلے حصے کی طرف یعنی جس کے پرے کوئی بھی دوسرا لوک نہیں ہے وہاں کس کی کشش سے قائم ہوگی۔ جیسے شی مولگل ونشٹی (مفرد یا مجموعہ) یعنی مثلاً جب تمام مجموعہ کا نام بن (جنگل) رکھتے ہیں تو وہ سمشٹی کہلاتی ہے۔ اور ایک ایک

(جواب) یہ سب کرہ زمین ہیں اور ان میں انسان وغیرہ آبادی بھی رہتی ہے کیونکہ۔

एतेषु हीदं सर्वं वसु हितमेते हीदं सर्वं वासयन्ते तद्यदिदं सर्वं वासयन्ते तस्माद्वसव इति॥ शत० कां० १४ ॥ प्र० ६ । ब्रा० ७ । कं० ४ ॥

زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ آکاش۔ چاند۔ تارہ اور سورج کو اس لئے وسو کہتے ہیں کہ ان میں تمام اشیاء اور مخلوقات بستی ہے۔ اور یہی سب کا مسکن ہیں اور چونکہ یہ جائے سکونت ہیں اس لئے ان کا نام وسو ہے۔ جب سورج چاند اور تارے بھی زمین کی مثال وسو ہیں پھر ان میں اسی طرح آبادی ہونے میں کیا شک (رہ) ہے؟ اور جس طرح پرمیشور کا یہ چھوٹا سا لوک (دنیا) انسان وغیرہ کی آبادی سے بھرا ہوا ہے تو کیا باقی سب لوک (کرے) خالی ہو سکتے ہیں؟ پرمیشور کا کوئی بھی کام بے مطلب نہیں ہوتا تو کیا اتنے بےشمار لوکوں (کروں) میں انسان وغیرہ کی آبادی نہ ہونے سے پرمیشور کا کام کبھی پھل (نتیجہ) ہو سکتا ہے؟ اس لئے سب جگہ انسان وغیرہ کی آبادی ہے۔

مختلف کروں میں اختلاف یا عدم اختلاف صورت

۵۵۔ (سوال) جیسے اس لوک میں انسان وغیرہ مخلوقات کی صورت (اور) اعضا ہیں ویسے ہی دیگر لوکوں (کروں) میں ہونگے یا اس کے برعکس؟

(جواب) کچھ کچھ صورت میں اختلاف ہونا ممکن ہے جس طرح اس کرہ زمین پر چینی۔ حبشی۔ اور آریہ ورت اور یورپ والوں کے اعضا رنگ روپ اور شکل میں تھوڑا تھوڑا فرق ہوتا ہے۔ اسی طرح دیگر کروں میں بھی فرق ہوتا ہے۔ لیکن جس نوع کی جیسی خلقت اس دنیا میں ہے اسی نوع کی خلقت دیگر لوکوں (کروں) میں بھی ہے۔ جس جس جسم کے حصے میں آنکھ وغیرہ اعضا ہیں دیگر کروں میں بھی اسی نوع کے اعضا اسی طرح اور اسی مقام میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथापूर्वमकल्पयत् । दिवं च पृथिवीं चान्तरिक्षमथो स्वः ॥ ऋ० ॥ मं० १० । सू० १९० ॥

(معنی) پرمیشور نے جس قسم کے سورج چاند روشنی زمین آسمان اور ان کے اندر سامان

(نوٹ منجانب مترجم) ۔۔۔ سب کو قائم رکھتا ہے۔

جیسے :-

दिवि सोमो अधि श्रितः ॥ अथर्व० कां० १४ । अनु० १ । मं० १ ॥

جیسے یہ چاند سورج سے روشن ہوتا ہے ویسے ہی زمین وغیرہ لوک (کرّے) بھی سورج کی روشنی ہی سے روشن ہوتے ہیں۔ لیکن رات اور دن ہمیشہ بنے رہتے ہیں کیونکہ زمین وغیرہ لوکوں (کرّوں) کے گھومنے میں جتنا حصہ سورج کے سامنے آتا ہے اُتنے میں دن اور جتنا پیٹھ کی طرف یعنی آڑ میں ہوتا جاتا ہے اُتنے میں رات یعنی طلوع۔ غروب۔ شام۔ دوپہر۔ آدھی رات وغیرہ جتنے وقت کے حصے ہیں وے سب ملکوں میں ہمیشہ بنے رہتے ہیں یعنی جب آریہ ورت میں طلوع آفتاب ہوتا ہے اُس وقت پاتال یعنی امریکہ میں غروب ہوتا ہے اور جب آریہ ورت میں غروب ہوتا ہے تب پاتال کے ملک میں طلوع ہوتا۔ جب آریہ ورت میں نصف دن یا نصف رات ہے اُسی وقت پاتال کے ملک میں نصف رات یا نصف دن رہتا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ سورج گھومتا اور زمین نہیں گھومتی وے سب جاہل ہیں۔ کیونکہ جو ایسا ہوتا تو کئی ہزار برس کے دن اور رات ہوتے۔ سورج کا نام بُردھن ہے یعنی یہ زمین سے لاکھوں گنا بڑا اور کروڑوں کوس دور ہے۔ جیسے رائی کے مقابلہ میں پہاڑ گھومے تو بہت دیر لگتی اور رائی کے گھومنے میں بہت وقت نہیں لگتا ویسے ہی زمین کے گھومنے سے ٹھیک ٹھیک دن رات ہوتا ہے سورج کے گھومنے سے نہیں۔ اور جو سورج کو ساکن مانتے ہیں وے بھی علم سیارات کے جاننے والے نہیں۔ کیونکہ اگر سورج نہ گھومتا ہوتا تو ایک راشی ستھان (برج) سے دوسری راشی یعنی برج کو حاصل نہ کرتا۔ اور ثقیل جسم گھومے بغیر آکاش میں مقرر جگہ پر کبھی نہیں رہ سکتا۔ اور جو جینی کہتے ہیں کہ زمین گھومتی نہیں بلکہ نیچے نیچے چلی جاتی ہے اور دو سورج اور دو چاند صرف جمبودویپ میں بتلاتے ہیں وے تو گہری بھانگ کے نشہ میں مست ہیں۔ کیونکہ جو نیچے نیچے چلی جاتی تو چاروں طرف ہوا کے چکر نہ بننے سے زمین پارہ پارہ ہوتی اور اوپر کی جگہ رہنے والوں کو ہوا مَس نہ ہوتا۔ نیچے والوں کو زیادہ ہوتا اور ایک سی ہوا کی حرکت ہوتی۔ دو سورج چاند ہوتے تو رات اور کرشن پکش ہونے کا قاعدہ ٹوٹ پھوٹ جاتا۔ اس لئے ایک زمین کے پاس ایک چاند اور کئی زمینوں کے درمیان میں ایک سورج رہتا ہے۔

سورج چاند وغیرہ میں آبادی کا ہونا	
	س ۵ (سوال) سورج چاند اور تارے کیا شے ہیں اور ان میں انسان وغیرہ کی آبادی ہے یا نہیں؟

(نوٹ منجانب مترجم) سلہ اندھیرے پندرہ دنوں کو کہتے ہیں۔

نواں سملاس

اب ودیا۔ اودیا اور بندھ۔ موکش کے مضامین کا بیان کریں گے
یعنے علم　یعنی جہل　یعنی بندش　یعنی نجات

विद्यां चाऽविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह । अविद्यया मृत्युं तीर्त्वा विद्ययाऽमृतमश्नुते ॥ यजु० ॥ अ० ४० । मं० १४ ॥

(۱) جو انسان ودیا اور اودیا کی ماہیت کو ساتھ ہی ساتھ جانتا ہے وہ اودیا یعنی کرم اور اپاسنا کے ذریعہ موت کو تیر جاتا ہے اور ودیا یعنی حقیقی علم کے ذریعہ موکش کو حاصل کرتا ہے۔

ودیا اور اودیا دونوں کی ماہیت جاننا ضروری ہے۔

(۲) اودیا کی تعریف

اودیا کے چار قسم

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचिसुखात्मख्यातिरविद्या । पातं० द० साधनपादे सू० ५ ॥

لفظی ترجمہ بجانب مترجم

(انت۔ اشوچی۔ دکھ۔ اناتما میں نت۔ شوچی۔ سکھ۔ آتما کا خیال ہونا اودیا ہے)
یعنی عارضی　یعنی ناپاک　یعنی رنج　یعنی غیر روح　یعنی ابدی　یعنی پاک　یعنی سکھ　یعنی ذی نفس

۱؎ کرم اور اپاسنا کو مجازاً باعتبار اس امر کے اودیا کہا گیا ہے کہ یہ حقیقی علم نہیں ہیں بلکہ علم حقیقی کے وسائل میں سے ہیں لیکن ان کا نام جو اودیا رکھا گیا ہے وہ مجازاً ہے نہ کہ حقیقتاً۔

راحت کو پہلے کالپ میں بنایا تھا ویسا ہی اس کلپ یعنی اس سرشٹی میں بھی بنایا ہے۔ نیز سب لوک لوکانتر بھی جیسا سب ہیں۔ فرق ذرا بھی نہیں ہوتا۔

| مختلف کرّوں میں ویدوں کا یکساں ہونا | ۶۵۔ (سوال) جن ویدوں کا اس لوک میں ظہور ہے انہی کا ان لوک لوکوں میں بھی ظہور ہے یا نہیں؟

(جواب) انہی کا ہے۔ جیسے ایک راجا کے قوانین انتظام سلطنت سب ملکوں میں یکساں ہوتے ہیں اسی طرح اس شہنشاہ عالم پرمیشور کے وید کت قوانین اپنے عالم صورت تمام راج میں یکساں ہیں۔

| جیو اور پرکرتی کا پرمیشور کے تابع ہونا | ۶۷۔ (سوال) جب یہ جیو اور پرکرتی کے تتو ازلی اور پرمیشور کے بنائے نہیں ہیں تو پرمیشور کا اختیار بھی ان پر نہ ہونا چاہئے کیونکہ سب آزاد ہیں۔

(جواب) جیسے راجا اور رعیت ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں اور راجا کے ماتحت رعیت ہوتی ہے ویسے ہی پرمیشور کے ماتحت جیو اور مادّی اشیاء ہیں۔ جب پرمیشور سب مخلوق کا بنانے اور جیووں کے اعمال کا ثمرہ دینے والا۔ سب کا ٹھیک ٹھیک محافظ اور لا محدود طاقت والا ہے تو محدود طاقت والا (جیو) اور مادی اشیاء اس کے ماتحت کیوں نہ ہوں؟

اس لئے جیو کرم (فعل) کرنے میں خود مختار مگر اعمال کا ثمرہ بھگتنے میں پرمیشور کے قانون کے تابع ہیں اسی طرح قادر مطلق پرمیشور دنیا کی پیدائش۔ سنگھار (پرلے) اور پرورش (کرنے والا) اور تمام کائنات کا صانع ہے۔

اس کے آگے ودیا اودیا بندھ اور موکش کے مضمون پر لکھا جائیگا۔

یہ آٹھواں سملاس پورا ہوا

(نوٹ منجانب مترجم) لفظ کلپ کی تشریح پہلے ایک نوٹ میں کی گئی ہے وہاں دیکھئے۔

(جواب) جو ادھرم اور اگیان میں پھنسا ہوا جیو ہے۔

(سوال) بندھ اور موکش طبعی ہوتا ہے یا عارضی۔

(جواب) عارضی۔ کیونکہ اگر طبعی ہوتے تو بندھ اور مکتی کبھی دور نہ ہو سکتے۔

(سوال)

न निरोधो न चोत्पत्तिर्न बद्धो न च साधकः ॥
न मुमुक्षुर्न वै मुक्त इत्येषा परमार्थता ॥
गौडपादीयकारिका प्र० २ । का० ३२ ॥

مانڈوکیہ اُپنشد کی شرح میں یہ شلوک آیا ہے۔ جیو کے برہم ہونے کی وجہ سے دراصل جیو کا نرودھ (نہیں) یعنی وہ کبھی پردہ میں نہیں آتا اور نہ جنم لیتا ہے نہ بندھ ہے اور نہ سادھک ہے یعنی نہ کوئی تدبیر عمل میں لانے والا ہے۔ نہ چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے اور نہ کبھی اس کو مکتی ہے۔ کیونکہ جب اصل میں بندھن ہی نہیں ہوا تو مکتی کیسی؟

(جواب) یہ نوین ویدانتیوں کا کہنا سچ نہیں۔ کیونکہ جیو بوجہ محدود الوجود ہونے کے پردہ میں آتا ہے۔ اور جسم کے ساتھ نمودار ہونے کی صورت میں جنم لیتا ہے۔ گناہ آلودہ اعمال کے نتائج بھوگنے کے بندھن میں پھنستا ہے۔ اس (بندھن) کے چھڑانے کی تدبیر کرتا ہے۔ دکھ سے چھوٹنے کی خواہش کرتا ہے۔ اور دکھوں سے چھوٹ کر پرم آنند پرمیشور کو حاصل ہو کر مکتی کو بھی بھوگتا ہے۔

(سوال) یہ سب خاصیتیں جسم اور انتہ کرن کی ہیں جیو کی نہیں کیونکہ جیو تو گناہ اور ثواب سے بیزار محض شاہد ہے۔ سردی گرمی وغیرہ جسم کے خاصے ہیں۔ آتما نرلیپ ہے۔

جسم اور حواس جڑ ہیں جن کے ذریعہ جیو کرم کرتا ہے اس لئے جیو اعمال کا نتیجہ بھوگنے والا ہے نہ کہ شاہد۔

(جواب) جسم اور انتہ کرن جڑ ہیں۔ ان کو سردی اور گرمی کا لگنا اور بھوگنا نہیں ہوتا۔ جو چیتن انسان وغیرہ متنفس ان کو مس کرتا ہے۔ وہی سردی گرمی کو معلوم کرتا اور بھوگتا ہے۔ اسی طرح پران بھی جڑ ہیں نہ انکو بھوک اور نہ پیاس ہے کیونکہ پران والے جیو کو بھوک پیاس لگتی ہے۔ ایسے ہی من بھی جڑ ہے۔ نہ

یہ یوگ سُوتر کا قول ہے - فانی دُنیا اور جسم وغیرہ کو غیر فانی سمجھنا یعنی جو دنیا بصورت معلول دیکھی سُنی جاتی ہے ، ہمیشہ رہے گی - ہمیشہ سے ہے اور یوگ کے زور سے دیوتاؤں کا یہی جسم ہمیشہ بنا رہتا ہے - ایسی اُلٹی عقل ہونا اَودّیا کا پہلا جزو ہے -

۱- انت یعنی فانی کو ازلی وابدی سمجھنا -

ناپاک یعنی غلاظت بھری عورات وغیرہ اور دروغ گوئی - چوری وغیرہ ناپاک کو پاک سمجھنا دوسرا جزو ہے ۔

۲- اشوچی میں شوچی کا خیال یعنی ناپاک کو پاک سمجھنا

حظ محسوسات کی کثرت کو جو دُکھ ہے سُکھ سمجھنا وغیرہ تیسرا

۳- دُکھ کو سُکھ سمجھنا

غیر ذی روح کو ذی روح سمجھنا اَودّیا کا چوتھا جزو ہے - یہ چار قسم کا اُلٹا علم اودّیا کہلاتا ہے ۔

۴- غیر ذی نفس یا غیر ذی روح کو ذی نفس یا ذی روح سمجھنا

(علم) اس کے برخلاف یعنی فانی کو فانی - اور غیر فانی کو غیر فانی ناپاک کو ناپاک اور پاک کو پاک - دُکھ کو دُکھ اور سُکھ کو سُکھ - غیر ذی روح کو غیر ذی روح اور ذی روح کو ذی روح سمجھنا ودّیا ہے ۔

ودیا کی تشریح

(۴) یعنی جس سے اشیاء کی تحقیقی ماہیت سمجھی جاوے اُس کو ودیا اور جس سے اصلی ماہیت نہ جانی پڑے - دھوکے سے ایک چیز کو دوسری سمجھا جاوے - اُس کو اَودّیا کہتے ہیں ۔

ودیا اور اودیا کے لفظی معنی -

کرم اور اُپاسنا اس لئے اودیا ہیں کہ یہ محض بیرونی اور اندرونی افعال کا نام ہیں - علم محض نہیں - اسی وجہ سے منتر میں کہا ہے کہ پاکیزہ افعال اور پرمیشور کی اُپاسنا کے بغیر موت کے دُکھ سے کوئی پار نہیں ہوتا ۔

کرم اور اُپاسنا کیوں اَودّیا ہیں -

(۵) مطلب یہ ہے کہ پاک اعمال - پاک اُپاسنا (تعلق وطلبگاری) اور پاک علم ہی سے مکتی اور دروغ گوئی وغیرہ ناپاک اعمال - پتھر کی تصویر وغیرہ کی اُپاسنا اور جھوٹے علم سے بندھ ہوتا ہے - کوئی انسان ایک لحظہ بھر بھی اعمال - اُپاسنا اور علم سے خالی نہیں رہتا - اس لئے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام کرنا اور دروغ گوئی وغیرہ ادھرم کو چھوڑ دینا ہی مکتی کا ذریعہ ہے ۔

نیک اعمال باعث مکتی اور بداعمال باعث بندھ کے ہیں -

(۶) (سوال) مکتی کس کو حاصل نہیں ہوتی -

(جواب) جو بندھ میں ہے -

(سوال) بندھ میں کون ہے ؟

مکتی اور بندھ عارضی ہیں ابدی نہیں -

(جواب) نہیں +

(سوال) پھر وہ کیا ہے

(جواب) الگ الگ مٹی - پانی - آگ کے ترسرینو (ذرّات) نظر آتے ہیں - اُس میں جو نیلاپن دکھلائی دیتا ہے وہ زیادہ تر پانی ہے جو برستا ہے اور جو پیلا ہے - جو دھندلاپن نظر آتا ہے وہ زمین سے اُڑی ہوئی گرد ہوا میں گھومتی ہے - وہی نظر آتی ہے - اور اُسی کا عکس پانی یا آئینہ میں دکھائی دیتا ہے - آکاش کا ہرگز نہیں +

(۱۰) (سوال) جیسے گھٹ آکاش (خلاء ظروف) مٹھ آکاش (خلاء مکان)

دا آکاش کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں -

میگھ آکاش (خلاء ابر) اور مہد آکاش (خلاء اعظم) کی تقسیم کہنے سننے میں آتی ہے - ویسے ہی برہم کا جیو اور انتہ کرن (حواس اندرونی) عوارض کی تفریق کے باعث برہم کے نام ایشور اور جیو ہوتے ہیں - جب گھڑا وغیرہ ٹوٹ جاتے ہیں تب اُس کو مہا آکاش (خلاء اعظم) کہتے ہیں +

(جواب) یہ بات بھی نادانوں کی سی ہے - کیونکہ آکاش کے کبھی ٹکڑے نہیں ہوتے کہنے سننے میں بھی "گھڑا لاؤ" وغیرہ محاورہ آتا ہے کوئی نہیں کہتا کہ گھڑے کو آکاش لاؤ - اِس لئے یہ بات ٹھیک نہیں +

(۱۱) (سوال) جیسے سمندر میں مچھلیاں اور کیڑے اور آکاش میں پرند

انتہ کرن میں اگر برہم ہے نہیں تو برہم اور جیو جیسے علیحدہ وجود ہیں

وغیرہ گھومتے ہیں ویسے ہی چد آکاش برہم میں سب انتہ کرن گھوم رہے ہیں وہ خود تو جڑ ہیں مگر محیط کل پرماتما کے وجود سے ایسے چیتن ہو رہے ہیں جیسے آگ سے لوہا - (گرم ہوتا ہے) جیسے وہ چلتے پھرتے ہیں اور آکاش وسطے بلا القیاس ہم بے حرکت ہے - اِسی طرح جیو کو برہم ماننے میں کوئی نقص نہیں آتا -

(جواب) تمہاری یہ مثال بھی درست نہیں - کیونکہ اگر محیط کل برہم انتہ کرن میں جلوہ گر ہو کر جیو ہو جاتا ہے تو اُس میں ہمہ دانی وغیرہ صفات ہوتے ہیں یا نہیں اگر کہو کہ پردہ ہو جانے کے باعث ہمہ دانی نہیں رہتی تو بتاؤ کہ برہم زیر پردہ اور شکستہ ہے یا ناشکستہ - اگر کہو کہ ناشکستہ ہے تو بیچ میں کوئی بھی پردہ نہیں ڈال سکتا اور جب پردہ نہیں تو ہمہ دانی کیوں نہیں - اگر کہو کہ بوجہ بھول جانے اپنی ماہیت کے انتہ کرن کے ساتھ چلتا ہوا سا نظر آتا ہے نہ کہ بروئے ماہیت یا بجسم حالت میں خود نہیں چلتا تو انتہ کرن جتنا جتنا سا بقدر پیش آمدہ مقام کو چھوڑتا

اُس کو خوشی ہو سکتی ہے اور نہ غم بلکہ من کے ذریعہ خوشی غم - دُکھ سُکھ کا بھوگنے والا جیو ہے - جیسے بہش کرن (آلاتِ بیرونی) کان وغیرہ حواس سے اچھی بُری آواز وغیرہ محسوسات کو لے کر جیو سُکھی دُکھی ہوتا ہے اُسی طرح انت کرن (آلاتِ اندرونی) یعنی من (جو ہر وتّرک) بُدّھی (عقل) چِت (حافظہ) اور اہنکار (انانیت) کے ذریعہ سنکلپ و وکلپ (ارادہ و تامل) نشچے (یقین) سمرن (یاد) ابھمان (پندار خودی) کا کرنے والا سزا اور جزا کو پاتا ہے - جیسے تلوار سے مارنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے نہ کہ تلوار - ویسے ہی جسم - حواس انت کرن اور پران کے وسائل سے اچھے بُرے کاموں کا کرنے والا جیو سُکھ اور دُکھ کا بھوگنے والا ہے - جیو اعمال کا شاہد نہیں بلکہ کرنے والا اور بھوگنے والا ہے اعمال کا شاہد تو ایک لاثانی پرماتما ہے - جو فعلوں کا فاعل جیو ہے وہی اعمال میں ملوث ہوتا ہے - وہ ایشور اور شاہد نہیں ہے ٭

(۸) (سوال) جیو برہم کا عکس ہے - جیسے آئینہ کے ٹوٹ پھوٹ جانے سے عکس میں کچھ نقصان نہیں آتا - اسی طرح انت کرن میں برہم کا عکس جیو تب تک رہتا ہے جب تک انت کرن کا عارضہ موجود ہے - جب انت کرن زائل ہو گیا تب جیو مکت ہے ٭

جیو برہم کا عکس نہیں اور نہ برہم کا عکس پڑ سکتا ہے -

(جواب) یہ بچوں کی سی بات ہے - کیونکہ عکس صورت والی چیز کا صورت والی چیز میں پڑا کرتا ہے - جیسے منہ اور آئینہ صورت رکھتے ہیں اور جدا بھی ہیں - جدا نہ ہوتے تو بھی عکس نہ پڑ سکتا - برہم کے بے شکل اور محیط کل ہونے کی وجہ سے اُس کا عکس ہی نہیں ہو سکتا ٭

(۹) (سوال) دیکھو عمیق اور شفاف پانی میں بے صورت اور محیط آکاش کا "ابھاس" (خلا کا عکس) پڑتا ہے - اسی طرح صاف انت کرن میں پرماتما کا "ابھاس" ہوتا ہے - اسی وجہ سے اُس کو "چدابھاس" (چت کا ابھاس = برہم کا عکس) کہتے ہیں ٭

آکاش کا عکس نہیں ہوتا

(جواب) یہ مغالطہ فہم کی بیہودہ بکواس ہے - کیونکہ آکاش دیکھنے کے قابل نہیں تو اُس کو کوئی آنکھ سے کیوں کر دیکھ سکتا ہے ٭

(سوال) یہ جو اوپر کو نیلا اور دُھندلا نظر آتا ہے وہ آکاش نیلگوں دکھلائی دیتا ہے یا نہیں ٭

مخوتر یا وید میں لکھا ہے کہ پرمیشور جھوٹا ارادہ کرنے والا اور جھوٹ بولنے والا ہے۔ کیونکہ جیسا کسی چور نے کوتوال کو سزا دی۔ یا یوں سمجھو کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ اس تمہارے قول کے مطابق تمہاری بات ٹھہری۔ یہ تو امر واجبی ہے کہ کوتوال چور کو سزا دے مگر یہ برعکس معاملہ ہے کہ چور کوتوال کو سزا دیوے۔ ایسے ہی تم جھوٹے ارادے رکھنے والے اور دروغ گو ہو کر وہی اپنا عیب ناحق برہم پر لگاتے ہو۔ اگر برہم باطل العلم۔ باطل القول۔ باطل العمل ہووے تو غیر متناہی برہم سب کا سب ویسا ہی ہو جاوے کیونکہ وہ یکساں رہتا ہے۔ وہ صادق الوجود۔ صادق الفکر۔ صادق القول اور صادق العمل ہے۔ یہ سب عیب تمہارے ہیں برہم کے نہیں۔ جس کو تم ودیا کہتے ہو وہ اودیا ہے اور تمہارا ادھیاروپ بھی باطل ہے کیونکہ آپ برہم نہ ہو کر اپنے تئیں برہم اور برہم کو جیو ماننا خلاف واقعہ نہیں تو کیا ہے جو محیط کل ہے وہ محدود اور اگیان و بندھن میں پڑنے والا کبھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ اگیانی محدود۔ مختص المقام۔ محدود الوجود اور محدود العلم جیو ہوا کرتا ہے نہ کہ علیم کل و محیط کل برہم +

اب مکتی اور بندھن کا بیان کرتے ہیں

(۱۳) (سوال) مکتی کس کو کہتے ہیں +

(جواب) جس کو پا کر لوگ رہائی پاتے ہیں یا الگ ہو جاتے ہیں وہ مکتی ہے یعنی جس میں خلاصی ہو اس کا نام مکتی ہے +

> مکتی سے مراد دکھ سے چھوٹنا اور سکھ کو پانا ہے۔

(سوال) کس سے خلاصی پانا

(جواب) جس سے چھوٹ جانے کی خواہش سب جیو کرتے ہیں +

(سوال) کس سے چھوٹنے کی خواہش کرتے ہیں؟

(جواب) جس سے چھوٹنے کی انہیں ضرورت ہے +

(سوال) کس سے چھوٹنے کی ضرورت ہے؟

(جواب) دکھ سے +

(سوال) چھوٹ کر کس کو پاتے ہیں اور کہاں رہتے ہیں؟

(جواب) سکھ کو پاتے ہیں اور برہم میں رہتے ہیں +

ہوا جہاں جہاں آگے سرکتا جائیگا وہاں وہاں کا برہم شدھ اور اگیانی ہوتا جائیگا - اور جتنا جتنا مقام چھوڑتا جائیگا اُس اُس مقام کا گیانی - پاک اور مکت ہوتا جائیگا - اسی طرح تمام دنیا کے برہم کو ہر جگہ انتہ کرن بگاڑا کریں گے اور کو بدھ بندھ اور مکتی ہوا کرے گی - تمہارے کہنے کے مطابق اگر ایسا ہوتا تو کسی جیو کو سابقہ ویدو گشٹیہ کی یاد نہ رہتی - کیونکہ جس برہم نے دیکھا (درشٹا) تھا وہ نہیں رہا - اس لئے برہم اور جیو یا جیو اور برہم ایک کبھی نہیں ہوتے - ہمیشہ جدا جدا رہتے ہیں +

(۱۴) (سوال) یہ سب محض "ادھیاروپ" ہے یعنی ایک چیز میں دوسری چیز کو عائد کرنا ادھیاروپ کہلاتا ہے - اسی طرح برہم موسوم برہم میں کل دنیا اور اس کے سلسلہ کاروبار کو عائد کرنے کے ذریعہ سے متلاشی کو سمجھایا جاتا ہے (ورنہ) دراصل سب برہم ہی ہے +

ادھیاروپ یعنی دنیا کو فرضی تصور کرنے کا مسئلہ غلط ہے -

(سوال) "ادھیاروپ" کا کرنے والا کون ہے +

(جواب) جیو +

(سوال) جیو کس کو کہتے ہیں +

(جواب) انتہ کرن سے محدود چیتن کو +

(سوال) انتہ کرن سے محدود چیتن کوئی دوسرا ہے یا وہی برہم +

(جواب) وہی برہم ہے +

(سوال) تو کیا برہم نے ہی اپنے اندر دنیا کو جھوٹ موٹ فرض کر لیا -

(جواب) ہو - برہم کا اس سے کیا نقصان ہے +

(سوال) جو جھوٹا فرض کرتا ہے کیا وہ جھوٹا نہیں ہوتا +

(جواب) نہیں - کیونکہ جو کچھ من - زبان سے فرض کیا یا کہا جاتا ہے وہ سب باطل ہے +

(سوال) پھر من اور زبان سے جھوٹی مفروضات کا حامل اور جھوٹ بولنے والا برہم فرضی اور دروغ گو ہوا یا نہیں +

(جواب) ہو - ہم کو غرض مطلب سے ہے +

واہ رے جھوٹے ویدانتیو! تم نے صادق وجود - صادق مشیت - صادق ارادہ والے پرمیشور کو جھوٹا بنا دیا - کیا یہ تمہاری ذلت کا باعث نہیں ہے کس اُپ نشد

ति, रसयन् रसना भवति, जिघ्रन् घ्राणं भवति, मन्वानो मनो भवति, बोधयन् बुद्धिर्भवति, चिंतयंश्चित्तम्भवत्यहङ्कुर्वाणो ऽहङ्कारो भवति ॥ शतपथ० कां० १४ ॥

مکتی میں مادی جسم یا آلاتِ احساس جیو آتما کے ساتھ نہیں رہتے۔ مگر اُس کے طبعی پاکیزہ صفات رہتے ہیں۔ جب سُننا چاہتا ہے تو کان۔ چھونا چاہتا ہے تو جلد۔ دیکھنے کے ارادہ سے آنکھ۔ ذائقہ کے لئے زبان۔ سونگھنے کے لئے ناک۔ سنکلپ وکلپ کرنے کے واسطے مَن۔ یقین کرنے کے لئے عقل۔ یاد رکھنے کے لئے حافظہ۔ پندار خودی کے لئے انانیت کی صورت اپنی ذاتی طاقت سے مکتی میں جیو آتما بن جاتا ہے۔ اور جسم محض بشکل ارادہ کے ہوتا ہے۔ جیسے جسم کے سہارے ہونے پر بذریعہ آلاتِ احساس کے جیو اپنے کام کرتا ہے ویسے ذاتی طاقت سے مکتی میں تمام آنند حاصل کر لیتا ہے ◆

[illegible]

(۱۷) (سوال) اُس کی طاقت کتنے قسم کی اور کتنی ہے ◆

مکتی میں جیو کے ساتھ ۲۴ طاقتیں قائم رہتی ہیں جن سے سُکھ بھوگتا ہے

(جواب) مقدم تو ایک قسم کی طاقت ہے۔ مگر قوت۔ ہمت۔ کشش۔ تحریک۔ حرکت۔ جوش۔ امتیاز۔ فعل۔ حوصلہ۔ یاد۔ یقین۔ خواہش۔ محبت۔ نفرت۔ ملاپ۔ جدائی۔ ملانا۔ جدا کرنا۔ سننا۔ چھونا۔ دیکھنا۔ چکھنا۔ سونگھنا اور گیان۔ یہ چوبیس قسم کی طاقتیں جیو رکھتا ہے۔ اس وجہ سے مکتی میں بھی آنند کے حصول سے محظوظ ہوتا ہے۔ اگر مکتی میں جیو لے ہو جاتا تو مکتی کے سُکھ کو کون بھوگتا۔ اور جو جیو کے فنا ہونے کو مکتی سمجھتے ہیں وہ تو سخت جاہل ہیں۔ کیونکہ مکتی تو جیو کی یہ ہے کہ دُکھوں سے چھوٹ کر راحت مطلق۔ سُکھ کُل۔ بے غم تنہا ہی پرمیشور میں جیو آنند کے ساتھ رہے۔ دیکھو ویدانت شاریرک سُوتروں میں ◆

अभावं बादरिराह ह्येवम् ॥ वेदान्तद० ४ । ४ । १० ॥

ویدانت درشن سے ثبوت کہ مکتی میں جیو کی طاقتیں قائم رہتی ہیں

(۱۸) بادری جو ویاس جی کے والد ہیں وہ مکتی میں جیو کا اور اُس کے ساتھ مَن کا "بھاؤ" (موجود رہنا) مانتے ہیں۔ یعنی پراشر جی (بادری) جیو اور مَن کا لَے ہونا

(۱۴) (سوال) مکتی اور بندھ کن کن باتوں سے ہوتا ہے؟

مکتی حاصل کرنے کے وسائل۔

(جواب) پرمیشور کے حکم کی بجا آوری سے، ادھرم، اودیا، بدصحبت، بدتاثیرات اور بدعادات کے پرہیز سے، راست گوئی، رفاہ دیگراں، ودیا اور تعصب سے بے رو رعایت انصاف اور دھرم کو ترقی دینے سے، مسبوق الذکر طریقہ پر پرمیشور کی استتی (حمد و ثنا)، پرارتھنا (مناجات) اور اپاسنا (عبادت) یعنی یوگ کی مزاولت کرنے سے، علم کے پڑھنے پڑھانے اور دھرم سے بذریعہ جدوجہد کے گیان کو ترقی دینے سے، سب سے عمدہ سادھن (حصول کامیابی کے متعلق عمل و تدابیر) کو کام میں لانے سے اور جو کچھ کیا جائے وہ سب بے رو رعایت انصاف اور دھرم کے مطابق ہی کیا جاوے۔ ایسی قسم کے سادھنوں سے مکتی ہوتی ہے اور اس کے برعکس ایشور کے حکم کی خلاف ورزی وغیرہ افعال سے بندھ ہوتا ہے۔

(۱۵) (سوال) مکتی میں جیو لَے (تحلیل) ہو جاتا ہے یا قائم رہتا ہے؟

مکتی میں جیو لَے (معدوم) نہیں ہو جاتا بلکہ برابر قائم رہتا ہے۔

(جواب) قائم رہتا ہے۔

(سوال) کہاں رہتا ہے؟

(جواب) برہم میں۔

(سوال) برہم کہاں ہے اور وہ مکت جیو کسی ایک مقام میں رہتا ہے یا اپنی خواہش سے ہر جگہ پھرتا ہے؟

(جواب) برہم ہر جگہ بھرپور ہے۔ اُسی میں مکت جیو بے روک ٹوک گیان (معرفت) اور آنند کے ساتھ پھرتا ہے۔

(۱۶) (سوال) مکت جیو کا کثیف جسم ہوتا ہے یا نہیں؟

مکتی میں جیو سُکھ کس طرح بھوگتا ہے۔

(جواب) نہیں۔

(سوال) پھر وہ سُکھ اور آنند کو کس طرح بھوگتا ہے؟

(جواب) حقانی ارادہ وغیرہ اُس کے طبعی اوصاف اور طاقتیں سب رہتی ہیں، مادی تعلق نہیں رہتا۔ جیسے

शृण्वन् श्रोत्रं भवति, स्पर्शयन्त्वग्भवति, पश्यन् चक्षुर्भव-

ख० ७ । मं० १ ॥

स वा एष एतेन दैवेन चक्षुषा मनसैतान् कामान् पश्यन् रमते ॥ य एते ब्रह्मलोके तं वा एतं देवा आत्मानमुपासते तस्मात्तेषाꣳ सर्वे च लोका आत्ताः सर्वे च कामाः स सर्वाꣳश्च लोकानाप्नोति सर्वाꣳश्च कामान्यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति ॥ छान्दो० प्र० ८ । ख० १२ । मं० ५ । ६ ॥

मघवन्मर्त्यं वा इदꣳ शरीरमात्तं मृत्युना तदस्याऽमृतस्याशरीरस्यात्मनोऽधिष्ठानमात्तो वै सशरीरः प्रियाप्रियाभ्यां न वै सशरीरस्य सतः प्रियाप्रिययोरपहतिरस्त्यशरीरं वाव सन्तं न प्रियाप्रिये स्पृशतः ॥ छान्दो० प्र० ८ ख० १२ । मं० १ ॥

جو پرماتما سب گناہوں سے، بڑھاپے، موت، غم، بھوک، پیاس سے الگ ہے سچی خواہش اور سچے ارادے والا ہے۔ اس کو کھوجنا اور اس کے جاننے کی خواہش کرنا چاہیئے۔ جس پرماتما کے تعلق سے مکت جیو سب لوکوں (نظام دنیا) اور تمام خواہشوں کو حاصل کرتا ہے۔ جو پرماتما کو جان کر موکش کے وسائل کا اور اپنے آپ کو پاک کرنے کا علم رکھتا ہے۔ سو ایسا نجات یافتہ جیو پاک اور روشن آنکھ اور پاکیزہ من سے خواہشوں کو دیکھتا اور حاصل کرتا ہوا مسرور پھرتا ہے۔ جو برہم لوک یعنی لائق دیدار پرمیشور میں قیام کر کے موکش کے سکھ کو بھوگتے ہیں اور پرماتما جو کہ سب کا خالق القلوب اور محیط ہے حصول نجات کے سرگرم عالم لوگ جو اس کی اپاسنا کرتے ہیں۔ انکو سب لوک (نظام دنیا) اور سب خواہشیں حاصل ہوتی ہیں۔ یعنی جو جو ارادہ میں آتا ہے وہ وہ عالم اور وہ وہ خواہش حاصل ہو جاتی ہے۔ اور وہ مکت جیو جسم کثیف کو چھوڑ کر جسم ارادی سے آکاش کے اندر پرمیشور میں پھرتے ہیں۔ کیونکہ جو جسم والے ہوتے ہیں وہ دنیوی دکھ سے بری نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اندر کو پرجاپتی نے کہا کہ اے برتر معزز صاحب دولت! مرنا اس کثیف جسم کا دھرم (خاصہ) ہے۔ اور جیسے شیر کے منہ میں بکری ہو ویسے یہ جسم موت کے منہ میں ہے۔ ایسا جسم اس لاموت اور غیر مجسم جیو آتما کے رہنے کا مقام ہے۔ اسی لئے یہ جیو سکھ اور دکھ میں

نہیں مانتے ۔

ویسے ہی

भावं जैमिनिर्विकल्पामननात् ॥ वेदान्त द० ४।४।११ ॥

جیمنی آچاریہ مکت پرش کے لطیف جسم ۔ حواس اور پران وغیرہ کا بھی بشمل من کے موجود رہنا مانتے ہیں نہ کہ معدوم ہو جاتا ۔

द्वादशाहवदुभयविधं बादरायणोऽतः ॥ वेदान्त द० ४।४।१२ ॥

ویاس منی مکتی میں موجودگی اور معدومیت دونوں کو مانتے ہیں یعنی مکتی کے اندر جیو پاک طاقتوں والا بنا رہتا ہے اور ناپاکیزگی ۔ گناہ اور وہ جہالت ۔ دکھ ۔ اگیان وغیرہ کا معدوم ہو جانا مانتے ہیں ۔

यदा पञ्चावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।
बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम् ॥ कठो० अ० २। व० ६। मं० १० ॥

(۱۹) یہ اُپنشد کا قول ہے ۔ جب پانچ گیان اندری (حواس خمسہ علمی) مع من کے جیو کے ساتھ پاکیزہ ہو کر رہتے ہیں اور عقل مستقیم الیقین ہوتی ہے ۔ اُس کو پرم گتی یعنی موکش کہتے ہیں ۔
یعنی حالت اعلیٰ

اُپنشدوں کی رائے کہ مکتی میں جیو پاکیزہ طاقتوں سے مشکل نجھ کر رہے اور پرمیشور میں رہتا ہے ۔

य आत्माऽपहतपाप्मा विजरो विमृत्युर्विशोकोऽविजिघत्सोऽपिपासः सत्यकामः सत्यसंकल्पः सोऽन्वेष्टव्यः स विजिज्ञासितव्यः सर्वांश्च लोकानाप्नोति सर्वांश्च कामान् यस्तमात्मानमनुविद्य विजानातीति । छान्दो० अ० ८ ।

ہم کو مکتی میں آنند بھگوا کر پھر زمین میں ماں باپ کے تعلق سے جنم دے کر ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے - وہی پرماتما مکتی کی آئین بندی کرنے والا اور سب کا مالک ہے ۔ جیسے اس وقت جیو بندھ اور مکت ہیں ویسے ہی ہمیشہ رہتے ہیں[1] - بندھ اور مکتی کا نہایت انقطاع ہرگز نہیں ہوتا یعنی بندھ اور مکتی ہمیشہ نہیں رہتے +

(۲۱) (سوال)

درشنوں میں جہاں دکھ کا اتینت بنا لکھا ہے اس سے مراد یہ نہیں کہ دکھ ہمیشہ کے لئے مٹ جاتا ہے +

तदत्यन्तविमोक्षोऽपवर्गः ।
दुःखजन्मप्रवृत्तिदोषमिथ्याज्ञानानामुत्तरोत्तरापाये तदनन्तरापायादपवर्गः । न्यायद० अ० १ । सू० २२ । २ ॥

جو دکھ کا اتینت (نہایت درجہ کا) انقطاع ہوتا ہے وہی مکتی کہلاتا ہے - کیونکہ جب علم باطل یعنی جہل - لالچ وغیرہ عیوب[2] - محسوسات پر دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان[3] جنم اور دکھ[4] دفع ہوں یعنی ان آخری آخری قباحتوں کے دور ہوتے ہوتے اولین اولیں (قباحتیں) زائل ہوں تب ہی مکتی ہوتی ہے جو ہمیشہ بنی رہتی ہے +

(جواب) یہ ضروری نہیں ہے کہ لفظ اتینت سے قطعی نہ ہونا ہی مراد ہو جیسا کہ جیسا کہا جائے کہ اس آدمی کو اتینت دکھ یا اتینت (نہایت) سکھ ہے یعنی نہایت درجہ کا دکھ اور سکھ اس آدمی کو ہے - تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ اس کو بہت (زیادہ) سکھ یا دکھ ہے پس یہاں بھی لفظ اتینت (نہایت) سے اسی طرح مطلب سمجھنا چاہیئے +

[1] یعنی جیسا کہ زمانہ کسی قدر جیو بندھ (مبتلاء بندش) اور کسی قدر مکت (مکتی یافتہ) ہیں اسی طرح ہمیشہ کسی قدر اس نوع پر اور کسی قدر اس نوع پر رہتے ہیں +

[2] مراد ایسی قبیح عادتوں سے ہے جن سے انسان مبتلا ہو کر ... جیسا کہ شراب خواری - قمار بازی وغیرہ

[3] مطابق الفاظ کی ترتیب کے جو سنسکرت میں درج ہے یہ نقص یا قباحتیں بہ الترتیب اس طرح ہیں کہ - جنم - پرورتی (محسوسات پر دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان) دوش (لالچ وغیرہ عیوب) متھیا گیان (علم باطل یعنی جہل) پس پر اس ترتیب کے آخری نقص یا قباحت متھیا گیان یعنی علم باطل جب کہ دور ہو جاتا ہے تب پہلا نقص لالچ وغیرہ عیوب اور پھر اس سے پہلا نقص دلدادگی اور عادات قبیحہ کا میلان زائل ہو جاتے ہیں اور انکے زائل ہو جانے پر جنم اور جنم کے دفع ہو جانے پر دکھ دور ہو جاتا ہے +

[4] یعنی ایسا نہیں ہوتا ہے جیسا کہ دنیاوی سکھ مدت العمر میں یکساں طور پر قائم نہیں رہتے ہیں بلکہ وہ سکھ کی حالت عالم مکتی کی تمام عظیم مدت میں ہمیشہ یکساں بنی رہتی ہے +

[5] یعنی اوپر جو کہا گیا ہے کہ دکھ کے اتینت انقطاع سے مکتی ہوتی ہے اس سے قطعی انقطاع مراد نہیں ہے

ہمیشہ مُکتی رہتا ہے۔ کیونکہ جسم والے جیو کے دُنیوی خوشی کا خاتمہ ضرور ہی ہوتا ہے۔
اور جو جسم سے بری مُکت جیو آتما برہم میں رہتا ہے اُس کو دُنیوی سُکھ دُکھ چھوتے
بھی نہیں اور وہ ہمیشہ آنند میں رہتا ہے ٭

(۲۰) (سوال) جو مُکتی پاکر پھر کبھی پیدا ہونے اور مرنے کے دُکھ میں آتے ہیں یا نہیں ٭

از روے وید کے مُکتی دائمی نہیں ہے بلکہ ایک خاص عرصہ کے واسطے ہوتی ہے

کیونکہ

नच पुनरावर्तते न च पुनरावर्तत इति । छान्दोग्य० ८। खं०
१५॥ अनावृत्तिः शब्दादनावृत्तिः शब्दात् ॥ वेदान्तद०अ०४।
पा० ४ सू० ३३ ॥
यद् गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम । भगवद्गी०

ان جیسی قولوں سے واضح ہوتا ہے کہ مُکتی وہی ہے جس سے علیحدہ ہو کر پھر دُنیا میں بھی نہیں آتا ٭

(جواب) یہ بات ٹھیک نہیں۔ کیونکہ وید میں اس بات کی تردید کی گئی ہے ٭

कस्य नूनं कतमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम ।
को नो मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥ १ ॥
अग्नेर्वयं प्रथमस्यामृतानां मनामहे चारु देवस्य नाम । स नो
मह्या अदितये पुनर्दात् पितरं च दृशेयं मातरं च ॥ २ ॥
ऋ० ॥ मं० १ । सू० २४ । मं० १ । २ ॥
इदानीमिव सर्वत्र नात्यन्तोच्छेदः ॥ ३ ॥ सांख्य० अ० १ । सू० १५९ ॥

(سوال) ہم لوگ کس کا نام پاک سمجھیں۔ کون غیر فانی اشیا کے درمیان جلوہ گر دیوتا ہمیشہ نور مطلق ہے اور ہم کو مُکتی کا سُکھ بھگوا کر پھر اس دُنیا میں جنم دیتا اور ماں باپ کا دیدار دکھاتا ہے ٭

(جواب) ہم اس منور بالذات۔ قدیم۔ واحد مُکت پرماتما کا نام پاک سمجھیں جو

(۴۹) (سوال) جس قدر جیو مکت ہوتے ہیں ایشور اُسی قدر نئے پیدا کر کے دنیا میں رکھ دیتا ہے اس لئے خاتمہ نہیں ہوتا +

آٹھویں دلیل اس امر کی کہ مکتی دوام کے لئے نہیں ہو سکتی +

(جواب) اگر ایسا ہو تو جیو غیر دائمی ہو جاویں۔ کیونکہ جس کی پیدائش ہوتی ہے اُس کی فنا ضرور ہوتی ہے اور ایسی صورت میں تمہارے اعتقاد کے رو سے مکتی پاکر بھی فنا ہو جاوینگے اور مکتی غیر دائمی ہو جائیگی۔ نیز مکتی کے مقام پر بہت سی بھیڑ بھاڑ[1] ہو جاویگی۔ کیونکہ آمد زیادہ اور نکاس کچھ بھی نہ ہونے کی وجہ سے وہاں افزونی کا کچھ وار پار نہیں رہیگا۔ اور دُکھ کے احساس کے بغیر سُکھ کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ جیسے کڑوا نہ ہو تو میٹھا کیا۔ اور میٹھا نہ ہو تو کڑوا کس کو کہیں۔ کیونکہ ایک ذائقہ کے خلاف دوسرے ذائقہ کے ہونے پر دونوں کی تمیز ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی آدمی میٹھا ہی میٹھا کھاتا پیتا ہے تو اُس کو ویسا سُکھ نہیں ہوتا جیسا کہ سب قسم کے ذائقوں کے بھوگنے والے کو ہوتا ہے۔ اور اگر ایشور انتہا والے اعمال کا لا انتہا نتیجہ دیوے تو اُس کا انصاف معدوم ہو جائے۔ پھر جس قدر بوجھ کوئی اُٹھا سکتا ہے اُسی قدر اُس پر رکھنا عقلمندوں کا کام ہے۔ جیسے ایک من بوجھ اُٹھا سکنے والے کے سر پر دس من رکھنے سے بوجھ رکھنے والے کی مذمت ہوا کرتی ہے۔ ویسے ہی ذرا سے علم اور ذرا سی طاقت والے جیو پر لا انتہا سُکھ کا بوجھ[2] رکھ دینا ایشور کے لئے ٹھیک نہیں۔ نیز اگر پرمیشور نئے جیو پیدا کرتا ہے تو جس مادہ سے پیدا ہوتے ہیں وہ ختم ہو جاویگا۔ کیونکہ چاہے کتنا ہی بڑا خزانہ ہو اُس میں اگر خرچ ہے اور آمد نہیں تو اُس کا کبھی نہ کبھی دیوالہ نکل ہی جاتا ہے۔ اس لئے یہی آئین صحیح ہے کہ مکتی میں جانا پھر وہاں سے واپس آنا ہی اچھا ہے۔ کیا تھوڑی قید کی نسبت عمر بھر کی قید یا پھانسی کو کوئی سزا یاب شخص اچھا سمجھتا ہے۔ اگر وہاں سے آنا نہ ہو تو عمر قید سے اتنا ہی فرق ہے کہ وہاں مزدوری نہیں کرنی پڑتی۔ اور برہم میں لَے (یعنی تحلیل) ہونا تو سمندر میں ڈوب مرنا ہے +

---

[1] بھیڑ بھاڑ ہجوم اور اژدہام کو کہتے ہیں +

[2] مکتی جب کہ جیو کی طاقت برداشت سے زیادہ ہو جائے اور وہ اُس کا متحمل نہ ہو سکے تو بیشک وہ مکتی اُس کے لئے ایک بار گراں بمنزلہ سزا و موت یا حبس دائمی کے ہو جائیگی +

(۴۲) (سوال) اگر جیو مکتی سے بھی لوٹ آتا ہے تو وہ کتنے عرصہ تک مکتی میں رہتا ہے؟

مکتی کی میعاد پرانت کال ہے

(جواب)

ते ब्रह्मलोकेषु परान्तकाले परामृताः परिमुच्यन्ति सर्वे ।
मुण्डक ३ । खं० २ । मं० ६ ॥

یہ منڈک اُپنشد کا قول ہے کہ وہ مکت جیو مکتی کو حاصل ہو کے برہم میں آنند کو تب تک (مہاکلپ کے عرصہ تک) بھوگتے ہیں اور پھر مہاکلپ کے پیچھے مکتی کے سکھ کو چھوڑ کر دنیا میں آتے ہیں۔ اس کی گنتی اس طرح ہے کہ تینتالیس لاکھ بیس ہزار برس کی ایک چترجگی۔ دو ہزار چترجگیوں کا ایک دن رات۔ ایسے تیس دن رات کا ایک مہینہ۔ ایسے بارہ مہینوں کا ایک برس۔ ایسے سو برسوں کا ایک پرانت[1] کال ہوتا ہے۔ اس کو حساب کے قاعدہ سے ٹھیک ٹھیک سمجھ لیجئے۔ اتنا عرصہ مکتی میں سکھ بھوگنے کا ہے۔

(۴۳) (سوال) ساری دنیا اور تمام مصنفوں کی یہی رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں (وہ مکتی ہے)[2]۔

جیو محدود طاقت والا ہونے کی وجہ سے لاانتہا زمانہ تک مکت نہیں رہ سکتا۔

(جواب) یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور وسائل محدود ہیں۔ پھر اُس کا نتیجہ لاانتہا کیسے ہو سکتا ہے۔ نیز لاانتہا آنند بھوگنے کی بے حد طاقت، عمل اور وسائل جیووں میں نہیں۔ اس لئے وہ لاانتہا سکھ نہیں بھوگ سکتے۔ (علیٰ[3] ہٰذا القیاس) جن کے وسائل غیر دائمی ہیں اُن کا نتیجہ دائمی کبھی نہیں ہو سکتا اور اگر مکتی سے لوٹ کر کوئی بھی جیو اس دنیا میں نہ آوے تو دنیا کا سلسلہ منقطع ہو جانا چاہیئے یعنی جیو ختم ہو جانے چاہئیں۔

[1] پرانت کال کا نام مہاکلپ بھی ہے۔ [2] الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے ایزاد کئے گئے ہیں۔ [3] یہ لفظ اردو بول چال کا محاورہ درست رکھنے کی غرض سے ایزاد ہوا ہے۔ مترجم

کرنا لازم ہے۔ کیونکہ پاپ کا پھل دکھ کا اور دھرم کا پھل سکھ کا اصل باعث ہے۔ نیک آدمیوں کی صحبت سے "وویک" یعنی سچ جھوٹ۔ دھرم ادھرم۔

(۲) مکتی کے سادھن جن میں سے اول سادھن وویک ہے۔

الف۔ سچ جھوٹ وغیرہ کا وویک یعنی امتیاز — کرتوی ناکرتوی کی تحقیق ضرور کریں اور جدا جدا جانیں۔

ب۔ جیو اور جسم کے پانچ کوشوں کا امتیاز — اور جسم یعنی جیو اور پانچ "کوشوں" (غلاف) کی تمیز کرنی چاہیئے۔

اول: "انّ مے" جو چمڑے سے لے ہڈی تک ارضیت کا مجموعہ ہے۔

دوم۔ پران مے۔ جس میں (پانچ پران شامل ہیں)۔

(۱) "پران" یعنی سانس جو باہر سے اندر جاتا ہے۔

(۲) "اپان" جو اندر سے باہر آتا ہے۔

(۳) "سمان" جو ناف میں ٹھیر کر تمام جسم میں رس (رطوبت) پہنچاتا ہے۔

(۴) "اُدان" جس سے حلق میں آیا ہوا کھانا پینا کھینچا جاتا ہے اور طاقت اور ہمت پیدا ہوتی ہے۔

(۵) "ویان" جس سے جیو تمام جسم میں حرکت فعلی وغیرہ کا عامل ہے۔

سوم۔ "منومے" جس میں من کے ساتھ اہنکار (انانیت) قوت گفتار، پاؤں۔ ہاتھ۔ مقعد۔ اور عضو تناسل۔ یہ پانچ کرم اندریاں (حواس فعلی) شامل ہیں۔

چہارم۔ "وگیان مے" جس میں "بدھی" (عقل) "چت" (حافظہ) اور کان۔ جلد۔ آنکھ۔ زبان اور ناک یہ پانچ گیان اندریاں (حواس علمی) ہیں جن سے جیو آگاہی وغیرہ کی کارروائی کرتا ہے۔

پنجم۔ "آنند مے کوش" جس میں محبت۔ خوشی۔ راحت قلیل۔ راحت کثیر۔ خوشدلی۔ اور سہارے کا سبب پرکرتی (لطیف سے لطیف حالت مادہ کی) بحالت علت کے شامل ہے۔ یہ پانچ کوش کہلاتے ہیں۔ انہیں سے جیو سب قسم کے فعل۔ اُپاسنا اور گیان وغیرہ کا روبار کرتا ہے۔

ج۔ تین اوستھاؤں کی امتیاز — تین اوستھا (حالتیں) ہیں۔

اول: "جاگرت" (بیداری)۔

؎ الفاظ مندرجہ خطوط وحدانی مطلب کو صاف کرنے کے لئے بڑھا دیئے گئے ہیں۔ مترجم

(۲۵) (سوال) جیسے پرمیشور نِتیہ مُکت اور مکمل سُکھی ہے ویسے ہی جیو بھی نِتیہ مُکت اور سُکھی رہے گا پھر تو کوئی نقص نہیں پیدا ہوگا۔

جیو پرمیشور کی مانند نِتیہ مُکت نہیں ہو سکتا۔

(جواب) پرمیشور اپنی ذات۔ طاقت۔ صفات۔ افعال اور طبیعت سے غیر متناہی ہے اس لئے وہ کبھی اودیا اور دُکھ کی قید میں نہیں گِر سکتا۔ جیو مُکتی پا کر گو کہ پاکیزہ الوجود ہو پھر بھی محدود علم والا اور محدود صفات۔ افعال اور طبیعت والا رہتا ہے پرمیشور کی مانند ہرگز نہیں ہو سکتا۔

(۲۶) (سوال) اگر اسی طرح ہے تو مُکتی بھی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند ہے۔ اس لئے کوشش کرنا فضول ہے۔

مُکتی کا دائمی نہ ہونا اُس کو فضول اور ناچیز نہیں ٹھیرا سکتا۔

(جواب) مُکتی پیدا ہونے اور مرنے کی مانند نہیں۔ کیونکہ جتنی مدت دنیا کی چھتیس ہزار بار پیدائش اور فنا کی ہے۔ اتنے عرصہ تک جیووں کا مُکتی کے آنند میں رہنا اور دُکھ کا نزدیک نہ آنا کیا چھوٹی بات ہے۔ پھر جب کہ آج کھاتے پیتے ہو۔ کل بھوک لگنے والی ہے۔ تو اُس کی تدبیر کیوں کرتے ہو جب بھوک۔ پیاس۔ ناچیز دولت۔ حکومت۔ عزت۔ عورت۔ اولاد وغیرہ کے لئے تدبیر کرنا ضروری ہے تو مُکتی کے لئے کیوں تدبیر نہ کی جاوے۔ جیسے مرنا لازمی ہونے پر بھی زندگی بسر کرنے کی تدبیر کی جاتی ہے۔ ویسے ہی مُکتی سے لوٹ کر جنم لینا ہے تو بھی اُس کے لئے تدبیر کرنا اہم ترین ہے[1]۔

(۲۷) (سوال) مُکتی کے کیا وسائل ہیں؟

مُکتی کی خاص تدابیر

(جواب) کچھ وسائل تو پیشتر لکھ چکے ہیں[2] مگر خاص تدابیر یہ ہیں۔

(۱) ادھرم کے کام چھوڑ دھرم کے کام اختیار کرنا۔

جو مُکتی چاہے وہ جیون مُکت بنے یعنی دروغ گوئی وغیرہ پاپ کے کام جن کا نتیجہ دُکھ ہے اُن کو چھوڑ کر سُکھ کا نتیجہ دینے والے راست گوئی وغیرہ دھرم کے کام کرے۔ جو شخص دُکھ سے چھوٹنا اور سُکھ پانا چاہے اُس کو ادھرم چھوڑ دھرم

[1] چونکہ پاپ اور ادھرم سے بچنا اور اُنکے نتائج دُکھوں سے چھوٹنا مُکتی کے لئے لازم ملزوم ہے (جیسا کہ تدابیر مُکتی میں ذکر ہے) اسواسطے شاہراہ مُکتی پر چلنا نہ صرف مقتضائے عقلمندی و دور اندیشی ہے بلکہ لازمہ انسانیت ہی ہے۔

[2] دیکھو سملاس نواں۔ حاشیہ نمبر ۱۴۔ مترجم

و - اچھے بُرے کاموں کے کرتے وقت جو خوشی اور خوف پیدا ہوتے ہیں وہ پرمیشور کی طرف سے ہیں -

جب حواس محسوسات سے ملتے ہیں اور من حواس کے ساتھ اور آتما من کے ساتھ ملکر پرانوں کو تحریک دیتا اور اچھے بُرے کاموں میں چلاتا ہے تب اُس کا رُخ باہر کی طرف ہو جاتا ہے اور اُسی وقت اندر سے خوشی - حوصلہ - بے خوفی - نمودار ہوتی ہے اور بُرے کاموں میں خوف - تامل اور شرم پیدا ہوتی ہے - وہ ضابطہ القلوب پرماتما کی ہدایت ہے - جو شخص اِس ہدایت کے مطابق عمل کرتا ہے وہی نجات سے ظہور پذیر سکھوں کو حاصل کرتا ہے - اور جو خلاف عمل کرتا ہے وہ بندھن سے پیدا ہوئے دُکھ کو بھوگتا ہے *

دوسرا سادھن ویراگ ہے - جس کو دراصل وویک یا عمل ہی کہنا چاہئیے

دوسرا سادھن ویراگ - (ترک) وویک (تمیز) ہے جو حقانیت و غیرحقانیت کو جان لیا ہے اُس میں سے حقانیت کے رویّہ کو اختیار کرنا اور غیر حقانیت کے چلن کو ترک کرنا ویراگ کہلاتا ہے - اور مٹی سے لے کر پرمیشور تک چیزوں کے صفات - فعل اور عادات سے واقف ہو کر اُس (پرمیشور) کے حکموں کو بجا لانا - اور اُس کی اُپاسنا میں ثابت قدم رہنا - اُس کے خلاف نہ چلنا - اور کائنات سے فیض لینا وویک کہلاتا ہے [1]

تیسرا سادھن شٹ سمپتی ہے شم - دم - اُپرتی - تتکشا - شردھا - سمادھان ہے -

بعد ازاں تیسرا سادھن "شٹ سمپتی" یعنی چھ قسم کے کام کرنا -

اول "شم" جس سے اپنے آتما اور انتہکرن کو ادھرم کے (حواس باطنی) چال چلن سے ہٹا کر دھرم کے رویّہ میں ہمیشہ مشغول رکھنا -

دوم "دم" یعنی کان وغیرہ حواس اور جسم کو شہوت پرستی وغیرہ بُرے کاموں سے ہٹا کر ضبط حواس وغیرہ نیک کاموں میں مشغول رکھنا *

سوم "اُپرتی" یعنی بداعمال لوگوں سے ہمیشہ دور رہنا *

---

[1] اصلی کتاب میں بجائے لفظ ویراگ کے لفظ وویک چھپا ہوا ہے اور یہ ظاہرا اطباع یا کتابت کا سہو ہے کیونکہ باعتبار تعریف ویراگ کے یہاں لفظ ویراگ چاہئیے نہ کہ وویک اسلئے ترجمہ میں بصورت لفظ ویراگ رکھا گیا۔

[2] یعنی وویک یا تمیز کی عملی حالت جہاں تک کہ حقانیت کو اختیار کرنے اور غیر حقانیت کو چھوڑنے سے تعلق رکھتی ہے وہاں تک وہ ترک یا ویراگ کہلا سکتی ہے باقی دیگر صورتہائے متعلقہ علم و عمل میں وہ وویک یا تمیز کہلاتی ہے یا یوں کہو کہ وویک اور ویراگ کا مطلب ایک ہی ہے یعنی وویک حصول تمیز کو کہتے ہیں اور وویک کے مطابق عمل کرنا ویراگ ہے * مترجم

دوم۔ سُوپن (خواب بینی)

سوم۔ سُشُپتی (گہری نیند) کی اوستھا کہلاتی ہے +

د۔ تین جسموں کا امتیاز تین "شریر" (جسم) ہیں۔ اول "ستھول" (کثیف) جو یہ نظر آرہا ہے +

دوم۔ سُوکشم شریر (جسم) لطیف کہلاتا ہے جو پانچ پران[1]۔ پانچ گیان اندریہ (حواس باطنی)، پانچ "سوکشم بھوت" (عناصر لطیف) من اور بدھی (عقل) ان سترہ چیزوں کا مجموعہ ہے۔ یہ لطیف جسم پیدا ہونے اور مرنے وغیرہ کی حالت میں بھی جیو کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کی دو تفریق ہیں ایک "بھوتک" (عنصری) جو لطیف عناصر کے اجزا سے بنا ہے۔ دوسرا "سوابھاوک" (طبعی) جو جیو کے اوصاف جبلی ہیں۔ یہ دوسرا اور بھوتک شریر (جسم لطیف عنصری) مکتی میں بھی رہتا ہے۔ اور اس سے جیو مکتی میں سکھ بھوگتا ہے۔

سوم۔ "کارن" جس میں سُشُپتی یعنی گہری نیند ہوتی ہے۔ وہ بوجہ اس کے کہ بصورت پرکرتی ہوتا ہے سب جگہ پھیلا اور سب جیووں کے لئے ایک ہے +

چہارم۔ "تُریہ شریر" (حالت چہارم) وہ کہلاتا ہے جس سے کہ جیو سمادھی (مراقبہ) کے ساتھ پرماتما کی ذات عین راحت میں محو ہوتے ہیں۔ اسی سمادھی کے تاثرات سے وجود پذیر جسم کی ہمت مکتی میں بھی عمدگی سے معاون رہتی ہے +

ہ۔ جیو کوشوں، اوستھاؤں اور جسموں سے علیحدہ ہے وہی فاعل اور سُکھ دُکھ کو بھوگنے والا ہے۔

ان تمام کوشوں (غلافوں) اور اوستھاؤں (حالتوں) سے جیو علیحدہ ہے۔ چنانچہ یہ سب کو معلوم ہے کہ جیو اوستھاؤں سے جدا ہے کیونکہ جب موت واقع ہوتی ہے تو سب یہی کہتے ہیں کہ "جیو نکل گیا"۔ یہی جیو سب کو تحریک دینے والا۔ سب کو قائم رکھنے والا۔ ساکشی۔ فاعل اور بھوگنے والا (دکھ سکھ کا پانے والا) کہلاتا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ جیو فاعل اور بھوگنے والا نہیں سمجھو کہ وہ "اگیانی" اور اوویکی (امتیاز سے بے بہرہ) ہے۔ کیونکہ جیو کے سوا جس قدر یہ تمام جڑ چیزیں ہیں۔ انکو سُکھ دُکھ کا بھوگ (استعمال) ہے اور نہ پاپ پُن کرنے کی طاقت بھی ہوسکتی ہے۔ ہاں اُن کے تعلق سے جیو پاپ پُن کا کرنے والا اور سُکھ دُکھ کا بھوگنے والا ہے +

---

[1] پانچ قسم کی طاقتوں سے مراد ہے جن پر زندگی کا انحصار ہے + مترجم

سُننے کے بعد۔

دوم۔ منن یعنی گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر سُنے ہوئے پر غور کرنا جس بات میں شک ہو پھر پوچھنا۔ اور سُننے کے وقت بھی اگر بولنے والا اور سُننے والا مناسب سمجھیں تو پوچھنا اور سوال و جواب (دفع شک) کرنا۔

سوم۔ "ندی دھیاسن" جب سُننے اور سوچنے سے شک رفع ہو جاویں تب مراقبہ میں بیٹھ کر اُس بات پر نظر ڈالنا اور سمجھنا کہ جیسا سُنا تھا اور سوچا تھا وہ ویسا ہی ہے یا نہیں۔ یعنی دھیان یوگ (عالم مراقبہ کے خیالات) سے دیکھنا۔

چہارم "ساکشات کار" یعنی جیسے کسی چیز کی ماہیت صفت اور خاصیت ہے اُس کو ویسا ہی ٹھیک ٹھیک جان لینا۔

یہ "شروَن چتشٹیہ" کہلاتا ہے۔

ہمیشہ "تموگن" یعنی غصہ۔ گندہ پن۔ کاہلی غفلت وغیرہ سے اور "رجوگن" یعنی حسد۔ دشمنی۔ منافقت۔ غرور۔ پریشان خاطری وغیرہ عیبوں سے الگ ہو کر "ستو" (ستوگن) یعنی قرار یافتہ طبیعت۔ پاکیزگی۔ علم۔ تمیز وغیرہ صفات کو اختیار کرے۔

(۵) تموگن اور رجوگن سے الگ ہو کر ستوگن کو اختیار کرنا۔

(۱) "میتری" یعنی سُکھی آدمیوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ۔

(۲) "کرونا" دُکھی آدمیوں پر رحم۔

(۳) "مُدتا" نیکوکار لوگوں سے شادمان ہونا۔

(۶) میتری وغیرہ چار قسم کی معاملہ (برتاؤ) کو اپنا شعار بنانا۔

(۴) "اُپیکشا" بُرے آدمیوں سے نہ محبت رکھنا نہ عداوت اپنا شعار بنا کے ہر روز کم از کم دو گھنٹے تک دھیان طالب نجات ضرور کیا کرے

(۷) روزمرہ کم از کم دو گھنٹے دھیان کرنا۔

تاکہ اندرونی چیزیں من وغیرہ صاف طور پر مشاہدہ میں آویں۔ دیکھو! ہم لوگ[۱] "چیتن سروپ" ہیں اور اسی وجہ سے جسم آنکھ اور من کے شاہد ہیں۔ کیونکہ جب من پر قرار بے قرار خوش یا

[۱] اصل عبارت میں بجائے لفظ "ہم لوگ" کے لفظ "اپنے" درج ہے لفظ "اپنے" سوامی جی کی بول چال میں اکثر بجائے لفظ "ہم لوگ" کے مستعمل ہوا ہے ناظرین ثبوت کے لئے آریہ بھوشیہ کے پرتھم بھاگ میں پیراگراف نمبر ۲۲ کو دیکھ لیویں نظر برین ترجمہ میں مطابق اُردو محاورہ کے لفظ "ہم لوگ" درج کیا گیا ہے۔ مترجم

چہارم "تِتِکشا" یعنی چاہے مذمت اور تعریف - نقصان اور نفع کتنا ہی کیوں نہ ہو مگر خوشی اور غم کو چھوڑ کر مکتی کی عملی کاروائیوں میں ہمیشہ لگے رہنا ٭

پنجم "شردھا" یعنی وید وغیرہ سچے شاستروں پر نیز ایسے لوگوں کے اقوال پر جو ان (سچے شاستروں) کی آگاہی سے پُر ہیں۔ صالح، عالم اور سچ کی نصیحت کرنے والے ہیں اعتقاد رکھنا ٭

ششم "سمادھان" یعنی چِت (طبیعت) کو یکسو رکھنا ٭

یہ چھ مل کر تیسرا سادھن کہلاتا ہے ٭

چوتھا سادھن مُمکشتو ہونا۔

چوتھا "مُمکشتو" ہونا - یعنی جس طرح بھوک اور پیاس کے ستائے ہوئے کو خوراک اور پانی کے سوا دوسری کوئی چیز بھی اچھی نہیں لگتی اُسی طرح مکتی کے عمل اور مکتی کے سوا کسی دوسری چیز میں دل بستگی نہ ہونا ٭

یہ چار سادھن ہیں - اور چار "انوبندھ" (لوازمات) ہیں - یعنی

(۳) چار سادھنوں کے ساتھ چار انوبندھ بھی لازم و ملزوم ہیں ٭

ان سادھنوں[1] کے بعد یہ عمل لازمی ہیں ٭ اُن کی تفصیل -

(اول) "ادھکاری" جو شخص ان چار (مذکورالصدر) سادھنوں میں مصروف ہوتا ہے وہی مکتی کا ادھکاری ہوتا ہے ٭

(دوم) "سمبندھ" برہم کے ملنے یعنی مکتی کے بیان کو اور اس کے مبیّن وید وغیرہ شاستروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر مطلب کو پہنچنا ٭

(سوم) "وشئے" تمام شاستروں کے بیان کا وشئے (مدعا) برہم ہے۔ اُسکو حاصل ہونے کا وشئے رکھنے والا وِشئی کے نام سے نامزد ہے ٭

(چہارم) "پرَیوجن" سب دکھوں کا مٹ جانا اور پرم آنند کو پاکر مکتی کے سکھ کا ہونا ٭

یہ چار "انوبندھ" کہلاتے ہیں -

بعد ازاں "شرون چتشٹیہ" (چار قسم کا شروَن) ہے

(۴) علم آتما کی چار منزلیں

اول "شروَن" جب کوئی عالم اُپدیش کرے تو طبیعت کے سکون کے ساتھ توجہ سے سننا - خصوصاً "برہم ودیا" (علم الٰہی) کے سننے میں نہایت ہی توجہ دینی چاہیئے - کیونکہ یہ تمام علوم سے دقیق تر علم ہے -

[1] مذکورالصدر چار سادھنوں کے ذریعے ادھکاری بننا سب سے پہلا انوبندھ ہے ٭ مترجم

سے فرحت کا استحصال ہوتا ہے۔ اسی طرح مسلمان ساتویں آسمان کو۔ وام مارگی شری پور کو۔ شیوی کیلاش کو۔ ویشنوی بیکنٹھ کو اور گوکلیے گوسائیں "گولوک" وغیرہ میں بہشت پر اچھی اچھی عورات۔ خورونوش۔ پوشش مکان وغیرہ کے ملنے سے آنند میں رہنے کو مکتی مانتے ہیں۔ پورانک لوگ "سالوک" یعنی ایشور کے مقام میں بود و باش۔ "سانج" یعنی ایشور کے ساتھ چھوٹے بھائی کی طرح بسراوقات کرنا۔ "سارُوپ" یعنی جیسی شکل معبود دیوتا کی ہے ویسا بنجانا "سامیپ" یعنی مثل خادم ایشور کے نزدیک رہنا۔ "سایُج" یعنی ایشور سے متواصل ہو جانا۔ یہ چار قسم کی مکتی مانتے ہیں۔ ویدانتی لوگ برہم میں سے (تحلیل) ہو جانے کو مکتی سمجھتے ہیں +

(جواب) جینیوں کے بارھویں۔ عیسائیوں کے تیرھویں اور مسلمانوں کے چودھویں سملاس میں مکتی وغیرہ کے مضامین بالخصوص لکھے جاوینگے۔ وام مارگی جو شری پور میں جاکر لکشمی جیسی عورات۔ شراب و گوشت وغیرہ خورونوش اور راگ رنگ کے بھوگنے کو مانتے ہیں وہ یہاں سے کچھ فوقیت نہیں رکھتا +

اسی طرح مہادیو اور وشنو کے ہم شکل لوگوں کا جو پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتوں کو پاکر آنند بھوگنا ہے اُس کی نسبت اس دنیا کے دولتمند اور راجاؤں سے صرف اتنی بات زیادہ لکھی ہے کہ وہاں بیماری نہ ہوگی اور ہمیشہ جوانی کی حالت بنی رہے گی۔ الاّ یہ اُن کا لغو مقولہ ہے۔ کیونکہ جہاں بھوگ وہاں روگ۔ اور جہاں روگ ہو وہاں بڑھاپا بھی لازمی ہے۔ نیز پورانکوں سے پوچھنا چاہئیے کہ جیسی تمہاری مکتی چار قسم کی ہے ویسی تو چیونٹیوں۔ کیڑوں۔ پتنگوں[3] اور حیوانوں وغیرہ کو بھی خود بخود میسر ہے۔

---

۱ یہاں پر دسے شمار پورانک لوگوں کی مکتی کی قسمیں پانچ ہو جاتی ہیں چار تو غالباً اسوقت درج ہوئی ہیں لیکن پورانک لوگ نیز سانج اور سایُج مکتی کے بارہ میں اختلاف ہے بعض سانج کو تسلیم نہیں کرتے اور بعض سایُج کو نہیں مانتے اسواسطے دونوں طرح مکتی کے اقسام چار ہی قائم کرتے ہیں +

۲ سارُوپ یعنی معبود دیوتا کے ہم شکل ہونے کی صورت میں جو مکتی ہے اُسکی مناسبت سے مہادیو اور وشنو کی ہم شکل اختیار کرنے اور پاربتی اور لکشمی کی مانند عورتیں حاصل کرنے کی نسبت مصنف نے لکھا ہے لفظ باستثناء اُس کے۔

۳ پتنگ کو فارسی میں پروانہ کہتے ہیں جو چراغ کو دیکھکر اسپر آگرتا ہے۔ علاوہ اسکے موسم برسات کے اکثر پردار کیڑوں کو پتنگ کہا جاسکتا ہے + مترجم

رنجیدہ ہوتا ہے اُس کو جیؤں کا تیوں دیکھتے ہیں۔ اِسی طرح حواس اور بیان وغیرہ سے باخبر ہیں۔ سابقہ دید کے یادآور ہیں اور ایک وقت میں انیک چیزوں کے جاننے والے ہیں وارندہ اور کشش کنندہ اور سب سے علیحدہ ہیں۔ اگر علیحدہ نہ ہوتے تو فاعل خود مختار۔ ان (مذکورالصدر چیزوں) کو تحریک دینے والے اور زیر فرمان رکھنے والے نہ ہو سکتے ٭

अविद्याऽस्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः पञ्च क्लेशाः। योगशास्त्रे पादे २। सू० ३॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

[اودیا۔ اسمتا۔ راگ ۔ دویش۔ ابھی نویش پانچ کلیش ہیں]

(۵) پانچ کلیشوں کو دور کرنا چاہیئے۔

ان میں سے اودیا کی ماہیت بیان کر چکے ہیں۔ عقل جو علیحدہ وجود رکھتی ہے اُس کو آتما سے جدا نہ سمجھنا "اسمتا"[1] ہے۔ سکھ سے محبت رکھنا "راگ" اور دُکھ سے نفرت "دویش" ہے۔ اور سب متنفسوں کو جو یہ خواہش رہتی ہے کہ میں ہمیشہ جسم میں مقیم رہوں۔ مروں نہیں۔ یہ موت کے دُکھ کا خوف "ابھی نویش" کہلاتا ہے۔ ان پانچ کلیشوں کو بذریعہ یوگ ابھیاس (یوگ کی مزاولت) اور وگیان (معرفت) کے دور کر کے اور برہم کو تاثر ہو کے مکتی کے لطف آنند کو بھوگنا چاہیئے ٭

(۲۸) (سوال) جیسے مکتی آپ مانتے ہیں اور کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو!

دیگر مختلف مذاہب کے خیالات مکتی کے بارے میں کس قسم کے ہیں اور اُنکی تردید ٭

جینی لوگ "موکش شلا" یعنی شیوپور میں چپ چاپ بیٹھے رہنے کو، عیسائی چوتھے آسمان کو جس میں شادی۔ لڑائی۔ باجے گاجے۔ لباس وغیرہ پہننے

[1] اصل کتاب میں بجائے لفظ "اسمتا" کے "ابھی نویش" درج ہے چونکہ بلحاظ سلسلہ مضمون یہاں لفظ "اسمتا" چاہیئے۔ اور یہاں تعریف بھی "اسمتا" ہی کی ہے جیسا کہ ابھی نویش کی تعریف آئندہ درج ہے اسلئے ترجمہ میں اصل لفظ اسمتا درج کیا گیا ٭ مترجم

(۳۰) (سوال) جنم ایک ہے یا بہت سے۔

> غور دربارۂ تناسخ

(جواب) بہت سے

(۳۱) (سوال) اگر بہت ہیں تو پچھلے جنم اور موت کی باتیں کیوں یاد نہیں۔

> چونکہ علم وغیرہ کی نہایت محدود طاقتوں میں پچھلے جنموں کی باتیں یاد رکھنے کی قابلیت نہیں ہے

(جواب) جیو محدود العلم ہے۔ سہ زمانہ کو مشاہدہ میں لانے والا نہیں۔ اس لئے یاد نہیں رہتا۔ اور جس من کے ذریعہ علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ایک وقت میں دو علم حاصل نہیں کر سکتا[1]۔ بھلا پچھلے جنم کی بات تو دور رہنے دیجئے۔ اس جسم میں جب جیو حمل میں تھا جہاں جسم تیار ہوا اور پھر متولد ہوا۔ نیز پانچ سال کی عمر سے پہلے جو جو باتیں ہوئی ہیں اُن کو کیوں یاد نہیں کر سکتا۔ علاوہ بریں بحالت بیداری یا خواب بہت سا کاروبار بدیہی طور پر کر کے سشُپتی[2] یعنی گہری نیند کی حالت میں اُس عالم بیداری وغیرہ کے کاروبار کو یاد کیوں نہیں کر سکتا۔ اور تم سے کوئی پوچھے کہ بارہ برس سے پہلے تیرہویں برس کے پانچویں مہینے کے نویں دن دس بجے پر پہلے منٹ میں تم نے کیا کیا تھا۔ تمہارا منہ ہاتھ۔ کان۔ آنکھ۔ جسم کس طرف اور کس قسم کا تھا۔ اور من میں کیا سوچ تھی۔ جب اس جسم میں یہ حال ہے تو پچھلے جنم کے یاد رہنے کے متعلق شکوک پیدا کرنا محض لڑکپن کی بات ہے +

> پچھلے جنموں کی باتیں یاد نہ رہنا جیو کے سُکھ کا باعث بھی ہے۔

(۳۲) بلکہ یاد نہ رہنے کی وجہ جیو سُکھی ہے نہیں تو سارے جنموں کے دکھوں کو دیکھ دیکھ کر دکھی ہو کر مر جاتا۔ نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا کیونکہ جیو کا علم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے۔ نہ کہ جیو کی +

(۳۳) (سوال) جب جیو کو پچھلے حال کا علم نہیں اور ایشور اُس کو سزا دیتا ہے تو جیو کی شدھ معاد نہیں ہو سکتا کیونکہ جب اُس کو علم ہو کہ ہم نے فلاں کام کیا تھا۔ اُس کا یہ نتیجہ ہے تب ہی وہ پاپ کے

> چونکہ گیان یا علم آٹھ قسم کا ہوتا ہے اس لئے انسان پچھلے حال سے بالکل بے خبر کسی صورت سے نہیں ہے +

[1] یعنی انسان کا من اس جنم کی کیفیتوں میں بہ تن محو و مستغرق ہو جانے پر پچھلے جنم کی باتوں کو یاد نہیں رکھ سکتا ۔

[2] یاد کرنے سے تمام دکھ سکھ پیچ نگاہ کے سامنے آ جاتے ہیں اسلئے یاد ایک قسم کا مشاہدہ ہے مترجم

کیونکہ جس قدر مقام ہیں وہ سب ایشور کے ہیں۔ اُنہیں میں سب جیو رہتے ہیں اسلئے
"سالوکیہ" مکتی بلا محنت خود بہ خود حاصل ہے ⁺
"سامیپیہ" ایشور کے سب جگہ محیط ہونے کی وجہ سے سب اُس کے نزدیک ہیں
اس لئے سامیپیہ مکتی بھی خود بہ خود حاصل ہے ⁺
"سانجیہ" ایشور سے جیو بہرحال چھوٹا ہے اور بوجہ چیتن ہونے کے خود بہ خود
بہ مثل برشتہ ہے۔ اس لئے "سانجیہ" مکتی بھی بلا کوشش کے حاصل ہے۔
اور تمام جیو محیط کُل پرماتما کے احاطہ میں ہونے کے باعث سے اُس سے ملے ہوئے
ہیں اس لئے سایُجیہ مکتی بھی خود بخود حاصل ہے ⁺
پھر دیگر عوام ناستک لوگ جو مرنے پر عناصر کی آمیزش عناصر میں ہو جانے کو
اعلےٰ مکتی مانتے ہیں وہ کُتے اور گدھے وغیرہ کو بھی حاصل ہے ⁺

(۳۹) یہ مکتیاں نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کی قیود ہیں کیونکہ یہ لوگ

> مذکورۂ بالا مکتیاں نہیں بلکہ ایک قسم کے قیود ہیں۔

شِو پور۔ موکش شلا۔ چوتھے آسمان۔ ساتویں آسمان۔ شری پور۔ کیلاش۔ ویکنٹھ۔ گولوک کو ایک جگہ پر مقام کی قسم سے مانتے ہیں۔ چنانچہ اگر وہ اُن مقاموں سے الگ ہو جاویں۔ تو مکتی جاتی رہتی ہے۔ نظربند جیسے کوئی بارہ پتھر کے اندر نظر بند ہو ویسے یہ لوگ مقید ہوں گے مکتی تو یہی ہے کہ جہاں چاہیں وہاں آئیں جائیں۔ کہیں اٹکیں نہیں[1] وہاں نہ خوف ہے نہ شک اور نہ دُکھ ہوتا ہے۔
جنم ہونے کو اُتپتی (پیدائش دُنیا) اور مرنے کو پرلے (فناءِ دُنیا) کہا گیا ہے۔
اِس لئے وقت پر جنم لیتے ہیں[2]

---

[1] کیونکہ ایشور سب جگہ محیط ہے۔

[2] احاطہ میں ہونے سے مراد یہ ہے کہ پرماتما ہر ایک چیز کے اندر باہر محیط ہے۔

[3] نئے ویدانتی جو برہم کے ساتھ ملنے کو مکتی مانتے ہیں اُنکی نسبت پیشتر ذکر آچکا ہے کہ وہ ایک قسم کی معدومیت ہے نہ کہ مکتی اور آئندہ بھی اسی سملاس میں سوال وجواب متعلقہ تناسخ کے بعد ذکر آیا ہے۔

[4] چونکہ مکتی یافتہ لوگوں کے جنم پر مخالفین کو تامل و اعتراض ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے اسلئے جتلایا گیا ہے کہ دُنیا کا سلسلہ جنم لینے اور مرنے پر ہی منحصر ہے چنانچہ اُتپتی اور پرلے بمعنی جنم اور مرن ہی کا نام ہے۔ اس واسطے وقت پر مکتی یافتہ جیو بھی جنم لیتے ہیں۔ اور یہ پیشتر جتلایا جاچکا ہے کہ جیو اپنے حقیر ترین علم اور طاقت کی وجہ سے لا انتہا عرصہ تک مکتی کا بھوگ نہیں کر سکتا ⁺ مترجم

(جواب) چونکہ پرماتما انصاف چاہتا اور انصاف کرتا ہے اور بے انصافی کبھی عمل میں نہیں لاتا اسی وجہ سے وہ قابل پرستش اور بڑا ہے۔ جو انصاف کے خلاف کرے وہ ایشور ہی نہیں۔ اور جیسے مالی بلا وجہ معقول راستے میں یا بے موقع درخت لگانے سے۔ نہ قابل قطع کو قطع کرنے سے۔ نہ بڑھانے کے لائق کو بڑھانے سے۔ بڑھانے کے لائق کو نہ بڑھانے سے قابل اعتراض ہوتا ہے اُسی طرح بلا موجب کاروائی سے ایشور کو عیب لگتا ہے۔ پرمیشور پر انصاف سے کام کرنا لازم آتا ہے کیونکہ وہ طبعاً پاک اور منصف ہے۔ اگر دیوانہ وار کام کرے تو دنیا کے اچھے افسران عدالت سے بھی فروتر ہونے پر بے توقیر ہو جاوے۔ کیا اس دنیا میں لیاقت کی عمدہ کارگذاریوں کے بغیر عزت دینے والا اور بد اعمالی کے بغیر سزا دینے والا قابل عزت اور بے وقعت نہیں ہوتا؟ لہٰذا بے حالات ایشور بے انصافی نہیں کرتا اور اسی لئے وہ کسی سے نہیں ڈرتا ٭

(۳۵) (سوال) پرماتما نے پہلے ہی سے جس قدر دینا تجویز کیا ہے اُسی قدر دیتا ہے اور جتنا کام کرتا ہے اتنا ہی کرتا ہے ٭

مسئلہ قضا و قدر پر وچار

(جواب) اس کی تجویز جیووں کے اعمال کے مطابق ہوتی ہے نہ کہ کسی اور طرح اگر کسی اور طرح ہو تو وہ باخطا اور بے انصاف ہو جاوے ٭

(۳۶) (سوال) بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی سکھ دکھ ہے۔ بڑوں کو بڑی تشویش اور چھوٹوں کو چھوٹی۔ مثلاً کسی ساہوکار کا مقدمہ ایک لاکھ روپیہ کا عدالت میں ہو تو وہ اپنے گھر سے پالکی میں بیٹھ کر گرمی کے وقت کچہری جاتا ہے۔ اس کو بازار میں سے گذرتا دیکھ کر نادان لوگ کہتے ہیں کہ پُن پاپ کا پھل دیکھو! ایک پالکی میں آنند کے ساتھ بیٹھا ہے اور دوسرے بغیر جوتا پہنے اوپر نیچے تپش سے جل رہے ہیں اور پالکی کو اٹھائے لئے جاتے ہیں۔ مگر عقلمند لوگ دیکھ کر اسباب کا خیال کرتے ہیں کہ جوں جوں کچہری نزدیک آتی جاتی ہے ساہوکار کے دل میں بڑا غم ہوتا ہے اور اندیشہ بڑھتا جاتا ہے۔ اور کہاروں کو خوشی ہوتی جاتی ہے۔ جب کچہری پہنچتے ہیں تب سیٹھ جی ادھر ادھر جانے کا فکر کرتے ہیں کہ وکیل کے پاس جاؤں یا سررشتہ دار کے پاس۔ آج ہاروں گا یا جیتوں گا۔ نہ جانے کیا ہوگا۔ اور کہار لوگ تماکو پیتے آپس میں بات چیت کرتے ہوئے خوش خوش آرام سے سو جاتے ہیں۔ سیٹھ جی اگر جیت جائیں

یہ نادانوں کی سمجھ ہے کہ بڑے چھوٹوں کو یکساں ہی سکھ دکھ ہے۔

کاموں سے سکھ پا سکیگا ۔

(جواب) تم علم کتنے قسم کا مانتے ہو ؟

(سوال) "پرتیکش" وغیرہ پرمانوں (ثبوت بدیہی وغیرہ) کے لحاظ سے آٹھ قسم کا۔[۱]

(جواب) تو پھر تم جنم سے لے کر وقت وقت میں حکومت ۔ دولت ۔ عقل ۔ علم ۔ افلاس ۔ بے عقلی جہالت ۔ اور سکھ دکھ دنیا میں دیکھ کر پچھلے جنم سے استدلال آگاہی کس طرح نہیں کرتے ؟ اگر ایک طبیب اور ایک غیر طبیب کو کوئی بیماری ہو تو اُس کی تشخیص کا علم طبیب کو ہو جاتا ہے اور ناواقف نہیں جان سکتا کیونکہ ایک نے علم طب پڑھا ہے اور دوسرے نے نہیں پڑھا ۔ مگر طب سے ناواقف بھی بخار وغیرہ بیماریوں کے ہونے سے اتنا جان سکتا ہے کہ مجھ سے کوئی بد پرہیزی ہو گئی ہے جس سے مجھ کو یہ بیماری ہوئی ہے ۔ اسی طرح دنیا میں گوناگوں سکھ دکھ وغیرہ کے گھٹاؤ بڑھاؤ کو دیکھ کر پچھلے جنم کا انومان (قیاس) کس طرح نہیں کر لیتے ؟ ۔ اور اگر پچھلے جنم کو نہ مانو گے تو یہ پرمیشور طرفداری کرنے والا ٹھہر جاتا ہے ۔ کیونکہ پاپ کے بغیر افلاس وغیرہ دکھ اور پچھلے کمائے ہوئے پُن کے بغیر حکومت ۔ دولت مندی اور عقل[۲] اُس کو کیوں دی ۔ پس پچھلے جنم کے پاپ اور پُن کے مطابق دکھ سکھ دینے سے پرمیشور ٹھیک ٹھیک منصف رہتا ہے ۔

(۴۴) (سوال) ایک جنم ہونے سے بھی پرمیشور منصف ہو سکتا ہے ۔ جیسے سب سے بڑا راجا جو کرے وہی انصاف ہے ۔ جیسے مالی اپنے باغ میں چھوٹے اور بڑے درخت لگاتا ہے ۔ کسی کو کاٹتا اکھاڑتا اور کسی کو حفاظت سے بڑھاتا ہے ۔ مالک اپنی چیز کو جس طرح چاہے رکھے ۔ اُس (ایشور) کے اوپر کوئی بھی دوسرا انصاف کرنے والا نہیں ہے جو اُس کو سزا دے سکے ۔ یا ایشور کسی سے ڈرے ۔

> ایشور کی عظمت و برتری کسی ظلم یا مستبدانہ زور طاقت یا زبردستی یا اس طرح کے اوٹ پٹانگ خیالات کی آزمائش نہیں کہ میں جو چاہوں سو کر سکتا ہوں بلکہ صرف اپنے منصفانہ سلوک سے ہی وہ قابل تعظیم و قابل ادب ہے ۔

---

۱ آٹھ قسم کے علم کی تفصیل تیسرے سملاس میں مفصل طور پر بیان ہو چکی ہے ۔

۲ اصل کتاب میں اس جگہ پر لفظ ابدھی (بے عقلی) کا درج ہے جو باعتبار طرز بیان کے چھاپہ یا کتابت کا سہو پایا جاتا ہے اس واسطے بجائے بے عقلی کے لفظ عقل درج کیا گیا ۔

چاہے گا نرک میں بھیج دے گا۔ ایشور تمام جیو ادھرم میں مشغول ہو جائیں گے۔ وہ دھرم کو کس طرح عمل میں لائیں گے دھرم کا نتیجہ ملنے میں شک ہے۔ پرمیشور کے اختیار میں ہے جس طرح اُس کی مرضی ہوگی کرے گا۔ اس طرح سے پاپ کے کاموں میں خوف نہ ہونے کی وجہ سے دنیا میں پاپ کی ترقی اور دھرم کا زوال ہوگا ٭

اندریں صورت پچھلے جنم کے پُن پاپ کے مطابق موجودہ جنم ہے اور موجودہ اور گذشتہ جنم کے اعمال کے مطابق آئندہ جنم ہوگا ٭

جیو سب یکساں ہیں اُن میں فرق صرف نیکی بدی کی تاثیر سے ہے

(۳۸) (سوال) انسان اور دیگر حیوان وغیرہ کے جسم میں جیو یکساں ہیں یا جُدا جُدا قسم کے ٭

(جواب) جیو یکساں ہیں۔ مگر پاپ اور پُن کی تاثیر سے ناپاک اور پاک ہوتے ہیں ٭

جیو حیوانی انسانی جونوں میں اور تمام مذکر و مؤنث قالبوں میں جنم پا سکتا ہے ٭

(۳۹) (سوال) انسان کا جیو قالب حیوانات وغیرہ میں اور حیوان وغیرہ کا انسان کے جسم میں اور عورت کا جیو مرد کے قالب میں اور مرد کا عورت کے جسم میں جاتا آتا ہے یا نہیں ٭

(جواب) ہاں جاتا آتا ہے۔ کیونکہ جب پاپ بڑھ جاتا ہے اور پُن کم ہوتا ہے تو انسان کا جیو حیوان وغیرہ نیچے درجہ کا جسم پاتا ہے۔ اور جب دھرم زیادہ اور ادھرم کم ہوتا ہے تو دیو یعنی عالموں کا جسم ملتا ہے۔ جب پُن پاپ برابر ہوتا ہے تو معمولی انسانی جنم ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ پُن پاپ کے اعلیٰ متوسط اور ادنےٰ ہونے کی وجہ سے انسان وغیرہ بھی اعلیٰ۔ متوسط اور ادنےٰ جسم وغیرہ سامان سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ اور جب زیادہ پاپ کا نتیجہ حیوان وغیرہ کے جسم میں بھگت لیتا ہے تب پاپ پُن کے برابر رہ جانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں آتا ہے۔ اور پُن کا ثمرہ پا کر پھر بھی متوسط درجہ کے انسانی جسم میں آتا ہے ٭

جنم مرن کسے کہتے ہیں۔ جیو جسم سے نکلنے پر کہاں رہتا ہے اور پھر کس طرح جنم لیتا ہے۔

(۴۰) جیو جب جسم سے نکلتا ہے تو جیو کی موت کہی جاتی ہے۔ اور جسم کے ساتھ ملنے کا نام جنم ہوتا ہے۔ جب جسم چھوڑتا ہے تب "یمالیہ" یعنی خلاء میں ٹھہری ہوئی ہوا کے اندر رہتا ہے۔ کیونکہ وید میں لکھا ہے ٭

تو کچھ تسکین ہوتی ہے ۔ ورنہ رجھا دے تو گویا دکھ کے سمندر میں ڈوب گئے ۔ اور کہار جیسے کے تیسے رہتے ہیں ۔ اسی طرح جب راجا خوش تھا اور ملائم بچھونے پر سوتا ہے تو بھی اس کو جلدی نیند نہیں آتی ۔ اور مزدور کو کنکر پتھر مٹی اور اونچی نیچی جگہ پر بھی فی الفور نیند آجاتی ہے ۔ بس سب جگہ یہی حال سمجھو ۔

(جواب) یہ ناوانوں کی سمجھ ہے ۔ اگر کسی ساہوکار سے کہیں کہ تو کہار بن جا ۔ اور کہار سے کہیں کہ تو ساہوکار بن جا تو ساہوکار کبھی کہار بننا نہیں چاہتے اور کہار ساہوکار بننا چاہتے ہیں ۔ اگر سکھ دکھ برابر ہوتا تو اپنی اپنی حالت چھوڑ کر دونو نیچا یا اونچا بننا نہ چاہتے ۔

دیکھو ایک جیو عالم ۔ نیک نہاد صاحب حشمت راجا کی رانی کے حمل میں جا گزیں ہوتا ہے ۔ اور دوسرا نہایت مفلس گھسیارن کے حمل میں آتا ہے ۔ ایک کو وقت حمل سے برابر سکھ اور دوسرے کو ہر طرح سے دکھ ملتا ہے ۔ ایک جب پیدا ہوتا ہے تو عمدہ خوشبودار پانی وغیرہ سے نہلایا جاتا ہے ۔ نال باقاعدہ کاٹی جاتی ہے ۔ دودھ پلانے وغیرہ کا انتظام بطریق مناسب ہوتا ہے ۔ جب وہ دودھ پینا چاہتا ہے تو مصری وغیرہ کی آمیزش کے ساتھ حسب خواہش میسر آتا ہے ۔ اس کو خوش رکھنے کے لئے نوکر چاکر ۔ کھلونے ۔ سواری موجود ہوتے ہیں ۔ اور لاڈ سے عمدہ جگہوں میں آرام پاتا ہے ۔ دوسرے کا جنم جنگل میں ہوتا ہے ۔ نہلانے کے واسطے پانی تک حاصل نہیں ہوتا ۔ جب دودھ پینا چاہتا ہے تو دودھ کے بدلے گھونسے اور طمانچے وغیرہ سے پیٹا جاتا ہے ۔ نہایت ہی دردناک آواز سے روتا ہے اور کوئی نہیں پوچھتا ۔ الغرض بغیر پن اور پاپ کے سکھ دکھ ہونے سے پرمیشور پر اعتراض آتا ہے ۔

([illegible]) علاوہ ازیں اگر اعمال کے بغیر سکھ دکھ ملتے[1] ہیں تو آگے نرک (دوزخ) ۔ سورگ (بہشت) بھی نہیں ہونے چاہئیں[2] ۔ کیونکہ جس طرح اس وقت پرمیشور نے اعمال کے بغیر سکھ دکھ دیا ہے اسی طرح مرنے کے بعد بھی جس کو چاہے گا "سورگ" میں اور جس کو

اگر سکھ دکھ ملنے میں اعمال باعث نہ ہوں تو کوئی اعمال نیک نہ کرے کیونکہ ناحق کی سر دردی سے کیا حاصل ۔

[1] یعنی اس زندگی کے دکھ سکھ کا سبب پچھلے اعمال ہیں ۔

[2] یعنی یہ لازم نہیں آنا چاہئے کہ فلاں قسم کے اعمال سے دوزخ اور فلاں قسم کے اعمال سے بہشت نصیب ہوگا ۔ مترجم

(۴۳) (سوال) مکتی کے اندر جیو پرمیشور میں مل جاتا ہے یا جُدا رہتا ہے؟

جیو مکتی کے اندر پرمیشور میں مل نہیں جاتا۔

(جواب) جُدا رہتا ہے۔ کیونکہ اگر مل جاوے تو مکتی کا سُکھ کون بھوگے اور مکتی کی جتنی تدبیریں ہیں وہ سب بے فائدہ جائیں۔ وہ مکتی تو نہیں بلکہ جیو کی معدومیت سمجھنی چاہیئے۔ جو جیو پرمیشور کے حکموں کو بجا لاتا ہے۔ نیک اعمال۔ نیک صحبت۔ یوگ ابھیاس (یوگ کی مزاولت) مذکورۂ بالا سب تدبیریں کرتا ہے وہی مکتی پاتا ہے

सत्यं ज्ञानमनन्तं ब्रह्म यो वेद निहितं गुहायां परमे व्योमन्।
सोऽश्नुते सर्वान् कामान् सह ब्रह्मणा विपश्चितेति॥ तैत्तिरी०।
आनन्दवल्ली। अनु० १॥

جو جیو آتما اپنی عقل اور آتما کے اندر ہستِ مطلق۔ عینِ علم غیر متناہی عینِ راحت پرماتما کو جانتا ہے۔ وہ اُس محیطِ کُل برہم میں مستقیم ہو کر اُس بے انتہا علم والے برہم کے ساتھ سب مرادوں کو حاصل کرتا ہے۔ یعنی جس جس آنند کی خواہش کرتا ہے اُس اُس کو پاتا ہے۔ یہی مکتی کہلاتی ہے [تیتری اُپنشد]

(۴۴) (سوال) جیسے جسم کے بغیر دنیوی سُکھ نہیں بھوگ سکتا ویسے مکتی میں جسم کے بغیر آنند کس طرح بھوگ سکے گا؟

جیو مکتی میں بغیر کثیف جسم کے سُکھ کس طرح پاتا ہے۔

(جواب) اس کا جواب شانتی پہلے دے چکے ہیں۔ اتنا اور سُنیئے۔ جس طرح دنیوی سُکھ جسم کے سہارے سے بھوگتا ہے اُسی طرح پرمیشور کے سہارے جیو آتما مکتی کے آنند کو پاتا ہے۔ وہ مکت جیو غیر متناہی محیطِ کُل برہم کے اندر اپنی خوشی کے موافق گھومتا ہے۔ پاک علم سے تمام کائنات کو دیکھتا ہے۔ دوسرے

لہ لفظ آنند سے دُنیا کی گندہ حرص کی مراد نہیں سمجھنی چاہیئے کیونکہ وہ آنند اُسی قسم کا ہوگا جس کی خواہش مکتی یافتہ بعض روح کے لئے ممکن ہے مثلاً کارخانۂ قدرت کے رموز کی خاص واقفیت بعض خاص النفس مکتی یافتہ روحوں کی ملاقات کسی برتر عالم کی سیر علیٰ ہٰذا القیاس وہ باتیں جو کہ ہم گرفتاران لہو و لعب دنیاوی کے خیال میں آنی محال ہیں۔ مترجم

यमैक वायुना

یعنی "دیم" نام ہوا کا ہے۔ مگر یہاں ان کا بناوٹی "دیم" نہیں۔ اس کی خاص تردید اور تائید (بحث) گیارھویں سملاس میں درج ہوگی۔ اس کے بعد "دھرم راج" یعنی پرمیشور اس جیو کے پاپ پن کے مطابق جنم دیتا ہے۔ وہ ہوا۔ اناج۔ پانی خواہ جسم کے مساموں کے ذریعہ سے دوسرے کے جسم میں ایشور کی تحریک سے داخل ہوتا ہے۔ بعد داخل ہونے کے بہ سلسلہ وار منی میں جا کر حمل میں قائم ہو کر جسم اختیار کر کے باہر آتا ہے۔ اگر اعمال عورت کے جسم حاصل کرنے کے لائق ہوں تو عورت کے جسم میں اور اگر مرد کے جسم حاصل کرنے کے اعمال ہوں تو مرد کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اور حمل ٹھیرنے کے وقت عورت اور مرد کے جسم میں بوقت ہم بستری حیض اور منی کے برابر ہونے کی وجہ سے مخنث پیدا ہوتا ہے ٭

(۱۴) اس طرح قسم قسم کے جنم اور موت میں جیو اس وقت تک پڑا رہتا ہے جب تک نیک اعمال اُپاسنا اور گیان کے ذریعہ مکتی نہیں پاتا۔ کیونکہ نیک اعمال سے انسانوں میں اعلیٰ جنم ملتا ہے اور مکتی میں زمانہ "مہا کلپ" تک جنم لینے اور مرنے کے دکھوں سے آزاد رہ کر آنند میں بسر کرتا ہے ٭

جب تک مکتی نہ ہو جیو بار بار پیدا ہوتا اور مرتا رہتا ہے۔

(۱۵) (سوال) مکتی ایک جنم میں ہوتی ہے یا کئی جنموں میں

(جواب) کئی جنموں میں کیونکہ

مکتی کئی جنموں میں ہوتی ہے

भिद्यते हृदयग्रन्थिश्छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ।
क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥
मुण्डक २ । खं० २ । मं० ८ ॥

جب اس جیو کے ہردے (دل) سے "اودیا" اور اگیان کی گرہ کٹ جاتی ہے۔ تمام شک رفع ہو جاتے ہیں۔ اور اعمال بد چھوٹ جاتے ہیں تب اس پرماتما میں جو ہمارے آتما کے اندر اور باہر محیط ہو رہا ہے قیام کرتا ہے [منڈک اُپ نشد] ٭

मानसं मनसैवायमुपभुङ्क्ते शुभाऽशुभम् ।
वाचा वाचा कृतं कर्म कायेनैव च कायिकम् ॥ १ ॥
शरीरजैः कर्मदोषैर्याति स्थावरतां नरः ।
वाचिकैः पक्षिमृगतां मानसैरन्त्यजातिताम् ॥ २ ॥
यो यदैषां गुणो देहे साकल्येनातिरिच्यते ।
स तदा तद्गुणप्रायं तं करोति शरीरिणम् ॥ ३ ॥
सत्त्वं ज्ञानं तमोऽज्ञानं रागद्वेषौ रजः स्मृतम् ।
एतद् व्याप्तिमदेतेषां सर्वभूताश्रितं वपुः ॥ ४ ॥
तत्र यत्प्रीतिसंयुक्तं किञ्चिदात्मनि लक्षयेत् ।
प्रशान्तमिव शुद्धाभं सत्त्वं तदुपधारयेत् ॥ ५ ॥
यत्तु दुःखसमायुक्तमप्रीतिकरमात्मनः ।
तद्रजोऽप्रतिपं विद्यात्सततं हारि देहिनाम् ॥ ६ ॥
यत्तु स्यान्मोहसंयुक्तमव्यक्तं विषयात्मकम् ।
अप्रतर्क्यमविज्ञेयं तमस्तदुपधारयेत् ॥ ७ ॥
त्रयाणामपि चैतेषां गुणानां यः फलोदयः ।
अग्र्यो मध्यो जघन्यश्च तं प्रवक्ष्याम्यशेषतः ॥ ८ ॥
वेदाभ्यासस्तपो ज्ञानं शौचमिन्द्रियनिग्रहः ।
धर्मक्रियात्मचिन्ता च सात्त्विकं गुणलक्षणम् ॥ ९ ॥
आरम्भरुचिताऽधैर्यमसत्कार्यपरिग्रहः ।
विषयोपसेवा चाजस्रं राजसं गुणलक्षणम् ॥ १० ॥
लोभः स्वप्नोऽधृतिः क्रौर्यं नास्तिक्यं भिन्नवृत्तिता ।
याचिष्णुता प्रमादश्च तामसं गुणलक्षणम् ॥ ११ ॥

مُکتی پائے ہوؤں کے ساتھ ملتا ہے ۔ علم پیدائش کو ترتیب وار دیکھتا ہوا تمام مختلف دنیاؤں میں یعنی جتنی یہ دُنیائیں نظر آتی ہیں اور نظر نہیں آتیں اُن سب میں گھومتا ہے ۔ وہ تمام اشیاء کو جو اُس کے علم کے آگے آتی ہیں دیکھتا ہے ۔ جس قدر گیان بڑھتا ہے اُس کو اتنا ہی زیادہ آنند ہوتا ہے ۔ مُکتی میں جیو آتما مَل لوث ہونے کی وجہ سے پُورا گیانی ہوتا ہے اور تمام اشیاء کو جو اُس کے قریب ہوتی ہیں بخوبی معلوم کرتا ہے ۔ یہی غیر معمولی سُکھ "سورگ" اور محسوسات کی خواہش میں پھنس کر خاص دُکھ بھوگنا نرک کہلاتا ہے ۔

(۴۵) ([स्वः]) "سو" سُکھ کو کہتے ہیں اور

سورگ اور نرک یعنی دوزخ و بہشت کیا ہیں

स्वः सुखं गच्छति यस्मिन् स स्वर्गः
ततोविपरीतो दुःखं भोगो नरक इति

لفظی ترجمہ

[جس میں سُکھ حاصل ہو وہ سُورگ ہے ۔ اِس کے خلاف دُکھ پانا نرک کہلاتا ہے ۔ مترجم]

دنیوی سُکھ معمولی سورگ ہے اور پرمیشور کے ملنے سے جو آنند ہوتا ہے وہی غیر معمولی سُورگ کہلاتا ہے ۔ تمام جیو طبعاً سُکھ ملنے کی خواہش کرتے ہیں اور نرک سے دور رہنا چاہتے ہیں مگر جب تک دھرم پر نہیں چلتے اور پاپ نہیں چھوڑتے تب تک اُن کو سُکھ کا ملنا ۔ اور اُن کے دُکھ کا چھوٹنا ناممکن ہے ۔ کیونکہ جس چیز کی علت یعنی جڑ ہوتی ہے وہ کبھی معدوم نہیں ہو سکتی ۔

جس طرح جڑ کے کٹ جانے سے درخت کا خاتمہ ہو جاتا ہے اُسی طرح پاپ کے چھوڑنے سے دُکھ دور ہوتا ہے ۔

(۴۶) دیکھو منوسمرتی میں پاپ اور پُن کی بہت قسم کی گتی (انجام) درج ہیں ۔

سنو کے مطابق اعمال کی تاثیرات اور نتائج جو ستوگن رجوگن اور تموگن سے متعلق ہیں ۔

چاہیئے - پرکرتی (مادہ) بلکہ یہ تینوں گُن دُنیا کی تمام چیزوں میں محیط ہوکر رہتے ہیں (منو ۱۲-۲۶)

ستوگُن کا نشان

اس کی تمیز اس طرح کرنی چاہیئے کہ جب آتما میں بشاشت ہو دل شاد ہو اور اعلےٰ پرقرار طبع کی طرح پاک جلوہ پایا جائے تب سمجھنا چاہیئے کہ ستوگُن غالب ہے اور رجوگُن اور تموگُن دبے ہوئے ہیں (منو ۱۲-۲۷)

رجوگُن کی علامت

جب آتما اور من دُکھی اور بشاشت سے خالی ہوئے پر محسوسات میں اِدھر اُدھر بھٹکیں تب سمجھنا چاہیئے کہ رجوگُن غالب ہے اور ستوگُن اور تموگُن مغلوب ہیں - (منو ۱۲-۲۸)

تموگُن کی پہچان

جب آتما اور من موہ میں ہوں یعنی دُنیوی چیزوں میں وہ پھنسے ہوئے ہوں - اور جب کہ اُن میں تمیز کچھ نہ رہے - محسوسات میں مبتلا حجّت و دلیل سے معرا ہو اور کسی بات کو جاننے کے لائق نہ ہو تب یقین جاننا چاہیئے کہ اس وقت مجھ میں تموگُن غالب اور ستوگُن اور رجوگُن مغلوب ہیں (منو ۱۲-۲۹)

ستوگُن کے نشانات

اب ان تینوں گُنوں کے اعلےٰ متوسط اور ادنےٰ نتائج کے ظہور کو مفصل بیان کرتے ہیں (منو ۱۲-۳۰)

ویدوں کا مطالعہ - دھرم پر قائم ہونا - گیان کو بڑھانا پاکیزگی کی خواہش حواس کا ضبط - دھرم کے کام - اور آتما کا دھیان - یہی علامات ستوگُن کی ہیں - (منو ۱۲-۳۱)

رجوگُن کا ظہور

جب رجوگُن نمودار ہوتا ہے اور ستوگُن اور تموگُن مخفی ہوئے ہوتے ہیں تب شروع میں شوق ترک استقلال - ناراست کارروائیوں کے اختیار کرنے میں اور نفس پرستی میں رغبت ہوا کرتی ہے - ایسی حالت میں سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگُن خصوصیت سے جلوہ گر ہے (منو ۱۲-۳۲)

تموگُن کا زور

جب تموگُن کا ظہور اور باقی دونو کا اختفا ہو تب نہایت درجہ کا لالچ جو سب پاپوں کی جڑ ہے بڑھتا ہے - غایت درجہ کی سستی اور نیند (نمودار ہو جاتی ہے) استقلال جاتا رہتا ہے - بدمزاجی پیدا ہوتی ہے - اور ناستکپن (آجاتا ہے) یعنی وید اور ایشور پر میلان نہیں رہتا - انتہ کرن میں تلوّن طبع کی ترقی ہوتی ہے - طبیعت میں یکسوئی

यत्कर्म कृत्वा कुर्वंश्च करिष्यंश्चैव लज्जति ।
तज्ज्ञेयं विदुषा सर्वं तामसं गुणलक्षणम् ॥ १२ ॥
येनास्मिन्कर्मणा लोके ख्यातिमिच्छति पुष्कलाम् ।
न च शोचत्यसम्पत्तौ तद्विज्ञेयं तु राजसम् ॥ १३ ॥
यत्सर्वेणेच्छति ज्ञातुं यन्न लज्जति चाचरन् ।
येन तुष्यति चात्मास्य तत्सत्त्वगुणलक्षणम् ॥ १४ ॥
तमसो लक्षणं कामो रजसस्त्वर्थ उच्यते ।
सत्त्वस्य लक्षणं धर्मः श्रैष्ठ्यमेषां यथोत्तरम् ॥ १५ ॥
मनु० अ० १२ ॥ श्लो० ८ । ९ । २५–३३ । ३५–३८ ॥

اعمال اور اُنکی تاثیر یا اُنکا نتیجہ

یعنی انسان اپنی اعلےٰ۔ متوسط اور ادنےٰ قسم کی خصائل کو جان کر عمدہ خصلتوں کو اختیار کرے متوسط اور ادنےٰ قسم کو چھوڑ دیوے۔ اور یہ بھی یقین سمجھے کہ یہ جیو جس نیک یا بد کام کو من سے کرتا ہے اُس کو من سے۔ زبان سے کئے ہوئے کو زبان سے۔ اور جسم سے کئے ہوئے کو جسم سے پاتا ہے یعنی سکھ دکھ کو بھوگتا ہے (منو ۱۲۔ ۸) ۔

جو شخص بدن یعنی جسم سے چوری۔ دوسرے کی عورت سے مباشرت نیک آدمیوں کی ہلاکت وغیرہ بد کام کرتا ہے اُس کا جنم درخت وغیرہ غیر متحرک قالبوں میں ہوتا ہے۔ زبان سے کئے ہوئے پاپوں کے عوض پرند اور مرگ (جنگلی چوپایہ) وغیرہ کا قالب۔ اور من سے کئے ہوئے پاپوں کے بدلے چنڈال وغیرہ کا جسم ملتا ہے (منو ۱۲۔ ۹) ۔

جیووں کے جسم میں جو صفت سب سے زیادہ ہوتی ہے وہ صفت جیو کو اپنی مانند بنا دیتی ہے (منو ۱۲۔ ۲۵) ۔

ستوگن رجوگن تموگن کی علامت

جب آتما میں گیان ہو تب ستوگن۔ جب اگیان ہو تب تموگن۔ اور جب آتما رغبت اور نفرت میں لگے تب رجوگن جاننا

चारणाश्च सुपर्णाश्च पुरुषाश्चैव दाम्भिकाः ।
रक्षांसि च पिशाचाश्च तामसीषूत्तमा गतिः ॥ ४ ॥
झल्ला मल्ला नटाश्चैव पुरुषाः शस्त्रवृत्तयः ।
द्यूतपानप्रसक्ताश्च जघन्या राजसी गतिः ॥ ५ ॥
राजानः क्षत्रियाश्चैव राज्ञां चैव पुरोहिताः ।
वादयुद्धप्रधानाश्च मध्यमा राजसी गतिः ॥ ६ ॥
गन्धर्वा गुह्यका यक्षा विबुधानुचराश्च ये ।
तथैवाप्सरसः सर्वा राजसीषूत्तमा गतिः ॥ ७ ॥
तापसा यतयो विप्रा ये च वैमानिका गणाः ।
नक्षत्राणि च दैत्याश्च प्रथमा सात्त्विकी गतिः ॥ ८ ॥
यज्वान ऋषयो देवा वेदा ज्योतींषि वत्सराः ।
पितरश्चैव साध्याश्च द्वितीया सात्त्विकी गतिः ॥ ९ ॥
ब्रह्मा विश्वसृजो धर्मो महानव्यक्तमेव च ।
उत्तमां सात्त्विकीमेतां गतिमाहुर्मनीषिणः ॥ १० ॥
इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन धर्मस्यासेवनेन च ।
पापान्संयान्ति संसारानविद्वांसो नराधमाः ॥ ११ ॥
मनु० अ० १२ । श्लो० ४० । ४२ —५० । ५२ ॥

(۵۱) جو انسان ستوگن والے ہیں وہ دیوتا یعنی عالموں کا درجہ حاصل کرتے ہیں وہ متوسط درجہ کے انسانوں کی گتی اور جو تموگن والے ہیں وہ نیچ گتی (فرو ترین درجہ)

منو کے مطابق ہر سہ گنوں کا پھل یا نتیجہ۔

نہیں رہتی۔ اور کئی عیبوں میں پھنس جاتا ہے۔ ایسی ایسی صورتوں میں عالم آدمی کو علامت تموگن کی سمجھنی چاہیئے۔ (منو ۱۲-۳۴)

غلبۂ تموگن کی پہچان۔

نیز جس فعل کے عمل میں آنے کے بعد۔ یا اُس کے کرتے ہوئے یا بجز اُس کی خواہش کے اپنی آتما کو شرم تامل اور خوف معلوم ہو تب (یعنی اُس فعل کے وقت) سمجھو کہ مجھ میں بہت بڑھا ہوا تموگن ہے (منو ۱۲-۳۵) +

غلبۂ رجوگن

اور جب جیو آتما کسی کام کے کرنے سے بڑی ناموری چاہتا ہے مفلس ہونے پر بھی نقالوں اور بھاٹ وغیرہ کو انعام دینا نہیں چھوڑتا۔ تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں رجوگن زور پر ہے (منو ۱۲-۳۶)

غلبۂ ستوگن

اور جب انسان کی آتما سب سے سیکھنے کی خواہش کرے۔ خوبیاں حاصل کرتی چلی جاوے۔ اچھے کاموں میں شرم نہ کرے۔ اور جس کام سے آتما خوش ہو یعنی دھرم ہی کے چلن میں رغبت رہے۔ تب سمجھنا چاہیئے کہ مجھ میں ستوگن غالب ہے۔ (منو ۱۲-۳۷) +

ہر سہ گنوں کی عام اور مختصر علامات

تموگن کی علامت نفسانیت۔ رجوگن کی پہچان دنیوی سامان کے جمع کرنے کی خواہش۔ اور ستوگن کی علامت دھرم کی پابندی کرنا ہے۔ لیکن تموگن سے رجوگن اور رجوگن سے ستوگن اچھا ہے (منو ۱۲-۳۸)

اب جس جس گن سے جیو آتما جس جس گتی یعنی درجہ کو پاتا ہے اُس کو آگے لکھتے ہیں +

देवत्वं सात्त्विका यान्ति मनुष्यत्वञ्च राजसाः ।
तिर्यक्त्वं तामसा नित्यमित्येषा त्रिविधा गतिः ॥१॥
स्थावराः कृमिकीटाश्च मत्स्याः सर्पाश्च कच्छपाः ।
पशवश्च मृगाश्चैव जघन्या तामसी गतिः ॥ २॥
हस्तिनश्च तुरङ्गाश्च शूद्रा म्लेच्छाश्च गर्हिताः ।
सिंहा व्याघ्रा वराहाश्च मध्यमा तामसी गतिः ॥३॥

وقت کے علم کے واقف - حافظ اور گیانی (عارف) ہوتے ہیں - اور سادھنا یعنی چت کی خدمت سدّھی (کامیابی) کے لئے ضروری ہوتی ہے - ایسے اُستادوں کا جنم پاتے ہیں - (منو ۱۲ - ۴۹) +

جو اعلےٰ درجہ کے ستوگنی ہو کر عمدہ ترین کام کرتے ہیں وہ برہما یعنی سب ویدوں کو جاننے والے - "وشوسترج" یعنی علم قانون قدرت کو جان کر قسم قسم کے ومان (غبارہ) وغیرہ سواریاں بنانے والے - دھارمک اور سب سے اعلےٰ عقل والے ہوتے ہیں - اور "اویکت" (یعنی لطیف ترین مادہ) کو شکل میں لانے اور پرکرتی (یعنی علت مادی) پر قابو پانے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں (منو ۱۲ - ۵۰) +

جو حواس کے تابع ہو کر نفس پرست اور دھرم کو چھوڑ کر ادھرم کو کام میں لانے والے جاہل ہیں وہ انسانوں میں نیچ اور بُرے بُرے دُکھ کے جنم پاتے ہیں (منو ۱۲ - ۵۱) +

اس طرح جو انسان ستوگن - رجوگن - اور تموگن کے غلبہ سے جس جس قسم کا کام کرتا ہے اُس کو اُسی قسم کا نتیجہ ملتا ہے +

(۴۸) جو مکت ہونے میں سرگرم ہیں وہ "گن آتیت" ہو کر یعنی ان سب تینوں گنوں کی تاثیرات میں نہ پھنسنے کے ذریعہ سے مہا یوگی ہو کر مکتی کی تدبیر کریں +

مکتی کے لئے مہا یوگی ہو کر پرمیشور سے ملاپ ہونا اور پرکرتی سے خالص تعلق حاصل کرنا مطلوب ہے

چنانچہ لکھا ہے +

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः ॥ १ ॥ पा० १ । २ ॥

तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् ॥ २ ॥ पा० १ । ३ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

(۴۹) [چت کی برتیوں (حرکتوں) کا نرودھ (روکنا) یوگ ہے +

تب اپدیشور کے سروپ ذات میں قیام ہوتا ہے] +

چت کو روکنا اور اُس کے نتائج

یہ یوگ شاستر مصنفہ پتنجلی منی کے سوتر ہیں - انسان رجوگن اور تموگن کے کاموں سے من کو روکے اور خالص ستوگن کے کاموں سے بھی من کو روک کر خالص ستوگنی ہو - پھر اُس کو نرودھ کر کے (روک کر) ایکاگر (یکسو طبیعت) ہو یعنی ایک پرماتما اور

پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۰) ٭

جو نہایت درجہ کے تموگنی ہیں وہ غیر متحرک درخت وغیرہ کیڑے مکوڑوں کا مچھلی۔ سانپ۔ کچھوے۔ مویشی اور مرگ (جنگلی چوپایہ) کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۲) ٭

جو متوسط درجہ کے تموگنی ہیں وہ ہاتھی۔ گھوڑا۔ شودر۔ ملیچھ۔ اور قابل مذمت کام کرنے والے شیر چیتے۔ اور خوک یعنی سور کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۳) ٭

جو افضل (نیک نہاد) تموگنی ہیں وہ مدح خواں یعنی جو کبت۔ دوہا وغیرہ بنا کر لوگوں کی تعریف کرتے ہیں۔ خوب صورت پرند۔ ریاکار آدمی یعنی اپنے مطلب کے لئے خود ستائی کرنے والے۔ راکشس یعنی موذی آدمی۔ اور پشاچ یعنی بدچلن لوگ ہوتے ہیں جو شراب وغیرہ کی عادت اختیار کرتے ہیں اور غلیظ رہتے ہیں۔ یہ افضل تموگنی اعمال کا ثمرہ ہے۔ (منو ۱۲-۴۴)

جو نیچ رجوگنی ہیں وہ جھلا یعنی تلوار وغیرہ سے ہلاک کرنے والے یا کدال وغیرہ سے کھودنے والے۔ ملاح یعنی کشتی وغیرہ کو چلانے والے۔ نٹ جو بانس وغیرہ پر چڑھنے۔ اترنے اور کودنے کے کرتب کرتے ہیں۔ ہتھیار بند ملازم۔ اور شراب خوری کی عادت وغیرہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایسے ایسے جنم پانا نیچ رجوگن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (منو ۱۲-۴۵) ٭

جو متوسط درجہ کے رجوگنی ہوتے ہیں وہ راجہ کشتری ورنتھ (یعنی اہل سیف کے زمرہ میں سے) راجاؤں کے پروہت۔ بحث اور مقدمہ بازی کرنے والے۔ سفیر۔ وکیل۔ بیرسٹر۔ محکمہ جنگی کے افسر کا جنم پاتے ہیں (منو ۱۲-۴۶) ٭

جو نیک نہاد رجوگنی ہیں وہ گندھرب یعنی گانے والے۔ گوہیک یعنی باجہ بجانے والے۔ یکش یعنی دولت مند۔ عالموں کے خدمت گار۔ اور اپسرا یعنی خوبصورت عورت کا جنم پاتے ہیں۔ (منو ۱۲-۴۷) ٭

جو تپ کرنے والے جتی۔ سنیاسی۔ وید پاٹھی ودوان (گھبارہ) چلانے والے۔ علم ہیئت کے عالم اور حکیم یعنی جسم کو سلامت رکھنے والے ہوتے ہیں۔ اُن کو ابتدائی درجہ کے ستوگنی اعمال کا نتیجہ سمجھو۔ (منو ۱۲-۴۸) ٭

جو متوسط درجہ کے ستوگن کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ جگیہ کرنے والے۔ وید کے معنی کو جاننے والے۔ عالم۔ وید کے علم اور بجلی وغیرہ کے علم اور

دسویں سملاس کا آغاز

اب آچار اناچار (نیک و بد چلن) اور بھکشیہ ابھکشیہ (کھانے نہ کھانے کی چیزوں) کا مضمون بیان کریں گے۔

آچار اناچار کی تعریف

۱۔ اب جو دھرم کے کاموں کا عمل - نیک طبیعت - بھلے لوگوں کی صحبت - سچے علم کے حصول کی رغبت وغیرہ کو "آچار" (نیک چلنی) اور اس کے برعکس "اناچار" (بدچلنی) کہلاتی ہے ان کو لکھتے ہیں۔

(۲) **منو کے مطابق آچار اناچار کی تشریح**

विद्वद्भिः सेवितः सद्भिर्नित्यमद्वेषरागिभिः ।
हृदयेनाभ्यनुज्ञातो यो धर्मस्तन्निबोधत ॥ १ ॥
कामात्मता न प्रशस्ता न चैवेहास्त्यकामता ।
काम्यो हि वेदाधिगमः कर्मयोगश्च वैदिकः ॥ २ ॥
सङ्कल्पमूलः कामो वै यज्ञाः सङ्कल्पसम्भवाः ।
व्रतानि यमधर्माश्च सर्वे सङ्कल्पजाः स्मृताः ॥ ३ ॥
अकामस्य क्रिया काचिद् दृश्यते नेह कर्हिचित् ।
यद्यद्धि कुरुते किञ्चित् तत्तत् कामस्य चेष्टितम् ॥ ४ ॥
वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम् ।
आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च ॥ ५ ॥
सर्वं तु समवेक्ष्येदं निखिलं ज्ञानचक्षुषा ।
श्रुतिप्रामाण्यतो विद्वान् स्वधर्मे निविशेत वै ॥ ६ ॥

دھرم کے کاموں کے اگلے حصہ میں چت (قوت متخیلہ) کو ٹھیرا رکھے۔ نرودھ کر دے یعنی من کی حرکتوں کو سب طرف سے روک دیا جائے۔ [یوگ شاستر ۱-۲] ✤

جب چت ایکاگر اور "نرودھ" ہو جاتا ہے تب سب کے دیکھنے والے ایشور کی ذات میں جیو آتما کا قیام ہوتا ہے [یوگ شاستر ۱-۳] ✤

الغرض ایسی تدابیر مکتی کے لئے کرنی چاہئیں۔ اور

(۵۰)

سانکھیہ درشن کا قول کہ تینوں قسم کے دکھوں سے نہایت درجہ دفعیہ مکتی ہے۔

अथ त्रिविध दुःखात्यन्तनिवृत्ति रत्यन्त पुरुषार्थः।

सांख्य । अ० १। सू० १ ॥

لفظی ترجمہ منجانب مترجم

تین قسم کے دکھوں کو بالکل ہٹانا نہایت درجہ کا پرشارتھ (مقصد اعلیٰ) ہے (سانکھیہ درشن ۱-۱)

یہ سوتر سانکھیہ درشن کا ہے "ادھیاتمک" یعنی تکالیف متعلق جسم۔ "ادھی بھوتک" یعنی دوسرے جانداروں سے تکلیف پہنچنا۔ "ادھی دیوک" جو حد سے زیادہ بارش۔ حد سے زیادہ گرمی۔ حد سے زیادہ سردی۔ اور من اور حواس کی بے قراری سے تکلیف پیدا ہوتی ہے۔ ان تین قسم کے دکھوں کو ہٹا کر مکتی پانا نہایت درجہ کا "پرشارتھ" (مقصد روحانی) ہے ✤

اس سے آگے نیک و بد چلن اور خوردنی و ناخوردنی کی چیزوں کے بارہ میں لکھیں گے ✤

وہ سب خواہش ہی سے ہوتی ہیں اگر خواہش نہ ہو تو آنکھ کا کھولنا اور بند کرنا بھی نہیں ہو سکتا [منو ۲۔۴]

دھرم کی بنیاد چار چیزیں ہیں

(۵) اس لئے تمام وید، منوسمرتی، اور رشیوں کی تصنیف کئے ہوئے شاستر، نیک آدمیوں کے چلن اور جن جن کاموں کے کرنے میں اپنا آتما خوش رہے یعنی جن میں خوف شک اور شرم نہ ہو ان کاموں کو عمل میں لانا واجب ہے۔ دیکھو! جب کوئی شخص جھوٹ بولنا اور چوری وغیرہ کی خواہش کرتا ہے اسی وقت اس کے آتما میں خوف۔ شک اور شرم ضرور پیدا ہوتے ہیں اس لئے وہ کام کرنے کے لائق نہیں ہے [منو ۲۔۶]

ان چاروں پر خوب غور کرنا چاہئے

(۶) انسان کو چاہئے کہ ان تمام یعنی (۱) وید (۲) شاستر (۳) نیک لوگوں کے چلن (۴) اپنے آتما کے غیر مخالف باتوں کو گیان کی آنکھ سے اچھی طرح غور کر کے اپنے ضمیر کے مطابق جو دھرم ہو اس میں بشرطیکہ شرتی (وید) کے مطابق ہو مصروف ہو [منو ۲۔۸]

دھرم پر چلنے کا نتیجہ

(۷) کیونکہ جو انسان وید اور ویدوں کے غیر مخالف سمرتیوں میں بتلائے گئے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلیٰ ترین درجہ حاصل کرتا ہے [منو ۲۔۹]

وید کے نہ ماننے والا ناستک ہے جو ذات سے خارج ہونا چاہئے

(۸) "شرتی" ویدوں کو اور "سمرتی" دھرم شاستر کو کہتے ہیں ان کے ذریعہ تمام کرنے اور نہ کرنے کی باتوں کا یقین کر لینا چاہئے جو شخص وید اور وید کے مطابق اہل کمال کی تصانیف کی بے قدری کرے اس کو نیک لوگ ذات سے خارج کر دیویں کیونکہ جو شخص وید کی مذمت کرتا ہے وہی ناستک (ملحد) کہلاتا ہے [منو ۲۔۱۱]

دھرم کے چار معیار

(۹) اس لئے وید(۱) سمرتی(۲)۔ نیک لوگوں کا چلن(۳) اپنے آتما کے گیان کے غیر مخالف پسندیدہ چلن(۴)۔ یہ چار دھرم کے معیار ہیں۔ یعنی انہیں سے دھرم کی پہچان ہوتی ہے [منو ۲۔۱۲]

دھرم کا گیان کس کو حاصل ہو سکتا ہے

(۱۰) لیکن جو شخص مال و دولت کے لالچ۔ اور "کام" یعنی لذات میں پھنسا ہوا نہیں ہوتا اسی کو دھرم کا گیان ہوتا ہے۔ جو لوگ دھرم کو جاننے کی خواہش کریں ان کے لئے وید ہی اعلیٰ سند ہے [منو ۲۔۱۳]

دوجوں کو سنسکار کرنا واجب ہے

(۱۱) اسی واسطے واجب ہے کہ ویدوں میں بیان کئے ہوئے پاک اعمال سے برہمن، کشتری اور ویش اپنے بچوں کا "نشیک" وغیرہ سنسکار

श्रुतिस्मृत्युदितं धर्ममनुतिष्ठन् हि मानवः ।
इह कीर्तिमवाप्नोति प्रेत्य चानुत्तमं सुखम् ॥ ७ ॥
योऽवमन्येत ते मूले हेतुशास्त्राश्रयाद् द्विजः ।
स साधुभिर्बहिष्कार्यो नास्तिको वेदनिन्दकः ॥ ८ ॥
वेदः स्मृतिः सदाचारः स्वस्य च प्रियमात्मनः ।
एतच्चतुर्विधं प्राहुः साक्षाद्धर्मस्य लक्षणम् ॥ ९ ॥
अर्थकामेष्वसक्तानां धर्मज्ञानं विधीयते ।
धर्मं जिज्ञासमानानां प्रमाणं परमं श्रुतिः ॥ १० ॥
वैदिकैः कर्मभिः पुण्यैर्निषेकादिर्द्विजन्मनाम् ।
कार्यः शरीरसंस्कारः पावनः प्रेत्य चेह च ॥ ११ ॥
केशान्तः षोडशे वर्षे ब्राह्मणस्य विधीयते ।
राजन्यबन्धोर्द्वाविंशे वैश्यस्य द्व्यधिके ततः ॥ १२ ॥ मनु० अ० २।
श्लो० ९-११। १२। १३। २६। ६५ ॥

نیک آدمیوں کے نمونہ اور اپنے ضمیر کے مطابق عمل — (۱) انسان کو ہمیشہ اس بات پر دھیان رکھنا چاہئے کہ رغبت اور نفرت سے بچے ہوئے عالم لوگ جس پر ہمیشہ عمل کریں۔ اور جس کو دل یعنی آتما سے سچا فرض سمجھیں وہی دھرم تسلیم اور تعمیل کے قابل ہے [منو ۲-۱]

کام آتما اور اکاما تما اچھی نہیں — (۲) کیونکہ اس دنیا میں خواہش درجہ کا حد سے زیادہ مشتمند ہونا اور بلا خواہش کے ہونا اچھا نہیں ہے۔ ویدوں کے معانی کو جاننا اور ویدوں میں بیان کئے ہوئے فرائض بھی خواہش ہی سے پورے ہوتے ہیں [منو ۲-۲]

کوئی آدمی بے ارادہ نہیں ہو سکتا — (۳) اگر کوئی کہے کہ میں بے خواہش اور "نشکام" ہو جاؤں تو وہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ سب کام یعنی یگیہ۔ راست گوئی وغیرہ برت۔ "یم" اور "نیم" کے فرائض وغیرہ ارادہ کرنے ہی سے عمل میں آ سکتے ہیں [منو ۲-۳]

کوئی حرکت بلا خواہش نہیں ہو سکتی — (۴) کیونکہ جو جو ہاتھ پاؤں آنکھ من وغیرہ کی حرکات ہیں۔

अज्ञो भवति वै बालः पिता भवति मन्त्रदः ।
अज्ञं हि बालमित्याहुः पितेत्येव तु मन्त्रदम् ॥ ९ ॥
न हायनैर्न पलितैर्न वित्तेन न बन्धुभिः ।
ऋषयश्चक्रिरे धर्मं योऽनूचानः स नो महान् ॥ १० ॥
विप्राणां ज्ञानतो ज्यैष्ठ्यं क्षत्रियाणां तु वीर्यतः ।
वैश्यानां धान्यधनतः शूद्राणामेव जन्मतः ॥ ११ ॥
न तेन वृद्धो भवति येनास्य पलितं शिरः ।
यो वै युवाप्यधीयानस्तं देवाः स्थविरं विदुः ॥ १२ ॥
यथा काष्ठमयो हस्ती यथा चर्ममयो मृगः ।
यश्च विप्रोऽनधीयानस्त्रयस्ते नाम बिभ्रति ॥ १३ ॥
अहिंसयैव भूतानां कार्यं श्रेयोऽनुशासनम् ।
वाक् चैव मधुरा श्लक्ष्णा प्रयोज्या धर्ममिच्छता ॥ १४ ॥

मनु० अ० २ ॥ श्लो० ८८ ॥ ९३ । ९४ । ९७ । १०० ।
९८ । ११० । १२६ । १५३–१५७ । १५९ ॥

حواس کو قابو میں رکھنا اعلیٰ چلن ہے۔

(۱) انسان کا مقدم چلن یہ ہے کہ جو حواس دل کو فریفتہ کرنے والے محسوسات میں لگاتے ہیں اُن کے روکنے کی کوشش کرے۔ جس طرح گاڑی چلانے والا گھوڑوں کو روک کر سیدھے راستہ پر چلاتا ہے۔ اسی طرح اُن کو اپنے بس میں کر کے ادھرم کے راستہ سے ہٹا کر ہمیشہ دھرم کے راستہ میں چلایا کرے [منو ۲-۸۸]

کیونکہ اس کے سوائے انسان دھرم نہیں کر سکتا

(۲) کیونکہ حواس کو محسوسات میں پھنسانے اور ادھرم پر چلانے سے انسان یقیناً دکھ پاتا ہے۔ اور جب ان کو مغلوب کر کے دھرم میں چلاتا ہے تب ہی مقصد مطلوب میں کامیابی حاصل کرتا ہے [منو ۲-۹۳]

بھوگنے سے خواہشیں کم نہیں ہوتیں

(۳) یہ بات تحقیق ہے کہ جس طرح آگ میں لکڑی اور گھی ڈالنے

کریں۔ جو اس جنم اور دوسرے جنم میں پاک کرنے والے ہیں (منو ۲-۲۶)

برہمن، کشتری اور ویش کس کس عمر میں ترا رکھے جاویں

(۱۲) برہمن کے سولھویں، کشتری کے بائیسویں، ویش کے چوبیسویں سال میں "کیشانت کرم" (بال اتارنا) یعنی حجامت مونڈن ہونا چاہئے یعنی اس رسم کے بعد صرف چوٹی رکھ کر باقی ڈاڑھی، مونچھ اور سر کے بال ہمیشہ منڈواتے رہنا چاہئے۔ اور کبھی نہ رکھنا چاہئے اور اگر ملک بہت سرد ہو تو اپنی مرضی ہے کہ جتنے چاہے بال رکھے اور اگر بہت گرم ملک ہو تو چوٹی سمیت سب کٹوا دینے چاہئیں۔ کیونکہ سر پر بال رہنے سے گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اس سے عقل کم ہو جاتی ہے۔ ڈاڑھی مونچھ رکھنے سے کھانا پینا اچھی طرح نہیں ہو سکتا اور جھوٹا بھی بالوں میں رہ جاتا ہے (منو ۲-۶۵)

(۱۳) [illegible]

इन्द्रियाणां विचरतां विषयेष्वपहारिषु ।
संयमे यत्नमातिष्ठेद्विद्वान् यन्तेव वाजिनाम् ॥ १ ॥
इन्द्रियाणां प्रसङ्गेन दोषमृच्छत्यसंशयम् ।
सन्नियम्य तु तान्येव ततः सिद्धिं नियच्छति ॥ २ ॥
न जातु कामः कामानामुपभोगेन शाम्यति ।
हविषा कृष्णवर्त्मेव भूय एवाभिवर्धते ॥ ३ ॥
वेदास्त्यागश्च यज्ञाश्च नियमाश्च तपांसि च ।
न विप्रदुष्टभावस्य सिद्धिं गच्छन्ति कर्हिचित् ॥ ४ ॥
वशे कृत्वेन्द्रियग्रामं संयम्य च मनस्तथा ।
सर्वान् संसाधयेदर्थानक्षिण्वन् योगतस्तनुम् ॥ ५ ॥
श्रुत्वा स्पृष्ट्वा च दृष्ट्वा च भुक्त्वा घ्रात्वा च यो नरः ।
न हृष्यति ग्लायति वा स विज्ञेयो जितेन्द्रियः ॥ ६ ॥
नापृष्टः कस्यचिद् ब्रूयान्न चान्यायेन पृच्छतः ।
जानन्नपि हि मेधावी जडवल्लोक आचरेत् ॥ ७ ॥
वित्तं बन्धुर्वयः कर्म विद्या भवति पञ्चमी ।
एतानि मान्यस्थानानि गरीयो यद्यदुत्तरम् ॥ ८ ॥

(منو ۲ ۔ ۱۵۴)

چاروں ورن کی بزرگی کا باعث (۱۱) براہمن علم سے، کشتری زور سے، ویش دولت و مال سے اور شودر جنم یعنی زیادہ عمر سے بزرگ ہوتا ہے (منو ۲ ۔ ۱۵۵)

بڑائی علم سے ہوتی ہے نہ کہ سفید بالوں سے (۱۲) سر کے بال سفید ہونے سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ جو نوجوان علم پڑھا ہوا ہے اس کو عالم لوگ بڑا جانتے ہیں (منو ۲ ۔ ۱۵۶)

بے علم شخص محض برائے نام انسان ہے (۱۳) اور جو علم نہیں پڑھا ہے جس طرح کاٹھ کا ہاتھی یا چمڑے کا ہرن ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ بے علم آدمی جہان میں محض برائے نام آدمی کہلاتا ہے۔ (منو ۲ ۔ ۱۵۷)

ست اپدیش سے دھرم کی ترقی کرنی چاہئے (۱۴) اس لئے علم پڑھ کر اور صاحب علم و دھرماتما ہو کر بلا خصومت عام شخصوں کی بھلائی کا اپدیش کرے۔ اور اپدیش کے وقت زبان شیریں اور ملائم بولے۔ جو سچے اپدیش سے دھرم کی ترقی اور ادھرم کو معدوم کرتے ہیں وہ لوگ مبارک ہیں (منو ۲ ۔ ۱۵۹)

صفائی رکھنا روزمرہ غسل کرے۔ پوشاک۔ کھانے پینے کی چیزیں۔ رہنے کی جگہ۔ سب صاف رکھے۔ کیونکہ ان کے صاف رہنے سے دل کی صفائی اور تندرستی حاصل ہو کر ہمت بڑھتی ہے صفائی اتنی کرنی واجب ہے جتنے میل اور بدبو دور ہو جاوے۔

आचारः प्रथमो धर्मः श्रुत्युक्तः स्मार्त एव च ॥

मनु० अ० १ । १०८ ॥

وید و سمرتی کی ہدایت پر چلنا ہی نیک چلنی ہے (۱۴) جو راست گوئی وغیرہ اعمال پر عمل کرتا ہے وہی وید اور سمرتی کا کہا ہوا آچار (چلن) ہے۔

मा नो वधीः पितरं मोत मातरम् ॥

यजु० अ० १६ । मं० १५ ॥

आचार्य्यो ब्रह्मचर्य्येण ब्रह्मचारिणमिच्छते ॥

अथर्व० कां० ११ । व० १५ । मं० १७ ॥

سے آگ بڑھتی جاتی ہے اُسی طرح خواہشات کے متواتر بھوگنے سے خواہش کبھی سیر نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہی جاتی ہے اِس لئے انسان کو محسوسات میں کبھی نہیں پھنسنا چاہئے (منو ۲-۹۴)

غیر غالب الحواس آدمی گیان وغیرہ حاصل نہیں کرسکتا

(۴) جو آدمی غالب الحواس نہیں ہے اُس کو "وید پڑھنا" کہتے ہیں اگنی - باوجود کوشش کرنے کے وید کے گیان - ترک دنیا - نیم "نیم" اور "دھرم پر چلنے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے بلکہ ان سب باتوں میں غالب الحواس دھارمک آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے (منو ۲-۹۷)

غالب الحواس آدمی کے سب کام پورے ہو سکتے ہیں۔

(۵) اِس لئے پانچ حواس فعلی، پانچ حواس علمی اور گیارہویں من کو اپنے بس میں کرکے یوگ یعنی مناسب خوراک و تفریح سے جسم کی حفاظت کرتا ہوا سب مقاصد کو پورا کرے۔ (منو ۲-۱۰۰)

غالب الحواس کی تعریف

(۶) غالب الحواس اُس کو کہتے ہیں جو تعریف سن کر خوش اور مذمت سن کر غمگین - اچھی چیز کے چھونے سے سکھی اور بُری چیز کے چھونے سے دُکھی - خوب صورت شکل دیکھ کر خوش اور بدصورت شکل دیکھ کر ناخوش - اچھی خوراک کھا کے شادمان اور بُری خوراک کھانے سے رنجیدہ - خوشبو کا راغب اور بدبو سے متنفر نہیں ہوتا (منو ۲-۹۸)

کس موقع پر جواب دینا اور کس موقع پر جواب نہ دینا چاہئے

(۷) کبھی بن پوچھے یا بے انصافی سے پوچھنے والے کو یعنی جو فریب سے پوچھتا ہو اُس کو جواب نہ دیوے۔ اُن کے سامنے عقلمند آدمی جڑ (بے حس شے) کی طرح خاموش رہے۔ البتہ جو فریب سے خالی اور متلاشی حق ہوں اُن کو بن پوچھے بھی اُپدیش کرے (منو ۲-۱۱۰)

پانچ قسم کے آدمی لائق تعظیم ہیں۔

(۸) اوّل دولت، دوم رشتہ یعنی خاندان و نسب، سوم عمر، چہارم اچھے کام، پنجم پاکیزہ علم یہ پانچ عزت کے مقام ہیں۔ لیکن دولت سے افضل نسب اور نسب سے افضل عمر اور عمر سے بڑھ کر کام اور کام سے زیادہ پاکیزہ علم والے بتدریج زیادہ عزت کے لائق ہیں (منو ۲-۱۳۶)

عالم بہ نسبت عمر رسیدہ کے زیادہ عزت کے لائق ہے

(۹) کیونکہ چاہے آدمی سو برس کا بھی ہو لیکن جو علم اور معرفت سے بے بہرہ ہے وہ طفل ہے اور جو علم اور معرفت کے دینے والا ہے اُس طفل کو بھی بزرگ ماننا چاہئے کیونکہ تمام شاستر اور علماء کامل بے علم کو طفل اور صاحب علم کو بزرگ کہتے ہیں۔ (منو ۲-۱۵۳)

بزرگی خاندان وغیرہ سے نہیں بلکہ علم سے ہے۔

(۱۰) زیادہ سالوں کے گزرنے، سفید بالوں کے ہونے، زیادہ دولت اور بڑے خاندان ہونے سے بزرگ نہیں ہوتا۔ بلکہ رشیوں مہاتماؤں کا یہی یقین ہے کہ جو ہمارے درمیان علم اور معرفت میں زیادہ ہے وہی آدمی بزرگ کہلاتا

کر چکے تھے۔ دوسرے کی شہادت کے لئے اپنے بیٹے شُک سے کہا کہ اے بیٹا تو پتالا پوری میں جا کر یہی سوال راجہ جنک سے کر۔ وہ اس کا مناسب جواب دیں گے۔ باپ کی بات سُن کر شُک آچاریہ پاتال لوک سے پتالا پوری کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے میرو یعنی ہمالہ سے شمال مشرق و شمال مغرب گوشوں میں جو ملک آباد ہیں اُن کا نام "ہری ورش" تھا یعنی "ہری" نام بندر کا ہے۔ اُس ملک والے لوگ اب بھی سُرخ چہرہ یعنی بندر کی طرح بھوری آنکھوں والے ہوتے ہیں۔ جن ملکوں کا نام اس وقت یورپ ہے انہیں کو سنسکرت میں "ہری ورش" کہتے تھے۔ اُن ممالک کو دیکھتے ہوئے اُن ممالک کو جن کو "ہُون" یعنی یہودی بھی کہتے ہیں۔ دیکھ کر چین میں آ گئے۔ چین سے ہمالہ اور ہمالہ سے پتالا پوری میں پہنچے۔

(۲) سری کرشن و ارجن کا امریکہ جانا۔ اور سری کرشن و ارجن پاتال میں "اشوتری" یعنی جس کو "اگنی یان" (دخانی جہاز) کہتے ہیں اُس میں بیٹھ کر پاتال میں گئے اور مہاراجہ یدھشٹر کے یجنہ میں اُدالک رشی کو لے آئے تھے۔

(۳) دھرت راشٹر اور ارجن کی شادی غیر ملکوں میں ہوئی۔ دھرت راشٹر کی شادی "گاندھار" یعنی قندھار کی شہزادی سے ہوئی۔ مادری پانڈو کی عورت ایران کے راجہ کی بیٹی تھی۔ اور ارجن کی شادی پاتال میں جس کو امریکہ کہتے ہیں وہاں کے راجہ کی بیٹی "الوپی" کے ساتھ ہوئی تھی۔

اگر مختلف ملکوں اور براعظموں میں نہ جاتے ہوتے تو یہ سب باتیں کیوں کر ہو سکتیں۔

(۴) منو کی ہدایت کہ سمندر کی کشتی سے محصول لیا جائے۔ منوسمرتی میں جو سمندر میں جانے والی کشتی پر محصول لینا لکھا ہے وہ بھی آریہ ورت سے دیگر براعظموں میں جانے کی وجہ سے ہے۔

(۵) بھیم، ارجن، نکل و سہدیو کا تمام کرہ زمین کے ملکوں میں جانا۔ اور جب مہاراجہ یدھشٹر نے "راج سُوئیہ" یجنہ کیا تھا اُس میں تمام کرہ زمین کے راجاؤں کو بلانے کی غرض سے بلاوہ دینے کے لئے بھیم، ارجن، نکل اور سہدیو چاروں سمتوں میں گئے تھے۔ اگر عیب مانتے تو کبھی نہ جاتے۔

غیر ملکوں میں نہ جانے کے نقصانات۔ (۶) پہلے آریہ ورت کے لوگ بیوپار کاروبار سلطنت اور سیر کی خاطر تمام کرہ زمین پر پھرا کرتے تھے اور جو آجکل چھوت چھات اور دھرم بگڑ جانے کا وہم ہے وہ محض جاہلوں کے بہکانے اور بے علمی کے بڑھنے کی وجہ سے ہے۔ جو لوگ مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے آنے میں وہم نہیں کرتے وہ مختلف ممالک کے کئی قسم کے لوگوں کے میل جول، رسم و رواج کے دیکھنے اپنا راج اور بیوپار بڑھانے بے خوف اور بہادر ہونے لگتے ہیں اور اچھے طریقوں کو اختیار کر کے بُری باتوں کے چھوڑنے پر مستعد ہو کر بڑی جاہ و حشمت حاصل کرتے ہیں۔

मातृदेवो भव । पितृदेवो भव । आचार्यदेवो भव । अतिथिदेवो भव ॥ तैत्तिरीयारण्यके ॥ प्र० ७ । अनु० ११ ॥

ماں باپ وغیرہ کی خدمت اور اپکار کرنا سب کا فرض ہے

(۵) ماں باپ آچاریہ اور اتتھی کی خدمت کرنے کو دیو پوجا کہتے ہیں۔ اور جس جس کام سے جہان کی بہبودی ہو وہ کام کرنا اور نقصان پہنچانے والے کام کو چھوڑ دینا ہی انسان کا اعلیٰ فرض ہے۔

بد صحبت ترک کرنی چاہیئے

(۶) کبھی ناستک شہوت پرست۔ دغا باز۔ دروغ گو۔ خود غرض۔ فریبی۔ حیلہ ساز وغیرہ برے آدمیوں کی صحبت نہ کرے۔ آپت (اہل کمال) یعنی جو سچ بولنے والے دھرماتما اور دوسروں کی بہبودی جن کو عزیز ہے ہمیشہ اُن کی صحبت کرنے ہی کا نام "شریشٹاچار" (پاکیزہ چلن) ہے۔

غیر ملکوں میں جانے سے کسی کا دھرم نہیں بگڑتا

(۷) سوال۔ آریہ ورت ملک کے باشندوں کا آریہ ورت ملک سے غیر ملکوں میں جانے سے "آچار" بگڑتا ہے یا نہیں۔

جواب۔ یہ بات جھوٹی ہے۔ کیونکہ جو بیرونی و اندرونی پاکیزگی رکھنا۔ اور راست گوئی وغیرہ پر عمل کرتا ہے وہ جہاں کہیں کرے گا وہ "آچار" (نیک چلنی) اور دھرم سے نہیں گرے گا۔ اور جو شخص آریہ ورت میں رہ کر بھی برے کام کرے گا وہی دھرم اور آچار سے گرا ہوا کہلاوے گا۔ اگر ایسا ہی ہوتا تو (ذیل کا شلوک کیوں ہوتا)

मेरोर्हरेश्च द्वे वर्षे वर्षं हैमवतं ततः ।
क्रमेणैव व्यतिक्रम्य भारतं वर्षमासदत् ॥
स देशान् विविधान् पश्यंश्चीनहूणनिषेवितान् ॥
महाभा० शान्ति० मोक्षध० । अ० ३२७ ॥

زمانہ قدیم میں آریہ ورت کے لوگ غیر ممالک میں جاتے تھے (۱) شک آچاریہ کا امریکہ سے جتھلا یوری آنا —

(۸) یہ شلوک مہابھارت شانتی پرو میں موکش دھرم کے متعلق ویاس اور شک کی گفتگو میں آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت ویاس جی اپنے بیٹے شک اور شاگردوں کے پاتال میں جس کو آجکل امریکہ کہتے ہیں مقیم تھے شک آچاریہ نے اپنے باپ سے ایک سوال پوچھا کہ آیا آتم ودیا اتنی ہی ہے یا زیادہ۔ ویاس جی نے اراد تاً اس بات کا جواب نہ دیا کیونکہ وہ اس بات کا اپدیش

بلکہ انگریزی لوگوں کے واسطے جنگ کے موقعہ پر ایک ہاتھ سے روٹی کھاتے اور پانی پیتے جانا اور دوسرے ہاتھ سے دشمنوں کو گھوڑے۔ ہاتھی۔ گاڑی پر سوار ہو کر یا پیادہ مارتے جانا اور اپنی فتح کرنا ہی "آچار" اور مفتوح ہو جانا "اناچار" ہے۔ اسی جہالت کے باعث ان لوگوں نے چوکا لگاتے لگاتے اور مخالفت کرتے کراتے تمام آزادی۔ خوشی۔ دولت۔ حکومت علم اور ہمت پر چوکا پھیر دیا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ کوئی چیز ملے تو پکا کر کھا دیں مگر ایسا نہ ہونے کے باعث گویا سمجھو کہ سارے ملک آریہ ورت میں چوکا لگا کر سب کچھ تباہ کر دیا ہے۔

البتہ جہاں کھانا پکاویں اس مکان کو دھولے۔ لیپنے۔ جھاڑو دینے کوڑا کرکٹ دور کرنے میں ضرور کوشش کرنی چاہیئے نہ کہ مسلمان یا عیسائیوں کی طرح خلیفہ باورچی خانہ ہو۔

پکا اور کچا کھانا اس کی تشریح

(۱۳۰) سوال۔ سکھری (پکی) نکھری (کچی) کیا ہے۔

جواب۔ سکھری جو کہ جل (پانی) میں پکایا جاوے۔ اور جو گھی دودھ میں پکاتے ہیں۔ وہ نکھری یعنی پاک ہے۔ یہ بھی ان دھورتوں (چالبازوں) کا چلایا ہوا گھمنڈ ہے۔ کیونکہ جس میں گھی دودھ زیادہ لگے اس کے کھانے میں لذت ہو اور پیٹ میں چکنی چیز زیادہ جاوے۔ اسی واسطے یہ جال پھیلایا ہے ورنہ آگ سے یا وقت پر پکی ہوئی چیز پکی اور نہ پکی ہوئی کچی ہوتی ہے۔ اور جو پکا کھانا اور کچا نہ کھانا ہے وہ بھی ہر موقعہ پر ٹھیک نہیں کیونکہ چنے وغیرہ کچے بھی کھائے جاتے ہیں۔

کھانا پکانے والے شودر ہونے چاہئیں یا کیوں

(۱۳۱) سوال۔ دوج اپنے ہاتھ سے رسوئی بنا کر کھاویں یا شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔

جواب۔ شودر کے ہاتھ کی بنائی کھاویں۔ کیونکہ برہمن کشتری ویش ورن والے عورت مرد علم پڑھانے۔ امور سلطنت کے چلانے۔ مویشی پالنے اور کھیتی و بیوپار کے کام میں مصروف رہیں۔ اگر شودر کے برتن اور اس کے گھر کا پکا ہوا کھانا مصیبت کے وقت کے سوا نہ کھاویں۔ ثبوت یہ ہے۔

आर्याधिष्ठिता वा शूद्राः संस्कर्तारः स्युः ॥ आपस्तम्ब धर्मसूत्र प्रपाठक २। पटल २। खण्ड २। सूत्र ४॥

یہ آپستمب کا سُوتر ہے۔ آریوں کے گھر میں شودر یعنی جاہل عورت مرد کھانا پکانا وغیرہ خدمات کریں۔ لیکن وہ جسم و کپڑے وغیرہ صاف رکھیں آریوں کے گھر میں جب وہ

(۱۰) غیر ملکوں میں جانے سے پاپ نہیں۔ بلکہ پاپ تو بُرے کام کرنے میں ہے۔

(۱۰) اچھا جو شخص ایک اور کچھ کھوٹ پیدا ہوتے کسبیوں وغیرہ کی صحبت سے سنت بھرشٹ آچار" (بد چلن) اور بے دھرم تو نہیں ہوتے۔ مگر مختلف ملکوں کے اچھے اچھے لوگوں کے ساتھ صحبت رکھنے میں چھوت اور عیب مانتے ہیں!!! یہ بات محض جہالت کی نہیں تو اور کیا ہے۔ ہاں اتنی وجہ تو ہے کہ جو لوگ گوشت خوری اور شراب نوشی کرتے ہیں اُن کے جسم اور منی وغیرہ رطوبتیں بدبو وغیرہ کے باعث پلید ہوتے ہیں مبادا اُن کی صحبت سے آریوں کو بھی یہ عیب نہ لگ جاوے۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن جب اُن سے معاملات کرنے اور اُن کے اوصاف اختیار کرنے میں کوئی بھی عیب یا گناہ نہیں ہے۔ تو اُن کے شراب نوشی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر اُن کے اوصاف کو اختیار کریں تو کچھ بھی نقصان نہیں ہے مگر جاہل لوگ اُن کے چھونے اور دیکھنے کو بھی گناہ سمجھتے ہیں اس لئے اُن سے جنگ کبھی نہیں کر سکتے کیونکہ لڑائی میں اُن کو دیکھنا اور چھونا ضرور ہوتا ہے۔ بھلے آدمیوں کے واسطے رغبت و نفرت۔ بے انصافی۔ دروغ گوئی وغیرہ عیبوں کو چھوڑ کر بلا خصومت ہونا اور محبت بہبودی خلائق و نیکوکاری وغیرہ کا اختیار کرنا عمدہ "دھرم آچار" (نیک چلنی) ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ دھرم ہماری آتما اور فرائض کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جب ہم اچھے کام کرتے ہیں تو ہم کو مختلف ممالک اور براعظموں میں جانے سے کچھ بھی عیب نہیں لگ سکتا۔ عیب تو گناہ کے کام کرنے سے لگتے ہیں۔ ہاں اتنا ضرور چاہئے کہ ویدوں میں بیان ہوئے دھرم کی تحقیق اور پاکھنڈ مت کی تردید کرنا ضرور سیکھ لیں تاکہ ہم کو کوئی شخص جھوٹی بات پر یقین نہ کرا سکے۔

ملک بملک بیوپار و حکومت کئے بغیر اپنے ملک کی ترقی نہیں ہو سکتی۔

(۱۱) کیا مختلف ملکوں یا دوسرے براعظموں میں حکومت اور بیوپار کرنے کے بغیر کبھی اپنے ملک کی ترقی ہو سکتی ہے؟ اگر اپنے ملک ہی میں اپنے ملک کے باشندے معاملات کریں اور غیر ملک والے اُن کے ملک میں تجارت یا حکومت کریں تو بجز افلاس اور دکھ کے دوسرا کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

کھانے پینے کا بکھیڑا ڈالنے کی وجہ۔

(۱۲) پاکھنڈی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم اِن کو علم سکھلا دیں گے اور غیر ملک میں جانے کی اجازت دیویں گے تو وہ عقلمند ہو کر ہمارے پاکھنڈ جال میں نہیں پھنسیں گے جس سے ہماری توقیر اور روزی جاتی رہے گی۔ اسی واسطے کھانے پینے میں بکھیڑا ڈالتے ہیں تاکہ وہ دوسرے ملک میں نہ جا سکیں۔ البتہ اتنا ضرور چاہئے کہ شراب اور گوشت کا استعمال کبھی بھول کر بھی نہ کریں۔

(۱۳) جنگ کے موقعہ پر چوکا لگا کر کھانا گویا شکست کھانا ہے

(۱۳) کیا تمام عقلمندوں کا یہ بات اتفاقی نہیں ہے کہ لڑائی کے موقعہ پر سپاہ کا چوکا لگا کر رسوئی بنا کر کھانا ضرور شکست کا باعث ہے؟

کے تنزل ہوتا ہے۔

آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے تسلط ہونے کے باعث پھوٹ پڑی

(۲۹) آریہ ورت میں غیر ملک والوں کے راج ہونے کے باعث آپس کی پھوٹ، اختلاف مذہب، برہمچریہ نہ رکھنا، علم نہ پڑھنا پڑھانا، یا بچپن میں بیاہ، سوئمبر (رضامندی) کے شادی کا نہ ہونا۔ محسوسات میں پھنسنا۔ دروغ گوئی وغیرہ بد عادات۔ وید ودیا کا پرچار نہ ہونا وغیرہ برے کام ہیں۔ جب آپس میں بھائی بھائی لڑتے ہیں۔ تب ہی تیسرا غیر ملک والا آکر پنچ بن بیٹھتا ہے۔

مہابھارت کا جنگ پھوٹ کا نتیجہ تھا جس نے ملک کا ستیاناس کر دیا

(۳۰) کیا تم لوگ "مہابھارت" کی باتیں بھی جو پانچ ہزار برس پہلے ہوئی تھیں بھول گئے۔ دیکھو "مہابھارت" کی جنگ میں سب لوگ لڑائی کے اندر سواریوں پر کھاتے پیتے تھے۔ آپس کی پھوٹ سے کورو و پانڈو اور یادوں کا ستیاناس ہو گیا۔ وہ تو ہو گیا۔ لیکن اب تک بھی وہی مرض پیچھے لگا ہوا ہے۔ نہ جانے یہ خوفناک راکشس کبھی چھوٹے گا یا آریوں کو سب سکھوں سے محروم کر کے دکھ کے سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیگا۔ اسی بدکردار دریودھن گوتر ہتیارے (خاندان کے قاتل) اپنے ملک کو تباہ کرنے والے نیچ کے بد طریق پر آریہ لوگ اب تک بھی چل کر دکھ بڑھا رہے ہیں۔ پرمیشور اپنا فضل کرے کہ یہ مہلک مرض ہم آریوں میں سے دور ہو جاوے!

کھانے اور نہ کھانے کی چیزوں کی تقسیم دو اصولوں پر

(۳۱) کھانے اور نہ کھانے کی چیزیں دو قسم کی ہوتی ہیں ایک دھرم شاستر کے مطابق اور دوسری ویدک شاستر (علم طب) کے مطابق

اول دھرم شاستر کے رو سے ممنوع قرار دیا گیا

(۳۲) مثلاً دھرم شاستر میں یوں لکھا ہے

अभक्ष्याणि द्विजातीनाममेध्यप्रभवाणि च ॥ मनु० ५ । ५ ॥

دوج یعنی برہمن، کشتری اور ویشوں کو ناپاک چیزوں اور پاخانہ وغیرہ کے میل سے پیدا ہوئے ترکاری پھل۔ مول وغیرہ نہ کھانا چاہئیں

वर्जयेन्मधु मांसं च ॥ मनु० २ । १७७ ॥

جیسے کئی قسم کی شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ افیون وغیرہ

اب اشیائے نشہ

बुद्धिं लुम्पति यद् द्रव्यं मदकारि तदुच्यते ।
शार्ङ्गधर अ० ४ । श्लो० २१ ॥

بناویں تو منہ باندھ کر بناویں تاکہ ان کے منہ سے تھوک اور نکلا ہوا سانس بھی کھانے میں نہ پڑے آٹھویں روز حجامت کرائیں اور ناخون کٹوائیں۔ نہا دھو کر کھانا بنایا کریں۔ آریوں کو کھلا کر آپ کھاویں۔

شودر کیا بلکہ چنڈال وغیرہ کی بنائی ہوئی بہت سی اشیاء مٹھائی وغیرہ اب بھی کھائی جاتی ہے

(۱۶) سوال۔ شودر کی چھوئی ہوئی رسوئی کے کھانے میں جب عیب لگاتے ہیں تو اس کے ہاتھ کا بنایا ہوا کس طرح کھا سکتے ہیں؟

جواب۔ یہ بات بیہودہ گھڑت اور جھوٹی ہے۔ کیونکہ جنہوں نے گڑ۔ چینی۔ گھی۔ دودھ۔ آٹا۔ ساگ۔ پھل۔ مول کھایا۔ انہوں نے گویا تمام جہان بھر کے ہاتھ کا بنایا ہوا اور جوٹھا کھا لیا کیونکہ جب شودر۔ چمار۔ بھنگی۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ لوگ کھیتوں میں سے ایکھ کاٹتے۔ چھیلتے۔ پیل کر رس نکالتے ہیں تب مل و براز کے بغیر ہاتھ دھوئے کے چھوتے۔ اٹھاتے۔ رکھتے ہیں۔ آدھا گنا چوس رس پی کر آدھا اسی میں ڈال دیتے ہیں۔ اور رس پکانے کے وقت اس رس میں روٹی بھی پکا کر کھاتے ہیں۔ جب چینی بناتے ہیں تب پرانے جوتے کہ جس کے تلے میں پاخانہ و پیشاب گوبر۔ دھول لگی رہتی ہے انہیں جوتوں سے اس کو روندتے ہیں۔ دودھ میں اپنے گھروں کے جوٹھے برتنوں کا پانی ڈالتے ہیں۔ انہیں میں گھی وغیرہ رکھتے ہیں۔ اور آٹا پیسنے کے وقت بھی ویسے ہی جوٹھے ہاتھوں سے اٹھاتے ہیں اور پسینہ بھی آٹے میں ٹپکتا جاتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اور پھل مول کند میں بھی ایسی ہی کارروائی ہوتی ہے۔ جب ان چیزوں کو کھایا تو گویا سب کے ہاتھ کا کھا لیا۔

یہ بات فضول ہے کہ ان دیکھے میں عیب نہیں

(۱۷) سوال۔ پھل، مول، کند، رس وغیرہ ان دیکھی ہوئی میں عیب نہیں ہے۔

جواب۔ اچھا اگر بھنگی یا مسلمان اپنے ہاتھوں سے دوسرے مکان میں جا کر تم کو لا دیوے تو کھا لوگے یا نہیں؟ اگر کہو کہ نہیں تو ان دیکھے ہوئے میں بھی عیب ہوا۔

علاوہ دیگر باتوں کے آریوں کا آپس میں کھانا پینا ایک ہونا بھی اتفاق کے لئے ضروری ہے

(۱۸) البتہ مسلمان و عیسائی وغیرہ شراب و گوشت کھانے والوں کے ہاتھ کے کھانے میں آریوں کو بھی شراب اور گوشت وغیرہ کے کھانے پینے کا عیب پیچھے لگ جاتا ہے لیکن آپس میں آریوں کا ایک کھانا ہونے میں کوئی بھی عیب نہیں دکھلائی دیتا جب تک ایک عقیدہ ایک ہی نفع نقصان۔ ایک سکھ دکھ۔ آپس میں نہ مانا جاوے تب تک ترقی کا ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن محض کھانا پینا ایک ہونے سے اصلاح نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جب تک بری باتیں نہیں چھوڑتے اور اچھی باتیں اختیار نہیں کرتے تب تک بجائے ترقی

آریوں کے دکھ کا بڑا باعث مفید جانوروں کے کم ہونے کا سبب

ان جانوروں کے مارنے والوں کو سب انسانوں کی ہتیا کرنے والا (قاتل) سمجھئے گا۔ دیکھو! جب آریوں کا راج تھا تو یہ نہایت مفید جانور گائے وغیرہ نہیں مارے جاتے تھے۔ تب ہی آریہ ورت یا کرۂ زمین کے دیگر ملکوں میں انسان وغیرہ متنفس بڑی آسائش سے رہتے تھے کیونکہ دودھ۔ گھی۔ بیل وغیرہ جانوروں کی کثرت ہونے سے کھانے پینے کی چیزیں عمدہ بافراط میسر ہوتی تھیں۔ جب سے غیر ملک کے گوشت خور لوگ اس ملک میں آکر گائے وغیرہ جانوروں کے مارنے والے شراب خور حکمران ہوئے ہیں۔ تب سے برابر آریوں کا دکھ بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ

छिन्ने मूले नैव फलं न पुष्पम् वृद्धचाणक्य अ० १०। १३॥

جب درخت کی جڑ ہی کاٹ دی جاوے تو پھل پھول کہاں سے ہوں؟

ایذا رساں جانور اور آدمی کو مار ڈالنا راج پرش کا کام ہے

سوال۔ اگر تمام لوگ "اہنسک" (نہ مارنے والے) ہو جاویں تو شیر وغیرہ جانور اس قدر بڑھ جاویں کہ تمام گائے وغیرہ جانوروں کو مار کھاویں۔ تمہارا کوشش کرنا ہی رائیگاں جاوے۔

جواب۔ یہ کام اراکین سلطنت کا ہے کہ جو جانور یا آدمی ایذا رساں ہوں ان کو سزا دیویں اور جان سے بھی مار ڈالیں۔

موذی جانوروں کے گوشت کو کیا کرنا چاہئے

سوال۔ پھر کیا ان کا گوشت پھینک دیں؟

جواب۔ خواہ پھینک دیں۔ خواہ کتے وغیرہ گوشت خوروں کو کھلا دیں یا جلا دیویں۔ خواہ کوئی گوشت خور کھاوے تو بھی دنیا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا لیکن اس آدمی کی طبیعت گوشت خوری کی وجہ سے ہنسک (ایذا رساں) ہو سکتی ہے۔

(۲) چوری وغیرہ گناہوں سے کمایا ہوا ممنوع اور محنت سے کمایا ہوا جائز ہے

جس قدر ہنسا۔ چوری۔ دغابازی۔ حیلہ سازی۔ فریب وغیرہ کے ذریعہ چیزوں کو حاصل کر کے بھوگنا ہے وہ "ابھکشیہ" (ناجائز طعام) اور "اہنسا" (عدم ایذا رسانی) دھرم وغیرہ کے کاموں کے ذریعہ بہم پہنچا کر خورونوش وغیرہ کرنا "بھکشیہ" (جائز طعام) ہے۔

ویدک حکمت کے رو سے ممنوع

(۳) جن اشیاء سے صحت قائم۔ بیماری دور۔ عقل و طاقت و ہمت کی ترقی اور عمر دراز ہو ان چاول وغیرہ گیہوں۔ پھل۔ مول۔ کند۔ دودھ۔ گھی۔ مٹھائی وغیرہ اشیاء کا استعمال کرنا اور مناسب طریقہ پر پکا اور ملا کر وقت مناسب پر اعتدال کے ساتھ خورونوش کرنا سب "بھکشیہ" کہلاتا ہے۔ جس قدر چیزیں اپنی طبیعت کے خلاف بیماری پیدا کرنے والی ہیں ان سے بالکل پرہیز کرنا اور جو جو چیزیں جس جس آدمی کے موافق ہیں ان کا استعمال

جو جو چیزیں عقل کو کھونے والی ہیں اُن کا استعمال کبھی نہ کریں - اور جتنے کھانے سڑے بگڑے ہوئے اور بدبو وغیرہ سے خراب شدہ ہیں - اور اچھی طرح بنے ہوئے نہ ہوں - اور شراب اور گوشت کھانے پینے والے ملیچھ کہ جن کا جسم شراب اور گوشت کے ذرّوں سے پُر ہے اُن کے ہاتھ کا نہ کھاویں

(ج) گوشت اور اُس کے منع ہونے کے وجوہات

جس کام میں مفید جانداروں کی ہنسا (جیو ودھ کرے) ہو ؟

اول گائے کے فوائد یعنی جیسے ایک گائے کے جسم سے دودھ گھی - بیل - گائے پیدا ہونے سے ایک پیڑھی میں چار لاکھ پچھتر ہزار چھ سو آدمیوں کو فائدہ پہنچتا ہے ایسے جانوروں کو نہ ماریں اور نہ مارنے دیں مثلاً کوئی گائے بیس سیر اور کوئی دو سیر دودھ روزمرہ دیوے تو اوسط گیارہ سیر دودھ فی گائے ہوا - کوئی گائے اٹھارہ اور کوئی چھ ماہ تک دودھ دیتی ہے اُس کی بھی اوسط بارہ ماہ ہوئی - اب ہر ایک گائے کے عمر بھر کے دودھ سے ۲۴۹۶۰ چوبیس ہزار نو سو ساٹھ آدمی ایک دفعہ سیر ہو سکتے ہیں اُس کی چھ بچھڑیاں اور چھ بچھڑے ہوتے ہیں اُن میں سے دو مر جاویں تو بھی دس رہے - اُن میں سے پانچ بچھڑیوں کے عمر بھر کے دودھ کو ملا کر ۱۲۴۸۰۰ ایک لاکھ چوبیس ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہو سکتے ہیں - اب رہے پانچ بیل وہ جنم بھر میں کم سے کم پانچ ہزار من اناج پیدا کر سکتے ہیں - جس اناج میں سے ہر ایک آدمی تین پاؤ کھاوے تو اڑھائی لاکھ آدمی سیر ہوتے ہیں دودھ اور اناج ملا کر ۳۷۴۸۰۰ تین لاکھ چوہتر ہزار آٹھ سو آدمی سیر ہوتے ہیں دونوں عدد ملا کر ایک گائے کی ایک پشت میں ۴۷۵۶۰۰ چار لاکھ پچھتر ہزار چھ سو آدمی ایک دفعہ پرورش پاتے ہیں - اور اگر پشت در پشت بڑھا کر حساب کریں تو بے شمار آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے - علاوہ ازیں بیل گاڑی کھینچنے اور سواری و بوجھ اٹھانے وغیرہ کے کام کرنے سے آدمیوں کے واسطے بڑے مفید ہوتے ہیں - اور گائے دودھ کے لحاظ سے زیادہ مفید ہوتی ہے -

دوم بھینس کے فوائد - جس طرح بیل مفید ہوتے ہیں اسی طرح بھینسے بھی ہیں - لیکن گائے کے دودھ اور گھی سے جس قدر عقل بڑھنے سے فوائد ہوتے ہیں اُس قدر بھینس کے دودھ سے نہیں - اسی وجہ سے آریوں نے گائے کو سب سے مفید گنا ہے اور جو کوئی دوسرا صاحبِ علم ہوگا وہ بھی اسی طرح سمجھے گا -

سوم بکری بھیڑ وغیرہ کے فوائد بکری کے دودھ سے ۲۵۹۲۰ پچیس ہزار نو سو بیس آدمیوں کی پرورش ہوتی ہے - اسی طرح ہاتھی - گھوڑے - اونٹ - بھیڑ - گدھے وغیرہ سے بھی بڑے فائدے ہوتے ہیں -

---

سوال - بھلا عورت مرد بھی باہم ایک دوسرے کا پس خوردہ نہ کھاویں ؟
جواب - نہیں کیونکہ اُن کے جسموں کی خاصیتیں بھی جُدا جُدا ہیں -

چنڈال وغیرہ نیچ ذاتوں کا کھانا نہیں کھانا چاہئیے

سوال - کہو جی ہر کس وناکس کے ہاتھ کی بنائی ہوئی رسوئی کے کھانے میں کیا عیب ہے کیونکہ برہمن سے لے کر چنڈال تک کے جسم - ہڈی - گوشت چمڑے کے ہیں اور جیسا خون برہمن کے جسم میں ہوتا ہے ویسا ہی چنڈال وغیرہ کے - پھر سب آدمیوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی رسوئی کھانے میں کیا عیب ہے -

(۲۷) جواب - عیب ہے کیونکہ جس طرح عمدہ چیزوں کے کھانے پینے سے برہمن اور برہمنی کے جسم میں بدبو وغیرہ نقصوں سے پاک "رج ویریہ" (حیض ومنی) پیدا ہوتے ہیں ویسے چنڈال اور چنڈالنی کے جسموں میں نہیں ہوتے - کیونکہ چنڈال کا جسم بدبودار ذرّوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے ویسا برہمن وغیرہ دوِجوں کا نہیں ہوتا - اس لیئے برہمن وغیرہ اعلیٰ ورنوں کے ہاتھ کا کھانا چاہئیے اور چنڈال وغیرہ نیچ بھنگی - چمار وغیرہ کا نہ کھانا چاہئیے - بھلا جب تم سے کوئی پوچھے گا کہ جس طرح چمڑے کا جسم - ماس ہڈی کا ہوتا ہے اُسی طرح اپنی عورت کا بھی ہوتا ہے - تو کیا ماں وغیرہ عورتوں کے ساتھ اپنی عورت کے مانند برتاؤ کروگے - تب تم کو نادم ہو کر خاموش ہی رہنا پڑے گا - جس طرح عمدہ کھانا ہاتھ اور منہ سے کھایا جاتا ہے اُسی طرح بدبودار بھی کھایا جا سکتا ہے - تو کیا مَل وغیرہ بھی کھاؤگے ؟ کیا ایسا بھی کوئی ہو سکتا ہے ؟ -

گوبر سے چوکا لگانے کے فوائد

سوال - جو گائے کے گوبر سے چوکا لگاتے ہو تو اپنے گوبر سے چوکا کیوں نہیں لگاتے - اور چوکے میں گوبر کے جانے سے چوکا ناپاک کیوں نہیں ہوتا ؟

(۲۸) جواب - گائے کے گوبر سے اُس طرح کی بدبو نہیں ہوتی جس طرح کہ آدمی کے پاخانے سے گوبر چکنا ہونے کی وجہ سے جلدی نہیں اُکھڑتا نہ کپڑا بگڑتا اور نہ میلا ہوتا ہے - جس طرح مٹی سے میل چڑھتی ہے اُس طرح سوکھے گوبر سے نہیں ہوتی - مٹی اور گوبر سے جس جگہ کو لیپا جاتا ہے وہ دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہوتی ہے - اور جس جگہ رسوئی بنائی جاتی ہے وہاں کھانا وغیرہ پکانے سے گھی - میٹھا اور جوٹھ بھی گرتی ہے اُس سے مکھی - چیونٹی وغیرہ بہت سے جانور جگہ کے میلا رکھنے کے باعث آتے ہیں - اگر اُس کو جھاڑو دینے اور لیپنے سے روز مرہ صاف نہ کیا جاوے تو وہ جگہ گویا پاخانے کے مانند ہو جاتی ہے اس لیئے روز مرہ گوبر - مٹی - جھاڑو سے سب طرح صفائی رکھنی چاہیئے - اور اگر پختہ مکان ہو تو پانی سے دھو کر صاف رکھنا چاہیئے - اس سے مذکورہ بالا نقص رفع ہو جاتے ہیں - جب میاں جی کے باورچی خانہ میں کہیں کوئلہ

کرنا بھی "بھکشیہ" ہے۔

ایک ساتھ اور پس خوردہ کا نقص۔

(۳۴) سوال۔ ایک ساتھ کھانے میں کچھ عیب ہے یا نہیں۔

جواب۔ عیب ہے۔ کیونکہ ایک کے ساتھ دوسرے کی طبیعت اور مزاج نہیں ملتی۔ جس طرح جذامی وغیرہ کے ساتھ کھانے میں اچھے آدمی کا بھی خون بگڑ جاتا ہے اسی طرح دوسرے کے ساتھ کھانے میں بھی کچھ بگاڑ ہی ہوتا ہے۔ سدھار نہیں۔ اسی واسطے

नोच्छिष्टं कस्यचिद्दद्यान्नाद्याच्चैव तथान्तरा ।
न चैवात्यशनं कुर्यान्न चोच्छिष्टः क्वचिद् व्रजेत् ॥ मनु० २।५६ ॥

نہ کسی کو اپنا جوٹھا چیز دے اور نہ کسی کے کھانے کے بیچ آپ کھاوے نہ زیادہ کھاوے اور نہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھوئے بغیر کہیں ادھر ادھر جاوے۔

سوال۔ **"गुरोरुच्छिष्टभोजनम्"** (گورو کا جوٹھا بھوجن کرنا) اس فقرہ کے کیا معنی ہوں گے۔

جواب۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ گورو کے کھانا کھا لینے کے پیچھے جو علیحدہ پاک کھانا رکھا ہے اس کو کھاوے۔ یعنی گورو کو پہلے کھانا کھلا کر بعد ازاں شیشیہ کو کھانا کھانا چاہیئے۔

اس بات کی تردید کہ مکھیوں کا شہد اور دودھ بچھڑے کا جوٹھا ہوتا ہے۔

(۳۵) اگر ہر قسم کے جوٹھے کی ممانعت ہے تو مکھیوں کا جوٹھا شہد۔ بچھڑے کا جوٹھا دودھ اور ایک لقمہ کھانے کے بعد اپنا بھی جوٹھا ہوتا ہے۔ پھر کیا ان کو بھی نہ کھانا چاہیئے؟

جواب۔ شہد برائے نام ہی جوٹھا ہوتا ہے۔ اصل میں بہت سی نباتات میں سے لیا ہوا عرق ہے۔ بچھڑا اپنی ماں کے باہر کا دودھ پیتا ہے۔ اندر کے دودھ کو نہیں پی سکتا اس لئے جوٹھا نہیں۔ لیکن بچھڑے کے پینے کے بعد پانی سے اس کی ماں کے تھنوں کو دھو کر صاف برتن میں دوہنا چاہیئے اور اپنا جوٹھا اپنے واسطے بگاڑ پیدا کرنے والا نہیں ہوتا۔ دیکھو طبعاً یہ بات ثابت ہے کہ کسی کا جوٹھا کوئی بھی نہیں کھاتا۔ جیسے اپنے منہ۔ ناک۔ کان۔ آنکھ۔ اعضائے بول و براز کے مل ثرت (غلاظت) وغیرہ کے چھونے میں کراہیت نہیں ہوتی ویسے کسی دوسرے کے مل ثرت کے چھونے سے ہوتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ کار روائی طریق فطرت کے خلاف نہیں ہے۔

کسی کا پس خوردہ نہیں کھانا چاہیئے

(۳۶) اس لئے سب انسانوں کو واجب ہے کہ کسی کا پس خوردہ یعنی جوٹھا نہ کھاویں